قرآنی زندگی

علی اصغر چوہدری

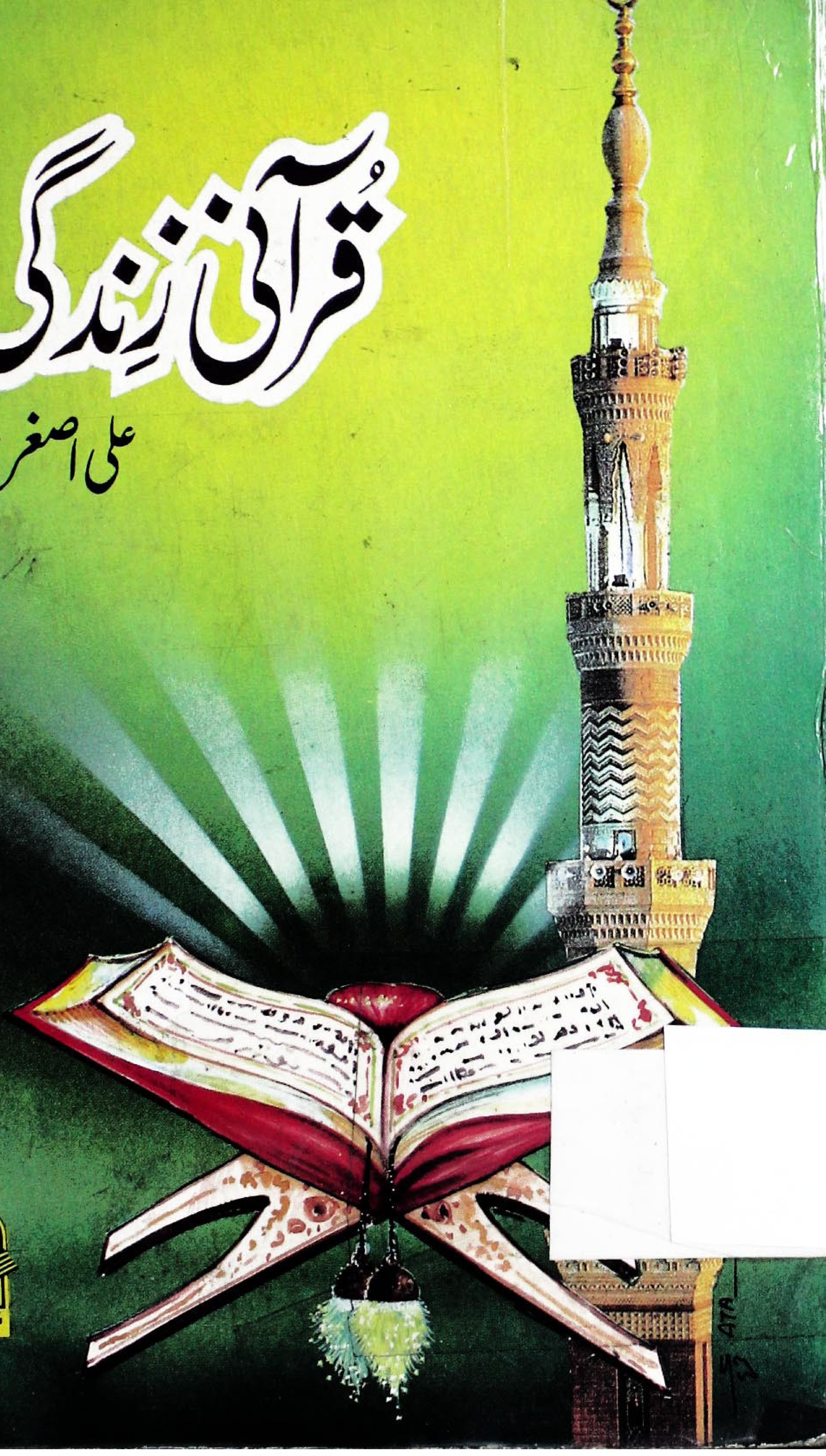

Marfat.com

قرآنی زندگی

علی اصغر چوہدری

رابعہ بک ہاؤس بخشی مارکیٹ انارکلی لاہور

Marfat.com

297.15
ق 90 ع
94704

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر: خورشید اے شیخ
ادارہ: رابعہ بک ہاؤس، لاہور
طابع: ندیم یونس پرنٹرز، لاہور

قیمت 33 روپے

Marfat.com

قرآن کے حقوق یہ نہیں کہ

1. اُسے ریشمی جزدان میں لپیٹ کر رکھا جائے۔
2. لڑکی کو جہیز میں دیا جائے۔
3. قریب المرگ کے لیے خاص سورت پڑھی جائے تاکہ دم نکلنے میں آسانی ہو۔
4. عدالتوں میں قسم کھانے کے لیے اُٹھایا جائے۔
5. پریشانی کے وقت فال کھولی جائے۔

بلکہ اُس کے اصل حقوق یہ ہیں:

1. اس پر پختہ ایمان رکھا جائے اور اس کی تعظیم کی جائے۔
2. اس کی تلاوت کا حق ادا کیا جائے۔
3. اسے سمجھا جائے اور اس پر غور و فکر کیا جائے۔
4. اس پر عمل کیا جائے اور تمام معاملات اس کے مطابق طے کیے جائیں۔
5. اس کی تبلیغ اور اشاعت کی جائے۔

Marfat.com

فہرست

صُبحِ زندگی	۹
داستانِ زندگی	۲۷
انجامِ زندگی	۱۷۷

Marfat.com

Marfat.com

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف

انسانی زندگی کے تین دور ہیں۔ پہلا پیدائش سے قبل کا دور، جسے ہم نے صبح زندگی لکھا ہے۔ دوسرا پیدائش سے موت تک کا دور، جسے داستانِ زندگی سے تعبیر کیا ہے۔ اور تیسرا انجام زندگی، جو مرنے کے بعد والے واقعات پر مشتمل ہے۔ اِن سب ادوار کے متعلق انسانی ذہن میں طرح طرح کے سوالات اُبھرتے رہتے ہیں۔ اور مختلف اوقات میں وہ اِن سوالات کے جواب نہ پاکر مضطرب ہو جاتا ہے۔ چونکہ خالق اکبر نے انسان کے ہر شک اور وسوسے دُور کرنے اور اُس کی رہنمائی کے لئے اپنا کلام پاک اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے ہم تک پہنچایا ہے۔ اِس لئے ہم نے قرآن مجید کی روشنی میں ان سوالات کے جواب درج کئے ہیں۔ ہر آیت کا نمبر اور سورت کا نام لکھا ہے تاکہ قاری اگر مزید تفصیل چاہے تو قرآن مجید سے اکتسابِ نور کرے۔

Marfat.com

اللہ پاک ہماری اس کوشش کو قبول فرمائیں۔
آمین

بروز جمعۃ المبارک
۶ محرم الحرام ۱۴۱۲ھ
۱۹ جولائی ۱۹۹۱ء

احقر
علی اصغر چودھری

Marfat.com

صبحِ زندگی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

س: یا اللہ پاک اگرچہ انسانی زندگی کی گھڑیاں غفلت میں گزرتی جارہی ہیں - لیکن کبھی کبھی اُس کے تحت الشعور (SUB CONSCIOUS) میں آپ کی محبت کا قمقمہ روشن ہو جاتا ہے - اور اس کی روشنی میں اس کا وجدان (INTUITION) ، آپ کی محبّت سے جھوم اُٹھتا ہے اور انسان سمجھنے نہیں پاتا کہ آخر اس کیفیت کی وجہ کیا ہے ؟ اس لئے وہ آپ کی طرف رجوع کرتا ہے کہ آپ اس کی وجہ بتائیں - کیونکہ آپ ہی اُس کے خالق ہیں - اور یہ راز صرف آپ ہی کو معلوم ہے -

ج: "اور اے نبیؐ - لوگوں کو یاد دلاؤ وہ وقت جبکہ تمہارے ربّ نے بنی آدم کی پشتوں سے اُن کی نسل کو نکالا تھا - اور انہیں خود اُن کے اوپر گواہ بناتے ہوئے پوچھا تھا :

"کیا میں تمہارا ربّ نہیں ہوں ؟"

اُنھوں نے کہا :

"ضرور آپ ہی ہمارے ربّ ہیں - ہم اس پر گواہی دیتے ہیں"

یہ ہم نے اس لئے کیا کہ کہیں تم قیامت کے روز یہ نہ کہہ دو کہ :

"ہم تو اس بات سے بے خبر تھے"

Marfat.com

یا یہ نہ کہنے لگو کہ :

"شرک کی ابتداء تو ہمارے باپ، دادا نے ہم سے پہلے کی تھی۔
اور ہم بعد کو ان کی نسل سے پیدا ہوئے۔ پھر کیا آپ ہمیں اس
قصور میں پکڑتے ہیں جو غلط کار لوگوں نے کیا تھا۔
دیکھو اس طرح ہم نشانیاں واضح طور پر پیش کرتے ہیں
اور اس لئے کرتے ہیں کہ یہ لوگ پلٹ آئیں۔"

(الاعراف ۱۷۲ - ۱۷۴)

لہ اس کے موجود ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ وہ انسانی زندگی کے ہر دور میں زمین کے ہر خطہ میں (ہمارے لاشعور میں) ہر بستی - ہر پشت اور ہر نسل میں ابھرتا رہا ہے - اور کبھی دنیا کی کوئی طاقت اُسے محو کر دینے میں کامیاب نہیں ہو سکی ہے - اس کو ابھرنے اور ظہور میں آنے اور عملی صورت اختیار کر لینے کے لئے ایک خارجی اپیل کی ہمیشہ ضرورت رہی ہے - چنانچہ انبیاء علیہم السلام اور کتب آسمانی اور ان کی پیروی کرنے والے داعیانِ حق سب کے سب یہی خدمت انجام دیتے رہے ہیں - اسی لئے ان کو قرآن میں "مذکر" (یاد دلانے والے) ذِکر (یاد) تذکرہ (یادداشت) اور ان کے کام کو تذکیر (یاددہانی) کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے - جس کے معنی یہ ہیں کہ انبیاء اور کتابیں اور داعیانِ حق انسان کے اندر کوئی نئی چیز پیدا نہیں کرتے - بلکہ اسی چیز کو ابھارتے اور تازہ کرتے ہیں جو ان کے اندر پہلے سے موجود تھی - نفسِ انسانی

Marfat.com

کی طرف سے ہر زمانہ میں اس تذکیر کا جواب بصورتِ لبیک ملنا اس بات کا ثبوت ہے کہ اندر فی الواقع کوئی علم چھپا ہوا تھا۔ جو اپنے پکارنے والے کی آواز پہچان کر جواب دینے کے لئے ابھر آیا۔

(تفہیم القرآن جلد دوم ۔ صفحہ ۹۸-۹۹)

س : یا اللہ پاک کیا روزِ الست کے اس عہد کو یاد دلانے کا بھی آپ
۲
نے کوئی بندوبست کیا ہے۔ کیا کوئی شخص یا صحیفہ ایسا بھیجا گیا ہے جو انسان کو اس عہد کی یاد دلائے ؟

ج : "اور یاد کرو اس بات کو کہ اللہ نے عہد لیا تھا ان لوگوں سے جن کو کتاب دی گئی تھی کہ تم لوگ اس کی تعلیم کو بیان کرو گے اور اسے چھپاؤ گے نہیں"۔

(آل عمران ۔ ۱۸۷)

س : یا اللہ پاک آپ نے ساری مخلوقات میں سے انسان ہی کو
۳
کیوں حساب کتاب کا مکلف بنایا ہے۔ جبکہ بڑے بڑے پہاڑ اور سمندر موجود ہیں۔ زمین و آسمان بھی ہیں۔ اور طرح طرح کی بے شمار ذی روح مخلوق بھی ہے۔ لیکن آپ صرف انسان سے ہی اس کے اعمال کا حساب کیوں لیں گے؟

ج : (۱) "ہم نے اس امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو وہ اسے اٹھانے کے لئے تیار نہ ہوئے

اور اُس سے ڈر گئے۔ مگر انسان نے اُسے اُٹھا لیا۔
بے شک وہ بڑا ظالم اور جاہل ہے۔
اس بارِ امانت کو اُٹھانے کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اللہ منافق
مردوں اور عورتوں اور مشرک مردوں اور عورتوں کو سزا
دے۔
اور مومن مردوں اور عورتوں کی توبہ قبول کرے۔
اللہ درگزر فرمانے والا اور رحیم ہے۔"

(الاحزاب ۷۲-۷۳)

(۲) ہم نے تمہیں زمین میں اختیارات کے ساتھ بسایا۔
اور تمہارے لئے یہاں سامانِ زیست فراہم کیا۔
مگر تم لوگ کم ہی شکر گزار ہوتے ہو۔

(الاعراف - ۱۰)

لے اس جگہ امانت سے مراد وہی خلافت ہے جو قرآنِ مجید کی رو سے انسان کو زمین میں عطا کی گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے انسان کو طاعت و معصیت کی جو آزادی بخشی ہے اور اس آزادی کو استعمال کرنے کے لئے اُسے اپنی بے شمار مخلوقات پر تصرّف کے جو اختیارات دیئے ہیں اُن کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ انسان خود اپنے اختیاری اعمال کا ذمہ دار قرار پائے اور اپنے صحیح طرزِ عمل پر اجر کا اور غلط طرزِ عمل پر سزا کا مستحق ہے۔ یہ اختیارات چونکہ انسان نے خود حاصل نہیں

Marfat.com

گئے ہیں بلکہ اللہ نے اُسے دیئے ہیں - اور اُن کے صحیح وغلط استعمال پر وُہ اللہ کے سامنے جوابدہ ہے - اس لئے قرآن مجید میں دُوسرے مقامات پر اُن کو خلافت کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے - اور یہاں انہی کے لئے امانت کا لفظ تحریر فرمایا ہے -

(تفہیم القرآن جلد چہارم صفحہ - ۱۳۶)

۲ ؎ جو شخص اس امتحان گاہ (دُنیا) میں بے فکرا بن کر رہتا ہے اور کوئی احساس نہیں رکھتا کہ وُہ کتنی بڑی ذِمّہ داری کا بوجھ اُٹھائے ہوئے ہے - اور دُنیا کی زندگی میں اپنے لئے کوئی رویّہ انتخاب کرتے وقت جو فیصلے وُہ کرتا ہے - اُن کے صحیح یا غلط ہونے کے کیا نتائج نکلنے والے ہیں - اس کو اللہ تعالےٰ اس آیت میں ظلوم وجہول قرار دے رہا ہے - وُہ جہول ہے کیونکہ اس احمق نے اپنے آپ کو غیر ذمہ دار سمجھ لیا ہے - اور وُہ ظلوم ہے کیونکہ وُہ خود اپنی تباہی کا سامان کر رہا ہے - اور اپنے ساتھ نہ معلوم کتنے اور لوگوں کو لے ڈوبنا چاہتا ہے -

(تفہیم القرآن جلد چہارم صفحہ - ۱۳۷)

س: ۴ یا اللہ پاک آپ کے ارشادات سے یقین ہو گیا ہے کہ انسان اس کائنات میں ایسے ہی پیدا نہیں کیا گیا - بلکہ اُسے وُہ قوّتیں اور صلاحیتیں ودیعت کی گئی ہیں جن سے دُوسری مخلوق محروم ہے - اس لئے اب بتا دیجئے کہ اس کائنات میں انسان کی پوزیشن کیا ہے - یعنی اس کا درجہ اور مرتبہ اس دُنیا میں کیا اور کون سا ہے ؟

Marfat.com

ج: (۱) پھر ذرا اُس وقت کا تصوّر کرو۔
جب تمہارے ربّ نے فرشتوں سے کہا تھا کہ۔
"مَیں زمین میں ایک خلیفہ[1] بنانے والا ہُوں"
(البقرۃ - ۳۰)

(۲) وُہی تو ہے جس نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔
(فاطر - ۳۹)

---

[1] خلیفہ وُہ ہے جو کسی کی مِلک (مِلکیّت) میں اُس کے تفویض کردہ اختیارات اُس کے نائب کی حیثیّت سے استعمال کرے۔ خلیفہ مالک نہیں ہوتا۔ بلکہ اصل مالک کا نائب ہوتا ہے۔ اُس کے اختیارات ذاتی نہیں ہوتے۔ بلکہ مالک کے عطا کردہ ہوتے ہیں۔ وُہ اپنے منشاء کے مُطابق کام کرنے کا اختیار نہیں رکھتا۔ بلکہ اُس کا کام مالک کے منشاء کو پُورا کرنا ہوتا ہے۔ اگر وُہ خود اپنے آپ کو مالک سمجھ بیٹھے اور تفویض کردہ اختیارات کو من مانے طریقے سے استعمال کرنے لگے۔ یا اصل مالک کے سوا کسی اور کو مالک تسلیم کرکے اُس کے منشاء کی پیروی اور اُس کے احکام کی تعمیل کرنے لگے تو یہ سب غدّاری اور بغاوت کے افعال ہونگے۔
(تفہیم القرآن جلد اوّل صفحہ ۶۲)

اپنے اس ارشاد میں اللہ پاک نے انسان کی حقیقت اور کائنات میں اُس کی حیثیّت ٹھیک ٹھیک بیان فرما دی ہے۔

Marfat.com

س ۵: یا اللہ پاک انسان کی پیدائش کے پہلے کونسی ذی روح اور ذی شعور مخلوق موجود تھی۔

ج: فرشتے۔ (نوری مخلوق)
جنّات۔ (ناری مخلوق)

س ۶: یا اللہ پاک جب آپ نے انسان اوّل کی پیدائش اور اس کی کائنات میں پوزیشن کا اعلان کیا تو کیا اس وقت کسی ذی شعور مخلوق نے اس کے متعلق کچھ کہا تھا؟

ج: انہوں (فرشتوں) نے عرض کیا:
"کیا آپ زمین میں کسی ایسے کو مقرر کرنے والے ہیں
جو اس کے انتظام کو بگاڑ دے گا اور خونریزیاں کرے گا؟
آپ کی حمد و ثناء کے ساتھ تسبیح اور
آپ کے لئے تقدیس تو ہم کر ہی رہے ہیں۔"
(البقرۃ - ۳۰)

س ۷: یا اللہ پاک پھر آپ نے ان سے کیا ارشاد فرمایا تھا جس کے بعد وہ خاموش اور مطمئن ہو گئے۔

ج: فرمایا! "میں جانتا ہوں۔ جو کچھ تم نہیں جانتے[1]"
(البقرۃ - ۳۰)

---

[1] فرمایا: کہ خلیفہ مقرر کرنے کی ضرورت و مصلحت کو میں جانتا ہوں۔ تم

Marfat.com

اسے نہیں سمجھ سکتے۔ اپنی جن خدمات کا تم ذکر کر رہے ہو وہ کافی نہیں ہیں بلکہ اِن سے بڑھ کر کچھ مطلوب ہے۔ اس لئے زمین میں ایک ایسی مخلوق پیدا کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے۔ جس کی طرف کچھ اختیارات منتقل کئے جائیں۔

(تفہیم القرآن جلد اوّل صفحہ ۔ ۶۳)

(انسان کو ارادہ اور عمل کی آزادی بخشی۔ جبکہ فرشتے اس سے محروم ہیں۔)

س: ۸ یا اللہ پاک آپ کی یہ میٹھی اور پیاری باتیں انسان کے من میں آپ کی محبّت کا چراغ روشن کر دیتی ہیں۔ اور وہ یہ آرزو کرتا ہے کہ اپنی پیدائش کا حال جانے۔ اس لئے آپ اپنے لطف و کرم سے انسان اوّل کی پیدائش کا تھوڑا سا حال بتائیں کہ اس کی ابتدا کیسے ہوئی ؟

ج: انسان کو اُس نے ٹھیکری جیسے سوکھے سڑے ہوئے گارے سے بنایا۔
اور جنّ کو آگ کی لپیٹ سے پیدا کیا۔

(الرحمٰن ۔ ۱۵)

س: ۹ یا اللہ پاک پھر اس انسان اوّل کی نسل کس چیز سے چلائی ؟

ج: اُس نے انسان کی تخلیق کی ابتداء گارے سے کی۔
پھر اس کی نسل ایک ایسے ست سے چلائی جو حقیر پانی کی طرح کا ہے۔

Marfat.com

(السّجدۃ - ۸)

لہ یعنی پہلے اُس نے براہِ راست اپنے تخلیقی عمل سے انسان کو پیدا کیا۔ اور اُس کے بعد خود اسی انسان کے اندر تناسل کی یہ طاقت رکھ دی کہ اُس کے نُطفہ سے ویسے ہی انسان پیدا ہوتے چلے جائیں۔ ایک کمال یہ تھا کہ زمین کے مواد کو اُٹھا کر کے ایک تخلیقی حکم سے اُس میں وہ زندگی اور وہ شعور و تعقّل پیدا کر دیا جس سے انسان جیسی ایک حیرت انگیز مخلوق وجود میں آگئی۔ اور دوسرا کمال یہ ہے کہ آئندہ مزید انسانوں کی پیدائش کے لئے ایک ایسی عجیب مشینری خود انسانی ساخت کے اندر رکھ دی جس کی ترکیب اور کارگزاری کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

(تفہیم القرآن)

س: ۱۰ یا اللہ پاک انسانوں کی یہ ان گنت تعداد کس طرح وجود میں آگئی؟

ج: "لوگو! اپنے ربّ سے ڈرو۔ جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا۔
اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورت دنیا میں پھیلا دیئے"۔

(النّسآء - ۱)

س: ۱۱ یا اللہ پاک آپ تو خالق اکبر ہیں۔ آپ نے انسان اوّل کو مٹّی کا پُتلا بنانے کے بعد پھر اُسے کس حال میں چھوڑا؟

ج: جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا۔
"میں مٹی سے ایک بشر بنانے والا ہوں۔
پھر جب میں اُسے پوری طرح بنا دوں۔
اور اُس میں اپنی رُوح پھونک دوں۔
تو تم اُس کے آگے سجدے میں گر جاؤ۔
اس حکم کے مطابق فرشتے سب کے سب سجدے میں گر گئے
مگر ابلیس نے اپنی بڑائی کا گھمنڈ کیا۔ اور وہ کافروں میں سے
ہو گیا۔"

(ص ـ ۷۱-۷۴)

س: ۱۲ یا اللہ پاک یہ ابلیس کس جنس اور قوم سے تعلق رکھتا تھا؟
ج: وہ جنوں میں سے تھا۔ اس لئے اپنے رب کے حکم کی اطاعت
سے نکل گیا۔

(الکہف ـ ۵۰)

س: ۱۳ یا اللہ پاک آپ نے ابلیس کی اس نافرمانی پر کس طرح اس
سے باز پرس کی اور اسے کیا سزا دی تھی؟
ج: رب نے فرمایا:
"اے ابلیس تجھے کونسی چیز اس کو سجدہ کرنے سے مانع ہوئی
جسے میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا ہے؟
تو بڑا بن رہا ہے یا تو ہے ہی کچھ اونچے درجے کی

Marfat.com

ہستیوں میں سے"؟

اُس نے جواب دیا:

"میں اُس سے بہتر ہوں۔

آپ نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے۔ اور اِس کو مٹّی سے"۔

(ربّ نے) فرمایا:

"اچھّا تو یہاں سے نِکل جا۔

تو مردود ہے۔ اور تیرے اُوپر یوم الجزاء تک میری لعنت ہے"۔

وہ بولا:

"اے میرے ربّ۔ یہ بات ہے تو پھر مجھے اُس وقت تک کے لئے مہلت دے دے۔ جب یہ لوگ دوبارہ اُٹھائے جائیں گے"۔

(ربّ نے) فرمایا:

"اچھّا تجھے اُس روز تک کی مہلت ہے جس کا وقت مجھے معلوم ہے"۔

اُس نے کہا:

"تیری عزّت کی قسم میں اِن سب لوگوں کو بہکا کر رہوں گا۔ بجز تیرے اُن بندوں کے جنہیں تو نے

Marfat.com

خالص کر لیا ہے"

(ربّ نے) فرمایا :

"تو حق یہ ہے اور میں حق ہی کہا کرتا ہوں

کہ میں جہنّم کو تجھ سے اور ان لوگوں سے بھر دوں گا

جو ان انسانوں میں سے تیری پیروی کریں گے"

(ص — ۷۵-۸۵)

س : ۱۴ یا اللہ پاک انسان اوّل کو آپ نے اس قدر مراتب سے سرفراز فرمایا اور ابلیس کو نافرمانی کی سزا بھی دی - مگر ان دونوں کو اُس جہان (جنّت) سے اس دُنیا میں کیسے اور کیوں منتقل کر دیا - اور اُنہیں اپنے مستقبل کے لئے کون سی ہدایت کی تاکہ وہ بہتر انجام کو پہنچ سکیں ؟

ج : پھر ہم نے آدم سے کہا کہ :

"تم اور تمہاری بیوی دونوں جنّت میں رہو

اور یہاں بفراغت جو چاہو کھاؤ

مگر اُس درخت کا رُخ نہ کرنا - ورنہ ظالموں میں شمار ہو گے"

آخر کار شیطان نے اُن دونوں کو اُس درخت کی ترغیب دے کر ہمارے حکم کی پیروی سے ہٹا دیا -

اور اُنہیں اُس حالت میں نکلوا کر چھوڑا جس میں وہ تھے -

Marfat.com

ہم نے حکم دیا کہ :

"اب تم سب یہاں سے اُتر جاؤ

تم ایک دوسرے کے دُشمن ہو

اور تمہیں ایک خاص وقت تک زمین میں ٹھہرنا اور وُہیں گزر بسر کرنا ہے۔

اُس وقت آدم نے اپنے ربّ سے چند کلمات سیکھ کر توبہ کی۔

جس کو اُس کے ربّ نے قبول کر لیا

کیونکہ وُہ بڑا معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔"

ہم نے کہا کہ :

"تم سب یہاں سے اُتر جاؤ

پھر جو میری طرف سے کوئی ہدایت تمہارے پاس پہنچے

تو جو لوگ میری اِس ہدایت کی پیروی کریں گے

اُن کے لئے کسی خوف اور رنج کا موقع نہ ہوگا۔

اور جو اِس کو قبول کرنے سے انکار کریں گے

اور ہماری آیات کو جھٹلائیں گے

وُہ آگ میں جانے والے لوگ ہیں۔ جہاں وُہ ہمیشہ رہیں گے۔"

(البقرۃ ۳۵-۳۹)

۹۶ ۷ ۰۶

Marfat.com

س : یا اللہ پاک انسان کو شیطان کے اُن ہتھکنڈوں اور اُس کی
۱۵ اُن چالبازیوں سے واقف کر دیں جن کے ذریعے سے وُہ
اس کو بہکاتا ۔ پھسلاتا اور اپنے جال میں جکڑ لیتا ہے ۔ تاکہ
وُہ اس شیطان کے خلاف اپنی حفاظت کرنے کی پوری پوری
کوشش کرتا رہے ؟

ج : (۱) ان کی مثال شیطان کی سی ہے کہ پہلے وُہ انسان کو کہتا ہے
کہ کُفر کر ۔ اور جب انسان کُفر کر بیٹھتا ہے تو وُہ کہتا ہے کہ میں
تجھ سے بَری اُلذمہ ہوں ۔
مجھے تو اللہ ربّ العالمین سے ڈر لگتا ہے ۔
پھر دونوں کا انجام یہ ہوتا ہے کہ ہمیشہ کے لئے جہنّم میں جائیں ۔
اور ظالموں کی یہی جزاء ہے ۔

(اَلحشر ۱۶ - ۱۷)

(۲) وُہ بولا :
"میرے ربّ جیسا تُو نے مجھے بہکایا ۔ اُسی طرح اب
میں زمین میں ان (انسانوں) کے لئے دلفریبیاں پیدا کر کے
ان سب کو بہکاؤں گا ۔
سوائے تیرے اُن بندوں کے جنہیں تُو نے اُن میں سے
خالص کر لیا ہو "
(ربّ نے) فرمایا :

Marfat.com

"یہ راستہ ہے جو سیدھا مجھ تک پہنچتا ہے۔ بے شک جو میرے حقیقی بندے ہیں ان پر تیرا بس نہ چلے گا۔ تیرا بس تو صرف ان بھٹکے ہوئے لوگوں ہی پر چلے گا جو تیری پیروی کریں۔ اور ان سب کے لئے جہنم کی وعید ہے۔"

(الحجر ۳۹ - ۴۳)

(۳) اس (شیطان) نے کہا:

"کیا میں اس کو سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے بنایا ہے؟"

پھر وہ بولا:

"دیکھ تو سہی۔ کیا یہ اس قابل تھا کہ تو نے اسے مجھ پر فضیلت دی؟ اگر تو مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے تو میں اس کی پوری نسل کی بیخ کنی کر ڈالوں۔ بس تھوڑے ہی لوگ مجھ سے بچ سکیں گے۔"

اللہ تعالےٰ نے فرمایا:

"اچھا تو جا ــــ ان میں سے جو بھی تیری پیروی کریں تجھ سمیت ان سب کے لئے جہنم ہی بھرپور جزا ہے۔
تو جس جس کو اپنی دعوت سے پھسلا سکتا ہے پھسلا لے
ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھا دو۔
مال اور اولاد میں ان کے ساتھ ساجھا لگا۔
اور ان کو دعووں کے جال میں پھانس۔

Marfat.com

اور شیطان کے وعدے ایک دھوکے کے سوا اور
کچھ بھی نہیں۔
یقیناً میرے بندوں پر تجھے کوئی اقتدار حاصل نہ ہوگا۔
اور توکل کے لئے تیرا ربّ کافی ہے۔

(بنی اسرائیل ۶۲-۶۵)

(۴) لوگو! زمین میں جو حلال اور پاک چیزیں ہیں انہیں
کھاؤ۔
اور شیطان کے بتائے ہوئے راستوں پر نہ چلو۔
وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے۔
تمہیں بدی اور فحش کا حکم دیتا ہے۔
اور یہ سکھاتا ہے کہ تم اللہ کے نام پر وہ باتیں کہو۔
جن کے متعلق تمہیں علم نہیں ہے کہ وہ اللہ نے فرمائی
ہیں۔

(البقرۃ ۱۶۸-۱۶۹)

۱؎ شیطان کے سواروں اور پیادوں سے مراد وہ سب جنّ اور انسان ہیں جو بے شمار مختلف شکلوں اور حیثیتوں میں ابلیس کے مشن کی خدمت کر رہے ہیں۔

۲؎ یہ بڑا ہی معنی خیز فقرہ ہے جس میں شیطان اور اس کے پیروؤں کے باہمی تعلق کی پوری تصویر کھینچ دی گئی ہے۔ جو شخص مال کمانے اور اس کو خرچ کرنے میں

شیطان کے اِشاروں پر چلتا ہے۔ اُس کے ساتھ گویا شیطان مُفت کا شریک بنا ہوا ہے۔ محنت میں اُس کا کوئی حِصّہ نہیں۔ جُرم اور گناہ اور غلط کاری کے بُرے نتائج میں وُہ حِصّہ دار نہیں۔ مگر اُس کے اِشاروں پر یہ بے وقوف اس طرح چل رہا ہے جیسے اُس کے کاروبار میں وُہ برابر کا شریک بلکہ غالب شریک ہے۔ اس طرح اولاد تو آدمی کی اپنی ہوتی ہے۔ اور اُسے پالنے پوسنے میں سارے پاپڑ آدمی خود بیلتا ہے مگر شیطان کے اِشاروں پر وُہ اس اولاد کو گمراہی اور بداخلاقی کی تربیّت اس طرح دیتا ہے گویا اس اولاد کا تنہا وُہی باپ نہیں ہے۔ بلکہ شیطان بھی باپ ہوتے میں اُس کا شریک ہے۔ (تفہیم القرآن جلد دوم صفحہ ۶۲۹)

۳؎ یعنی اُن کو غلط اُمیدیں دِلا۔ اُن کو جھوٹی توقّعات کے چکّر میں ڈال۔ اُن کو سبز باغ دِکھا۔

داستانِ زندگی

Marfat.com

س: ۱۶ یا اللہ پاک ہر انسان یہ چاہتا ہے کہ اُسے کوئی تکلیف نہ آئے۔ نہ اس کے مال و دولت میں کمی ہو۔ اور وہ ساری احتیاطی تدبیر میں بھی اختیار کرتا رہتا ہے۔ جن سے اُسے اُمید ہوتی ہے کہ وہ ہر آفت سے محفوظ رہے گا۔ لیکن پھر بھی اس کی اُمیدوں اور آرزؤں کے خلاف حادثات ہوتے رہتے ہیں۔ اس میں کیا مصلحت پوشیدہ ہے؟

ج: اور ہم ضرور تمہیں خوف و خطر۔ فاقہ کشی۔ جان و مال کے نقصانات اور آمدنیوں کے گھاٹے میں مبتلا کر کے تمہاری آزمائش کریں گے۔

اِن حالات میں جو لوگ صبر کریں۔ اور جب کوئی مصیبت پڑے۔ تو کہیں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں۔ اور اللہ ہی کی طرف ہمیں پلٹ کر جانا ہے۔

اُنہیں خوشخبری دے دو۔

اُن پر اُن کے ربّ کی طرف سے بڑی عنایات ہوں گی۔

اُس کی رحمت اُن پر سایہ کرے گی۔

اور ایسے ہی لوگ راست رَو ہیں۔

(البقرۃ ۱۵۵-۱۵۷)

س: ۱۷ یا اللہ پاک انسان یہ سمجھتا ہے کہ مذہب کی چند ظاہری

Marfat.com

رسموں کو ادا کرنا اور صرف ضابطے کی خانہ پری کے طور پر چند مقررہ مذہبی اعمال انجام دینا اور تقویٰ کی چند معروف شکلوں کا مظاہرہ کر دینا ہی نیکی ہے۔ اور آپ کو راضی کرنے کے لئے یہی کافی ہے۔ کیا یہ بات آپ کو پسند ہے؟ اور کیا اس کی یہ سوچ صحیح ہے؟

ج: (۱) نیکی یہ نہیں ہے کہ تم نے اپنے چہرے مشرق کی طرف کر لئے یا مغرب کی طرف۔ بلکہ نیکی یہ ہے کہ:

آدمی اللہ کو اور یوم آخر اور ملائکہ اور اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب اور اس کے پیغمبروں کو دل سے مانے۔ اور اللہ کی محبت میں اپنا دل پسند مال رشتے داروں اور یتیموں پر۔ مسکینوں اور مسافروں پر۔ مدد کے لئے ہاتھ پھیلانے والوں پر۔ اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کرے۔

نماز قائم کرے۔

اور زکوٰۃ دے۔

اور نیک وہ لوگ ہیں کہ:

جب عہد کریں تو اسے وفا کریں۔

اور تنگی و مصیبت کے وقت میں اور حق و باطل کی جنگ میں صبر کریں۔

یہ ہیں راست باز لوگ۔

Marfat.com

اور یہی لوگ مُتقّی ہیں۔

(البقرۃ - ۱۷۷)

(۲) نیکی تو اصل میں یہ ہے کہ آدمی اللہ کی ناراضی سے بچے۔

(البقرۃ - ۱۸۹)

(۳) تم نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ اپنی وہ چیزیں (خدا کی راہ میں) خرچ نہ کرو جنہیں تم عزیز رکھتے ہو۔

اور جو کچھ تم خرچ کرو گے۔

اللہ اس سے بے خبر نہ ہوگا۔

(آل عمران - ۹۲)

س: ۱۸ یا اللہ آپ تو سخی اور مہربان ہیں۔ مانگنے والے کو محروم نہیں رکھتے۔ اور جب کوئی مانگنے کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے تو آپ اسے خالی لوٹانا پسند نہیں فرماتے۔ کیا انسان دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی آپ سے مانگ سکتا ہے؟

ج: کوئی تو ایسا ہے جو کہتا ہے کہ:

(۱) " اے ہمارے ربّ ہمیں دنیا میں ہی سب کچھ دے دے

ایسے شخص کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

اور کوئی کہتا ہے کہ:

اے ہمارے ربّ ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے

اور آخرت میں بھی بھلائی۔

Marfat.com

اور آگ کے عذاب سے ہمیں بچا۔
ایسے لوگ اپنی کمائی کے مطابق (دونوں جگہ) حصّہ پائیں گے۔
اور اللہ کو حساب چکاتے کچھ دیر نہیں لگتی"۔
(البقرۃ ۲۰۰ - ۲۰۲)

(۲) جو شخص ثوابِ دُنیا کے ارادہ سے کام کرے گا۔
اُس کو ہم دُنیا ہی میں سے دیں گے۔
اور جو ثوابِ آخرت کے ارادہ سے کام کرے گا۔
وُہ آخرت کا ثواب پائے گا۔
اور شکر کرنے والوں کو ہم اُن کی جزاء ضرور عطا کریں گے۔
(آل عمران - ۱۴۵)

س: ۱۹ یا اللہ پاک چکنی چپڑی باتیں کرنے والے، جھوٹی قسمیں کھانے والے اور اقتدار حاصل کرنے کے لئے ہر حربہ استعمال کرنے والے آخر ایسا کیوں کرتے ہیں۔ کہیں اُن کے دو رُخ تو نہیں ہوتے؟ اور کیا انسانوں میں ایک رُخ والے لوگ بھی ہوتے ہیں؟

ج: انسانوں میں کوئی تو ایسا ہے:
جس کی باتیں دُنیا کی زندگی میں تمہیں بہت بھلی معلوم

Marfat.com

ہوتی ہیں۔

اور اپنی نیک نیتی پر وہ بار بار خدا کو گواہ ٹھہراتا ہے۔
مگر حقیقت میں وہ بدترین دشمن حق ہوتا ہے۔
جب اسے اقتدار حاصل ہو جاتا ہے تو زمین میں اس کی ساری دوڑ دھوپ اس لئے ہوتی ہے کہ :
فساد پھیلائے۔
کھیتوں کو غارت کرے۔
اور نسل انسانی کو تباہ کرے۔
حالانکہ اللہ (جسے وہ گواہ بنا رہا تھا) فساد کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔
اور جب اسے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈر۔
تو اپنے وقار کا خیال اسے گناہ پر جما دیتا ہے۔
ایسے شخص کے لئے تو بس جہنم ہی کافی ہے۔ اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔
دوسری طرف انسانوں ہی میں کوئی ایسا بھی ہے۔
جو رضائے الٰہی کی طلب میں اپنی جان کھپا دیتا ہے۔
اور ایسے بندوں پر اللہ بہت مہربان ہے۔

(البقرہ ۲۰۴ - ۲۰۷)

یا اللہ پاک لوگوں اور گروہوں میں اقتدار تبدیل کرتے

س ۲۰

Marfat.com

رہنے میں کیا مصلحت ہے ؟

ج : اگر اس طرح اللہ انسانوں کے ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے ذریعے نہ ہٹاتا رہتا تو زمین کا نظام بگڑ جاتا۔ لیکن دُنیا کے لوگوں پر اللہ کا بڑا فضل ہے (کہ وہ اس طرح دفع فساد کا انتظام کرتا رہتا ہے۔)

(البقرہ - ۲۵۱)

لہ یعنی اللہ تعالیٰ نے زمین کا انتظام برقرار رکھنے کے لئے یہ ضابطہ بنا رکھا ہے کہ وہ انسانوں کے مختلف گروہوں کو ایک حدِ خاص تک زمین میں غلبہ و طاقت حاصل کرنے دیتا ہے۔ مگر جب کوئی گروہ حد سے بڑھنے لگتا ہے تو کسی دوسرے گروہ کے ذریعے سے وہ اس کا زور توڑ دیتا ہے۔ اگر کہیں ایسا ہوتا کہ ایک قوم اور ایک پارٹی ہی کا اقتدار زمین میں ہمیشہ قائم رکھا جاتا اور اس کی قہرمانی لازوال ہوتی تو یقیناً ملکِ خدا میں فسادِ عظیم برپا ہو جاتا۔

(تفہیم القرآن جلد اوّل صفحہ ۱۹۱)

س : یا اللہ پاک اپنے مال و متاع سے ہر کسی کو بڑی محبت
۲۱ ہوتی ہے۔ اور وہ اُسے ہر وقت بڑھانے کی فکر میں رہتا ہے اس بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے ؟

ج : (۱) اے ایمان لانے والو! جو کچھ مال و متاع ہم نے تم کو بخشا ہے۔

Marfat.com

اُس میں سے خرچ کرو۔
قبل اس کے کہ وہ دِن آئے۔
جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی۔
نہ دوستی کام آئے گی۔
اور نہ سفارش چلے گی۔
اور ظالم اصل میں وہی ہیں جو کفر کی روش اختیار کرتے ہیں۔
(البقرۃ - ۲۵۴)

(۲) جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں صرف کرتے ہیں۔
اُن کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ بویا جائے۔
اور اُس کے سات بالیں نکلیں۔
اور ہر بال میں سو دانے ہوں۔
اسی طرح اللہ جس کے عمل کو چاہتا ہے افزونی عطا فرماتا ہے۔
وہ فراخ دست بھی ہے اور علیم بھی۔
جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے
اور خرچ کر کے پھر احسان نہیں جتاتے۔ نہ دُکھ دیتے ہیں
اُن کا اجر اُن کے ربّ کے پاس ہے۔
اور اُن کے لئے کسی رنج اور خوف کا موقع نہیں۔

Marfat.com

ایک میٹھا بول اور کسی ناگوار بات پر ذرا سی چشم پوشی
اُس خیرات سے بہتر ہے جس کے پیچھے دُکھ ہو۔
اللہ بے نیاز ہے اور بُردباری اُس کی صفت ہے۔
اے ایمان لانے والو ! اپنے صدقات کو احسان جتا کر
اور دُکھ دے کر۔
اُس شخص کی طرح خاک میں نہ ملا دو
جو اپنا مال محض لوگوں کے دکھانے کو خرچ کرتا ہے
اور نہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے نہ آخرت پر
اُس کے خرچ کی مثال ایسی ہے
جیسے ایک چٹان تھی جس پر مٹی کی تہہ جمی ہوئی تھی۔
اُس پر جب زور کا مینہ برسا تو ساری مٹی بہہ گئی۔
اور صاف چٹان کی چٹان رہ گئی۔
ایسے لوگ اپنے نزدیک خیرات کر کے جو نیکی کماتے ہیں
اُس سے کچھ بھی اُن کے ہاتھ نہیں آتا۔
اور کافروں کو سیدھی راہ دکھانا اللہ کا دستور نہیں ہے۔
بخلاف اس کے جو لوگ اپنے مال محض اللہ کی رضا جوئی
کے لئے دل کے پورے ثبات و قرار کے ساتھ خرچ کرتے ہیں
اُن کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسی کسی سطح مرتفع پر
ایک باغ ہو۔

Marfat.com

اگر زور کی بارش ہو جائے تو دوگنا پھل لائے۔ اور اگر زور کی بارش نہ بھی ہو تو ایک ہلکی پھوار ہی اُس کے لئے کافی ہو جائے۔

تم جو کچھ کرتے ہو سب اللہ کی نظر میں ہے۔

(البقرۃ ۲۶۱ — ۲۶۵)

(۳) شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے۔
اور شرمناک طرزِ عمل اختیار کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔
مگر اللہ تمہیں اپنی بخشش اور فضل کی اُمید دلاتا ہے۔
اللہ بڑا فراخ دست اور دانا ہے۔
جس کو چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے۔
اور جس کو حکمت ملی اُسے حقیقت میں بڑی دولت مل گئی۔
اِن باتوں سے صرف وہی لوگ سبق لیتے ہیں جو دانشمند ہیں۔

(البقرۃ ۲۶۷ — ۲۶۹)

(۴) دردناک سزا کی خوشخبری دو اُن کو جو سونے اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اُنہیں خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔
ایک دن آئے گا کہ اسی سونے چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی۔ اور پھر اسی سے اُن لوگوں کی پیشانیوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا۔

Marfat.com

یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا۔
لو اب اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزہ چکھو۔
(التوبہ - ۳۵)

۱۔ مراد راہِ خدا میں خرچ کرنا ہے۔
۲۔ یہاں کفر کی روش اختیار کرنے والوں سے مراد یا تو وہ لوگ ہیں جو خدا کے حکم کی اطاعت سے انکار کریں۔ اور اپنے مال کو اس کی خوشنودی سے عزیز تر رکھیں یا وہ لوگ جو اس دن پر اعتقاد نہ رکھتے ہوں جس کے آنے کا خوف دلایا گیا ہے۔ یا پھر وہ لوگ جو اس خیالِ خام میں مبتلا ہوں کہ آخرت میں انہیں کسی نہ کسی طرح نجات خرید لینے کا اور دوستی و سفارش سے کام نکال لے جانے کا موقع حاصل ہو ہی جائے گا۔

س: ۲۲ یا اللہ پاک انسان تو نہیں جانتا کہ اس کی بھلائی کس چیز یا کام میں ہے۔ اور اسے آپ سے مانگنے کی تمیز بھی نہیں ہے۔ اور یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ آپ سے کیا مانگا جائے۔ اس لئے یا اللہ پاک اپنے نادان بندوں کو سکھا دیجئے کہ آپ سے کیا مانگا کریں؟

ج: (۱) (ایمان لانے والو! تم یوں دعا کیا کرو) اے ہمارے رب! ہم سے بھول چوک میں جو قصور ہو جائیں ان پر گرفت نہ کر۔ مالک! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالے تھے۔

جس بار کو اُٹھانے کی طاقت ہم میں نہیں ہے - وُہ ہم پر
نہ رکھ -
ہمارے ساتھ نرمی کر -
ہم سے درگزر فرما -
ہم پر رحم کر -
تو ہمارا مولیٰ ہے - کافروں کے مقابلے میں ہماری
مدد کر -

(البقرۃ - ۲۸۶)

(۲) اور سچ یہ ہے کہ کسی چیز سے صحیح سبق صرف دانشمند
لوگ ہی حاصل کرتے ہیں -
وُہ اللہ سے دُعا کرتے رہتے ہیں کہ :
پروردگار ! جب تو ہمیں سیدھے راستہ پر لگا چکا ہے
تو پھر کہیں ہمارے دِلوں کو "کجی" میں مبتلا نہ کر دیجیو -
ہمیں اپنے خزانہ فیض سے رحمت عطا کر تو ہی فیاض
حقیقی ہے -
پروردگار ! تو یقیناً سب لوگوں کو ایک روز جمع کرنے
والا ہے -
جس کے آنے میں کوئی شُبہ نہیں -
تو ہرگز اپنے وعدہ سے ٹلنے والا نہیں ہے -

Marfat.com

(آل عمران ۸-۹)

س: یا اللہ پاک انسان کو مال و دولت کی محبت نے اندھا کر
۲۲
رکھا ہے - اور وہ نہیں جانتا کہ اس کے لئے بہتر کیا ہے۔
آپ اپنے لطف و کرم سے اسے بتا دیجئے کہ انسانوں کے
لئے سب سے اچھی کون سی چیز ہے ؟

ج: لوگوں کے لئے مرغوبات نفس - عورتیں - اولاد - سونے
چاندی کے ڈھیر - چیدہ گھوڑے - مویشی اور زرعی زمینیں بڑی
خوش آئند بنا دی گئی ہیں - مگر یہ سب دنیا کی چند روزہ زندگی کے
سامان ہیں -

حقیقت میں جو بہتر ٹھکانہ ہے وہ تو اللہ کے پاس ہے۔
کہو ——— میں تمہیں بتاؤں کہ ان سے زیادہ اچھی
چیز کیا ہے ؟

جو لوگ تقویٰ کی روش اختیار کریں -
اُن کے لئے اُن کے ربّ کے پاس باغ ہیں - جن کے
نیچے نہریں بہتی ہوں گی -

وہاں انہیں ہمیشگی کی زندگی حاصل ہو گی - پاکیزہ بیویاں
اُن کی رفیق ہوں گی - اور اللہ کی رضا سے وہ سرفراز ہوں گے
اللہ اپنے بندوں کے رویّے پر گہری نظر رکھتا ہے -
یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ :

مالک ــــــــ ہم ایمان لائے۔ ہماری خطاؤں سے درگزر
فرما۔ اور ہمیں آتشِ دوزخ سے بچالے۔
یہ لوگ صبر کرنے والے ہیں۔
راستباز ہیں۔ فرمانبردار اور فیاض ہیں۔
اور رات کی آخری گھڑیوں میں اللہ سے مغفرت کی
دُعائیں مانگا کرتے ہیں۔

(آل عمران ۱۴-۱۷)

س: ۲۴ یااللہ پاک انسان کبھی کبھی طرح طرح کی باتیں سوچتا ہے
اور اس کے خیالات کی پرواز اسے ہر وادی۔ صحرا۔ سمندر اور جنگل
میں لئے لئے پھرتی ہے۔ اس طرح بعض ایسی باتیں بھی اس
کے ذہن میں آتی ہیں۔ جنہیں آپ ناپسند فرماتے ہیں۔ اور بعض
اوقات کئی ایسی باتیں بھی اُس کی سوچ کا محور بن جاتی ہیں۔
جنہیں آپ پسند فرماتے ہیں۔ اپنی رحمت کے صدقے میں بتا
دیجئے کہ اس قسم کی متضاد سوچ کے متعلق آپ کیا ارشاد
فرماتے ہیں؟

ج: اے نبی ــــــــ لوگوں کو خبردار کردو کہ:
تمہارے دِلوں میں جو کچھ ہے اُسے خواہ تم چھپاؤ یا
ظاہر کرو۔
اللہ بہرحال اُسے جانتا ہے۔

Marfat.com

زمین و آسمان کی کوئی چیز اُس کے علم سے باہر نہیں ہے۔
اور اُس کا اقتدار ہر چیز پر حاوی ہے۔
وُہ دن آنے والا ہے
جب ہر نفس اپنے کئے کا پھل حاضر پائے گا۔
خواہ اُس نے بھلائی کی ہو یا بُرائی۔
اُس روز آدمی یہ تمنّا کرے گا کہ:
کاش ــــــ ابھی یہ دن اُس سے بہت دُور ہوتا۔
اللہ تمہیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے۔
اور وُہ اپنے بندوں کا نہایت خیر خواہ ہے۔

(آل عمران ۲۹-۳۰)

س: ۲۵ یا اللہ پاک جو انسان آپ کے حبیب پاک حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے محبّت کرتا ہو۔ اور اُمید رکھتا ہو کہ اس میں اُس کی بھلائی ہے۔ کیا اُس کی یہ اُمید اپنا پھل لائے گی؟

ج: اے نبی ــــــ لوگوں سے کہہ دو کہ:
اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبّت رکھتے ہو تو
میری پیروی کرو
اللہ تم سے محبّت کرے گا
اور تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا
وُہ بڑا معاف کرنے والا اور رحیم ہے۔

(آلِ عمران - ۳۱)

س : ۲۶ یا اللہ پاک جنّت میں جانے کی خواہش تو ہر انسان کے دل میں لہریں لیتی رہتی ہے۔ لیکن آپ کے ارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص جنّت میں نہ جا سکے گا۔ اس لئے آپ اپنی رحمت کے صدقے میں اُن لوگوں کی نشاندہی فرما دیں جو جنّت میں جانے کے مستحق ہیں۔ تاکہ ہر انسان اِن صفات کو اپنانے کی کوشش کرے؟

ج : دوڑ کر چلو اُس راہ پر جو تمہارے رب کی بخشش اور جنّت کی طرف جاتی ہے۔ جس کی وسعت زمین اور آسمانوں جیسی ہے اور وہ اُن خدا ترس لوگوں کے لئے مہیا کی گئی ہے جو :

ہر حال میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ خواہ بدحال ہوں یا خوش حال۔

جو غصّے کو پی جاتے ہیں۔

اور دوسروں کے قصور معاف کر دیتے ہیں۔

ایسے نیک لوگ اللہ کو بہت پسند ہیں۔

اور جن کا حال یہ ہے کہ :

کبھی کوئی فحش کام اُن سے سرزد ہو جاتا ہے۔

یا کسی گناہ کا ارتکاب کر کے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں۔

Marfat.com

تو محاً اُنہیں اللہ یاد آجاتا ہے۔

اور اُس سے وُہ اپنے قصوروں کی مُعافی چاہتے ہیں۔
کیونکہ اللہ کے سوا اور کون ہے جو گناہ مُعاف کر سکتا ہو
اور وُہ اپنے کئے پر اصرار نہیں کرتے۔
ایسے لوگوں کی جزاء اُن کے رَبّ کے پاس یہ ہے کہ:
___ وُہ اُن کو مُعاف کر دے گا۔
اور ایسے باغوں میں اُنہیں داخل کرے گا۔ جن کے نیچے
نہریں بہتی ہوں گی۔
اور وہاں وُہ ہمیشہ رہیں گے۔
کیسا اچھا بدلہ ہے نیک عمل کرنے والوں کے لئے۔
تم سے پہلے بہت سے دَور گزر چکے ہیں۔
زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ اُن لوگوں کا کیا انجام ہُوا۔
جنہوں نے (اللہ کے احکام و ہدایات کو) جھٹلایا۔
یہ لوگوں کے لئے ایک صاف اور صریح تنبیہ ہے۔
اور جو اللہ سے ڈرتے ہوں۔ اُن کے لئے ہدایت
اور نصیحت۔

(آلِ عمران ۱۳۳ - ۱۳۸)

یا اللہ پاک انسانی غور و فکر کے چند موضوعات تجویز کر دیجئے
تاکہ اُن کے ذریعے سے آپ کی معرفت حاصل کی جا سکے۔ اور

س:
۴۷

Marfat.com

اُس کی سوچ کا دھارا کسی غلط سمت نہ بہنے پائے - آپ تو بہت مہربان ہیں اور اپنے ناتواں بندوں کی بھلائی آپ کا دستور رہا ہے ؟

ح : زمین اور آسمانوں کی پیدائش میں
رات اور دن کے باری باری آنے میں
اُن ہوشمند لوگوں کے لئے بہت نشانیاں ہیں
جو اُٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے ہر حال میں خدا کو یاد کرتے ہیں
اور آسمان و زمین کی ساخت میں غور و فکر کرتے ہیں
(وہ بے اختیار بول اُٹھتے ہیں)
پروردگار یہ سب کچھ تو نے فضول اور بے مقصد نہیں بنایا ہے -
تو پاک ہے اس سے کہ عبث کام کرے -
پس اے رب ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے -
تو نے جس کو دوزخ میں ڈالا - اُسے درحقیقت بڑی ذلت و رسوائی میں ڈال دیا -
اور پھر ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا -
مالک ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا جو ایمان کی طرف بلاتا تھا -
اور کہتا تھا کہ اپنے رب کو مانو -

Marfat.com

ہم نے اُس کی دعوت قبول کر لی۔
پس اے ہمارے آقا ــــ جو قصور ہم سے ہوئے ہیں
اُن سے درگزر فرما۔
جو بُرائیاں ہم میں ہیں اُنہیں دُور کر دے۔
اور ہمارا خاتمہ نیک لوگوں کے ساتھ کر۔
خداوندا ــــ جو وعدے تُو نے اپنے رسُولوں کے ذریعے
کئے ہیں اُن کو ہمارے ساتھ پُورا کر۔ اور قیامت کے دِن
ہمیں رُسوائی میں نہ ڈال۔
بے شک تُو اپنے وعدے کے خِلاف کرنے والا نہیں
ہے۔

(آلِ عمران ۱۹۰ - ۱۹۴)

س: ۲۸ یا اللہ پاک انسان دُوسرے کو نعمتوں سے مالامال دیکھ
کر خُوش نہیں ہوتا اور چاہتا ہے کہ وُہ بھی ایسی ہی نعمتوں سے
نوازا جائے۔ کیا ایسی تمنّا اُس کے لئے سُودمند ہے؟

ج: اور جو کچھ اللہ نے تُم میں سے کسی کو دُوسروں کے مُقابلہ
میں زیادہ دیا ہے
اُس کی تمنّا نہ کرو۔
جو کچھ مردوں نے کمایا ہے اُس کے مُطابق اُن کا حِصّہ
ہے۔

Marfat.com

اور جو کچھ عورتوں نے کمایا ہے اُس کے مطابق اُن کا حصّہ۔
ہاں اللہ سے اُس کا فضل مانگتے رہو۔
یقیناً اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

(النّسآء - ۳۲)

س: ۲۹ یا اللہ پاک اگر کسی مُعاملہ میں دو شخصوں کے درمیان کچھ جھگڑا ہو جائے تو اُس کو ختم کرنے کی بہترین صورت کیا ہے؟

ج: (۱) اے ایمان لانے والو ــــــ اطاعت کرو اللہ کی اور رسُول کی۔ اور اُن لوگوں کی جو تم میں سے صاحبِ امر ہوں
پھر اگر تمہارے درمیان کسی مُعاملہ میں تنازع ہو جائے تو
اُسے اللہ اور رسُول کی طرف پھیر دو۔
اگر تم واقعی اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔
یہی ایک صحیح طریقِ کار ہے اور انجام کے اعتبار سے
بھی بہتر ہے۔

(النّسآء - ۵۹)

(۲) اے محمدؐ ــــــ تمہارے رَبّ کی قسم یہ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں یہ تم کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں۔

پھر جو کچھ فیصلہ تم کرو اُس پر اپنے دِل میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں۔ بلکہ سَر بسَر تسلیم کر لیں۔

Marfat.com

(اَلنِّسَآءَ - ۶۵)

(۳) جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا - وہ اُن لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے -
یعنی انبیاء - صدیقین - شہداء اور صالحین -
کیسے اچھے ہیں یہ رفیق جو کسی کو میسّر آئیں -
یہ حقیقی فضل ہے جو اللہ کی طرف سے ملتا ہے -
اور حقیقت جاننے کے لئے بس اللہ ہی کا علم کافی ہے -

(اَلنِّسَآءَ ۶۹ - ۷۰)

س : ۳۰ یا اللہ پاک انسان کی بھلائی اور برائی کا منبع و مخزن کہاں ہے ؟

ج : اے انسان تجھے جو بھلائی بھی حاصل ہوتی ہے - اللہ کی عنایت سے ہوتی ہے -
اور جو مصیبت تجھ پر آتی ہے - وہ تیرے اپنے کسبِ عمل کی بدولت آتی ہے -

(اَلنِّسَآءَ - ۷۹)

س : ۳۱ یا اللہ پاک آپ تو بہت مہربان اور درگزر کرنے والے اور غفور الرحیم ہیں - کیا ایسا بھی کوئی گناہ ہے جسے آپ معاف نہ کریں گے ؟

ج : اللہ کے ہاں بس شرک ہی کی بخشش نہیں ہے -

Marfat.com

اس کے سوا اور سب کچھ معاف ہو سکتا ہے۔ جسے وہ معاف کرنا چاہے۔

جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا
وہ تو گمراہی میں بہت دور نکل گیا۔
(النساء - ۱۱۶)

س: ۳۲ یا اللہ پاک انسان اپنے عزیزوں کے خلاف گواہی دینے سے ہچکچاتا اور انصاف سے کتراتا ہے۔ پھر اس کا یہ فعل کہاں تک قابلِ قبول ہو سکتا ہے؟

ج: اے ایمان لانے والو ——— انصاف کے علمبردار اور خدا واسطے کے گواہ بنو۔

اگرچہ تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی کی زد خود تمہاری اپنی ذات پر۔
یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو۔
فریقِ معاملہ خواہ مالدار ہو یا غریب۔
اللہ تم سے زیادہ اُن کا خیر خواہ ہے کہ تم اس کا لحاظ کرو۔
لہٰذا اپنی خواہشِ نفس کی پیروی میں عدل سے باز نہ رہو۔

Marfat.com

اور اگر تم نے لگی لپٹی بات کہی یا سچائی سے پہلو بچایا تو
جان رکھو کہ
جو کچھ تم کرتے ہو۔ اللہ کو اس کی خبر ہے۔
(النساء - ۱۳۵)

س: ۳۳ یا اللہ پاک آپ نے انسان کی بھلائی کے لئے اس پر دنیا کی زندگی میں کچھ پابندیاں بھی عاید کی ہوں گی۔ تاکہ وہ شتر بے مہار کی طرح ایک وادی سے دوسری وادی میں نہ جا نکلے۔ اور ان پر عمل کر کے آپ سے انعام حاصل کر سکے۔ ان میں سے کچھ پابندیاں ہم پر بھی واضح کر دیں۔ تاکہ ہم بھٹکنے نہ پائیں؟

ج: اے محمد ﷺ ـــــ ان سے کہو کہ آؤ میں تمہیں سناؤں تمہارے رب نے تم پر کیا کیا پابندیاں عائد کی ہیں:

۱- یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔

۲- اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔

۳- اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی دیں گے۔

۴- بے شرمی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ۔ خواہ وہ کھلی ہوں یا چھپی۔

۵- اور کسی جان کو جسے اللہ نے محترم ٹھہرایا ہے ہلاک

Marfat.com

نہ کرو مگر حق کے ساتھ۔

یہ باتیں ہیں جن کی ہدایت اُس نے تمہیں کی ہے۔

شاید کہ تم سمجھ بوجھ سے کام لو۔

۶- اور یہ کہ یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ۔ مگر ایسے طریقے سے جو بہترین ہو۔

یہاں تک کہ وہ اپنے سنِّ رُشد کو پہنچ جائے۔

۷- اور ناپ تول میں پورا انصاف کرو۔ ہم ہر شخص پر ذمّہ داری کا اُتنا ہی بوجھ رکھتے ہیں جتنا اُس کے امکان میں ہو

۸- اور جب بات کہو انصاف کی کہو۔ خواہ معاملہ اپنے رشتہ دار ہی کا کیوں نہ ہو۔

۹- اور اللہ کے عہد کو پورا کرو۔

اِن باتوں کی ہدایت اللہ نے تمہیں کی ہے۔ شاید کہ تم نصیحت قبول کرو۔

۱۰- نیز اُس کی ہدایت یہ ہے کہ یہی میرا سیدھا راستہ ہے۔ لہٰذا تم اسی پر چلو۔

اور دُوسرے راستوں پر نہ چلو۔ کہ وہ اُس کے راستے سے ہٹا کر تمہیں پراگندہ کر دیں گے۔ یہ ہے وہ ہدایت جو تمہارے رَبّ نے تمہیں کی ہے۔ شاید کہ تم کج روی سے بچو۔

Marfat.com

(الانعام ۱۵۱-۱۵۳)

لحیقتی انسانی جان جو فی الاصل خدا کی طرف سے حرام ٹھہرائی گئی - ہلاک نہ کی جائے مگر حق کے ساتھ - اب رہا یہ سوال کہ حق کے ساتھ کا کیا مفہوم ہے - تو اس کی تین صورتیں قرآن میں بیان کی گئی ہیں - اور دو صورتیں اس پر زائد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں -

قرآن کی بیان کردہ صورتیں یہ ہیں :

۱ - انسان کسی دوسرے انسان کے قتل عمد کا مجرم ہو اور اس پر قصاص کا حق قائم کیا گیا ہو -

۲ - دین حق کے قیام کی راہ میں مزاحم ہو اور اس سے جنگ کئے بغیر چارہ نہ رہا ہو

۳ - دار الاسلام کے حدود میں بدامنی پھیلائے یا اسلامی نظام حکومت کو الٹنے کی سعی کرے -

باقی دو صورتیں جو حدیث میں ارشاد ہوئی ہیں یہ ہیں :

۱ - شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرے -

۲ - ارتداد اور خروج از جماعت کا مرتکب ہو -

ان پانچ صورتوں کے سوا کسی صورت میں انسان کا قتل انسان کے لئے حلال نہیں خواہ مومن ہو یا ذمی یا عام کافر ہو -

(تفہیم القرآن - جلد اول)

Marfat.com

س: ۳۴ یا اللہ پاک نے عورت کی وجۂ تخلیق کیا ہے ؟

ج: (۱) وُہ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا
اور اُسی کی جنس سے اُس کا جوڑا بنایا۔ تاکہ اُس کے پاس
سکون حاصل کرے۔

(الاعراف - ۱۸۹)

(۲) اور اُس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ :
اُس نے تمہارے لئے تمہاری جنس سے بیویاں بنائیں
تاکہ تم اُن کے پاس سکون حاصل کرو۔
اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔
یقیناً اِس میں بہت سی نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لئے
جو غور و فکر کرتے ہیں۔

(الرّوم - ۲۱)

(۳) اور وُہ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے تمہاری ہم جنس
بیویاں بنائیں۔
اور اُسی نے اُن بیویوں سے تمہیں بیٹے پوتے عطا کئے
اور اچھی اچھی چیزیں تمہیں کھانے کو دیں۔
پھر کیا یہ لوگ (یہ سب کچھ دیکھتے اور جانتے ہوئے
بھی) باطل کو مانتے ہیں۔

(النحل - ۷۲)

(۴) اللہ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے نکالا۔
اُس حالت میں کہ تم کچھ نہ جانتے تھے
اُس نے تمہیں کان دیئے، آنکھیں دیں اور سوچنے
والے دِل دیئے۔
اِس لیئے کہ تم شُکر گزار بنو۔
(اَلنحل - ۷۸)

س: یا اللہ پاک انسان اپنی اولاد کے بارے میں کس طرح
۳۵ شِرک میں مُبتلا ہو جاتا ہے ؟

ج: پھر جب مرد نے عورت کو ڈھانک لیا تو اُسے ایک خفیف
سا حمل رِہ گیا۔ جسے لئے لئے وُہ چلتی پھرتی رہی۔ پھر جب وُہ
بوجھل ہو گئی تو دونوں نے مِل کر اللہ ___ اپنے ربّ
سے دُعا کی کہ اگر تُو نے ہم کو اچھّا سا بچّہ دیا۔ تو ہم تیرے
شُکر گزار ہوں گے۔ مگر جب اللہ نے اُن کو ایک صحیح و سالم
بچّہ دے دیا تو وُہ اُس کی بخشش و عنایت میں دُوسروں کو
اُس کا شریک ٹھہرانے لگے۔
اللہ بہت بلند و برتر ہے۔ اِن مُشرکانہ باتوں سے
جو یہ لوگ کرتے ہیں۔
کیسے نادان ہیں یہ لوگ کہ اُن کو خُدا کا شریک ٹھہراتے
ہیں جو کسی چیز کو بھی پیدا نہیں کرتے۔ بلکہ خود پیدا کیئے

Marfat.com

جاتے ہیں۔

(الاعراف ۱۸۸ - ۱۹۱)

س: یا اللہ پاک متقی لوگ شیطان کی اکساہٹ پر کیا کرتے ہیں؟
۳۶

ج: اگر کبھی شیطان تمہیں اکسائے تو اللہ کی پناہ مانگو۔
وہ سننے اور جاننے والا ہے۔
حقیقت میں جو لوگ متقی ہیں ان کا حال تو یہ ہوتا ہے کہ کبھی شیطان کے اثر سے کوئی برا خیال اگر انہیں چھو بھی جاتا ہے۔ تو وہ فوراً چوکنے ہو جاتے ہیں۔ اور پھر انہیں صاف نظر آنے لگتا ہے کہ ان کے لئے صحیح طریق کار کیا ہے۔

(الاعراف ۲۰۰ - ۲۰۱)

س: یا اللہ پاک سچے ایمان والوں کی چند نشانیاں بتا دیجئے تاکہ انسان اپنا محاسبہ کر سکے؟
۳۷

ج: سچے اہل ایمان تو وہی لوگ ہیں
جن کے دل اللہ کا ذکر سن کر لرز جاتے ہیں۔
اور جب اللہ کی آیات ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے۔
وہ اپنے رب پر اعتماد رکھتے ہیں۔

Marfat.com

نماز قائم کرتے ہیں۔
جو کچھ ہم نے اُن کو دیا ہے۔ اُس میں سے (ہماری راہ
میں) خرچ کرتے ہیں۔
ایسے ہی لوگ حقیقی مومن ہیں۔
اُن کے لئے اُن کے رَبّ کے پاس بڑے درجے ہیں
قصوروں سے درگزر ہے۔
اور بہترین رِزق ہے۔

(الانفال ۲ - ۴)

س: ۴۸ یا اللہ پاک آپ کی اطاعت اور آپ کے حبیبِ پاک
حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری میں ماں باپ
مال ومتاع اور عزیز واقارب کی محبّت کو کس حد تک قائم دکھا
جاسکتا ہے۔ کیونکہ دُنیا میں رہتے ہوئے اِن کی محبّت بہت
دِلنشین ہوتی ہے؟

ج: اے لوگو ــــــ جو ایمان لائے ہو۔ اپنے باپوں اور
بھائیوں کو بھی اپنا رفیق نہ بناؤ
اگر وہ ایمان پر کُفر کو ترجیح دیں۔
تم میں سے جو اُن کو رفیق بنائیں گے۔ وُہی ظالم ہونگے۔
اے نبیؐ ــــــ کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے
بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے عزیز واقارِب

Marfat.com

اور تمہارے وہ مال جو تم نے کمائے ہیں۔
اور تمہارے وہ کاروبار جن کے ماند پڑ جانے کا تم کو خوف ہے۔
اور تمہارے وہ گھر جو تم کو پسند ہیں۔
تم کو اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ کی جدوجہد سے عزیز تر ہیں۔
تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ تمہارے سامنے لے آئے۔
اور اللہ فاسق لوگوں کی رہنمائی نہیں کیا کرتا۔
(التوبۃ ۲۳ - ۲۴)

س : ۳۹ یا اللہ پاک مومنوں کی چند صفات اور ان کے لئے چند انعامات ہمیں بتا دیجئے تاکہ ان کی روشنی میں ہم اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کو دور کریں۔ اور ایسی صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی پوری کوشش کرتے رہیں؟

ج : حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے مومنوں سے ان کے نفس اور ان کے مال جنّت کے بدلے خرید لئے ہیں۔
وہ اللہ کی راہ میں لڑتے اور مارتے اور مرتے ہیں۔
ان سے (جنّت کا وعدہ) اللہ کے ذمے ایک پختہ وعدہ ہے۔

Marfat.com

توراۃ اور انجیل اور قرآن میں۔
اور کون ہے جو اللہ سے بڑھ کر اپنے عہد کا پورا کرنے
والا ہو؟
پس خوشیاں مناؤ اپنے اس سودے پر جو تم نے
خدا سے چکا لیا ہے۔
یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔
اللہ کی طرف بار بار پلٹنے والے
اس کی بندگی بجا لانے والے
اس کی تعریف کے گن گانے والے
اس کی خاطر زمین میں گردش کرنے والے
اس کے آگے رکوع اور سجدے کرنے والے
نیکی کا حکم دینے والے
بدی سے روکنے والے
اور اللہ کے حدود کی حفاظت کرنے والے
(اس شان کے ہوتے ہیں وہ مومن جو اللہ سے خرید و
فروخت کا یہ معاملہ طے کرتے ہیں۔)
اور اے نبی ؐ ——— ان مومنوں کو خوشخبری
دے دو۔

(التوبہ ۱۱۱ - ۱۱۲)

س: یا اللہ پاک دکھ اور سکھ میں انسان کا طرزِ عمل مختلف ہوتا
۴ ہے - کیا اس کا اثر اس کے انجام پر بھی ہو گا ؟

ج: (۱) اگر کہیں اللہ لوگوں کے ساتھ برا معاملہ کرنے میں بھی اُتنی ہی جلدی کرتا -
جتنی وہ ان کے ساتھ بھلائی کرنے میں جلدی کرتا ہے تو :
اُن کی مہلتِ عمل کبھی کی ختم کر دی گئی ہوتی -
(مگر ہمارا یہ طریقہ نہیں ہے) اس لئے ہم اُن لوگوں کو جو ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے -
اُن کی سرکشی میں بھٹکنے کے لئے چھوٹ دے دیتے ہیں -
انسان کا حال یہ ہے کہ جب اس پر کوئی سخت وقت آتا ہے تو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہم کو پکارتا ہے -
مگر جب ہم اس کی مصیبت ٹال دیتے ہیں - تو ایسا چل نکلتا ہے کہ گویا اس نے کبھی اپنے کسی برے وقت پر ہم کو پکارا ہی نہ تھا -
اس طرح حد سے گزر جانے والوں کے لئے اُن کے کرتوت خوشنما بنا دئیے گئے ہیں -

(یونس ۱۱-۱۲)

(۲) اگر کبھی ہم انسان کو اپنی رحمت سے نوازنے کے بعد پھر اس سے محروم کر دیتے ہیں تو وہ مایوس ہوتا ہے اور ناشکری

Marfat.com

کرنے لگتا ہے۔

اور اگر مصیبت کے بعد ہم اُسے نعمت کا مزا چکھاتے ہیں تو کہتا ہے کہ میرے تو سارے دلدّر پار ہو گئے۔ پھر وہ پھولا نہیں سماتا اور اکڑنے لگتا ہے۔

اس عیب سے پاک اگر کوئی ہیں تو بس وہ لوگ جو صبر کرنے والے اور نیکوکار ہیں۔

اور وہی ہیں جن کے لئے درگزر بھی ہے اور بڑا اجر بھی۔

(ھُود ۹ - ۱۱)

س: یا اللہ پاک اب یہ فیشن سا بن گیا ہے کہ ہر بڑا شخص اپنے نام سے ایک نئے "اِزم" کی بنیاد رکھ کر اس کا پرچار کرنے لگتا ہے۔ اور اس کے ماننے والوں کا ایک گروہ اُس پر ایمان لا کر اپنی ساری صلاحیتیں اُس کی سربلندی کے لئے وقف کر دیتا ہے۔ یہ لوگ کیوں ایسا کرتے ہیں؟

۴۱

ج: حقیقت یہ ہے کہ اُن میں سے اکثر لوگ محض قیاس و گمان کے پیچھے چلے جا رہے ہیں۔ حالانکہ گمان علمِ حق کی ضرورت کو کچھ بھی پورا نہیں کرتا۔

جو کچھ یہ کر رہے ہیں۔ اللہ اُس کو خوب جانتا ہے۔

(یُونس - ۳۶)

س: ۴۲ یا اللہ پاک بعض انسان دُنیا کی بھلائی کے طالب ہوتے ہیں اور آخرت کی طرف سے غافل رہتے ہیں۔ کیا اُنہیں اس دُنیا میں وہ سب کچھ ہی دیا جاتا ہے جس کی وہ خواہش کرتے ہیں؟

ج: جو لوگ بس اس دُنیا کی زندگی اور اس کی خوشنمائیوں کے طالب ہوتے ہیں۔
اُن کی کارگزاری کا سارا پھل ہم یہیں اُن کو دے دیتے ہیں۔ اور اس میں اُن کے ساتھ کوئی کمی نہیں کی جاتی۔ مگر آخرت میں ایسے لوگوں کے لئے آگ کے سوا کچھ نہیں ہے
(وہاں معلوم ہو جائے گا کہ) جو کچھ اُنھوں نے دُنیا میں بنایا۔ وہ سب ملیا میٹ ہو گیا۔
اور اب اُن کا سارا کیا دھرا محض باطل ہے۔
(هود ۱۵-۱۶)

س: ۴۳ یا اللہ پاک جو انسان یہ کہے کہ اللہ کے ساتھ خدائی اور حق بندگی میں دُوسرے بھی شریک ہیں۔ اور خدا کو اپنے بندوں کی ہدایت اور گمراہی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور ہم زندگی گزارنے میں آزاد اور اپنی مرضی کے مالک ہیں اور اُس نے تو ہمیں محض کھیل کے طور پر پیدا کیا ہے اور یونہی ہم کو ختم کر دے گا۔ ہمیں کوئی جواب دہی نہیں کرنی ہے اور

Marfat.com

نہ کوئی جزاء و سزا ہے۔

بس مر گئے تو ختم ہو گئے۔ ایسے لوگوں کا کیا حشر ہو گا؟

ج: اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ گھڑے۔

ایسے لوگ اپنے رب کے حضور پیش ہوں گے اور گواہ شہادت دیں گے کہ یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ گھڑا تھا۔

سنو ـــــ خدا کی لعنت ہے ظالموں پر۔

ان ظالموں پر جو خدا کے راستے سے لوگوں کو روکتے ہیں۔

اس کے راستے کو ٹیڑھا[1] کرنا چاہتے ہیں۔

اور آخرت کا انکار کرتے ہیں۔

(ھود ۱۸-۱۹)

---

[1] یعنی وہ اس سیدھی راہ کو جو ان کے سامنے پیش کی جا رہی ہے پسند نہیں کرتے اور چاہتے ہیں کہ یہ راہ کچھ ان کی خواہشاتِ نفس اور ان کے جاہلانہ تعصبات اور ان کے اوہام و تخیلات کے مطابق ٹیڑھی ہو جائے تو وہ اسے قبول کریں۔
(تفہیم القرآن - جلد دوم)

Marfat.com

س: ۴۴ یا اللہ پاک قرآن مجید میں بیان کردہ قصّے اور قوموں کے حالات انسان کو کیا کچھ سوچنے کی دعوت دیتے ہیں؟

ج: اگلے لوگوں کے اِن قصّوں میں عقل و ہوش رکھنے والوں کے لئے عبرت ہے۔

یہ جو کچھ قرآن میں بیان کیا جا رہا ہے یہ بناوٹی باتیں نہیں ہیں بلکہ جو کتابیں اس سے پہلے آئی ہوئی ہیں اُنہی کی تصدیق ہے۔

اور ہر چیز کی تفصیل اور ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

(یوسف - ۱۱۱)

س: ۴۵ یا اللہ پاک قوموں کی تباہی میں کون سا اصول کارفرما ہے؟

ج: حقیقت یہ ہے کہ اللہ کسی قوم کے حال کو نہیں بدلتا۔ جب تک وہ خود اپنے اوصاف کو نہیں بدل دیتی۔

اور جب اللہ کسی قوم کی شامت لانے کا فیصلہ کرے تو پھر وہ کسی کے ٹالے سے نہیں ٹل سکتی۔

نہ اللہ کے مقابلے میں ایسی قوم کا کوئی حامی و مددگار ہو سکتا ہے۔

(الرّعد - ۱۱)

س: ۴۶ یا اللہ پاک دانشمند انسانوں کی چند نشانیاں بتا دیجئے تاکہ

ہم اُن سے رہنمائی حاصل کریں ؟

ج : بھلا یہ کس طرح ممکن ہے کہ وہ شخص جو تمہارے ربّ کی
اُس کتاب کو جو اُس نے تم پر نازل کی ہے ۔
حق جانتا ہے اور وہ شخص جو اس حقیقت کی طرف سے
اندھا ہے ۔ دونوں یکساں ہو جائیں ۔
نصیحت تو دانشمند لوگ ہی قبول کیا کرتے ہیں ۔ اور اُن
کا طرزِ عمل یہ ہوتا ہے کہ :
اللہ کے ساتھ اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں ۔
اُسے مضبوط باندھنے کے بعد توڑ نہیں ڈالتے ۔
اُن کی روش یہ ہوتی ہے کہ :
اللہ نے جن جن روابط کو برقرار رکھنے کا حکم دیا ہے
اُنہیں برقرار رکھتے ہیں ۔
اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں ۔
اور اس بات کا خوف رکھتے ہیں کہ کہیں اُن سے
بُری طرح حساب نہ لیا جائے ۔
اُن کا حال یہ ہوتا ہے کہ اپنے ربّ کی رضا کے لئے
صبر سے کام لیتے ہیں ۔
نماز قائم کرتے ہیں ۔
ہمارے دئے ہوئے رزق میں سے علانیہ اور پوشیدہ

دور کرتے ہیں۔

اور برائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں۔

آخرت کا گھر انہی لوگوں کے لئے ہے۔

یعنی ایسے باغ جو ان کی ابدی قیام گاہ ہوں گے۔

وہ خود بھی ان میں داخل ہوں گے اور ان کے آباؤ

اجداد اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو جو صالح

ہیں وہ بھی ان کے ساتھ جائیں گے۔

ملائکہ ہر طرف سے ان کے استقبال کے لئے آئیں

گے اور ان سے کہیں گے کہ :

"تم پر سلامتی ہے۔

تم نے دنیا میں جس طرح صبر سے کام لیا اس کی بدولت

آج تم اس کے مستحق ہوئے ہو"

پس کیا ہی خوب ہے یہ آخرت کا گھر۔

رہے وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو مضبوط باندھنے کے

بعد توڑ ڈالتے ہیں۔

جو ان رابطوں کو کاٹتے ہیں جنہیں اللہ نے جوڑنے کا حکم

دیا ہے۔

اور جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں۔

وہ لعنت کے مستحق ہیں۔ اور ان کے لئے آخرت

کا بہت برا ٹھکانہ ہے۔

(الرّعد ۱۹ - ۲۵)

س: ۴۷ یا اللہ پاک رزق کی تقسیم کے سلسلے میں لوگ طرح طرح کی بے انصافیاں کرتے اور جور و ظلم سے کام لیتے ہیں اور دعوے یہ کرتے ہیں کہ ہم رزق کی منصفانہ تقسیم کرتے ہیں۔ انسان کا یہ فعل کہاں تک نتیجہ خیز ثابت ہو سکتا ہے ؟

ج: اللہ جس کو چاہتا ہے رزق کی فراخی بخشتا ہے۔
اور جسے چاہتا ہے نپا تلا رزق دیتا ہے۔
یہ لوگ دنیوی زندگی میں مگن ہیں۔
حالانکہ دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں ایک متاعِ قلیل کے سوا کچھ بھی نہیں۔

(الرّعد - ۲۶)

س: ۴۸ یا اللہ پاک انسان کے لئے حیات بعد الموت اور قیامِ حشر کیوں ضروری ہے ؟

ج: یہ لوگ اللہ کے نام سے کڑی کڑی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ :
" اللہ کسی مرنے والے کو پھر سے زندہ کر کے نہ اٹھائے گا "
اٹھائے گا کیوں نہیں۔ یہ تو ایک وعدہ ہے جسے پورا

Marfat.com

کرنا اس نے اپنے اُوپر واجب کرلیا ہے۔
مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔
اور ایسا ہونا اس لئے ضروری ہے۔ کہ اللہ اُن کے
سامنے اس حقیقت کو کھول دے۔
جس کے بارے میں یہ اختلاف کر رہے ہیں۔
اور منکرینِ حق کو معلوم ہو جائے کہ وہ جھوٹے تھے۔
(رہا اس کا امکان تو) ہمیں کسی چیز کو وجود میں لانے کے
لئے اس سے زیادہ کچھ کرنا نہیں ہوتا کہ اُسے حکم دیں "ہو جا"
اور بس وہ ہو جاتی ہے۔

(النحل ۳۸ - ۴۰)

لہ یہ حیات بعد الموت اور قیامِ حشر کی عقلی اور اخلاقی ضرورت ہے۔ دُنیا میں جب سے انسان پیدا ہوا ہے۔ حقیقت کے بارے میں بے شمار اختلافات رُونما ہوئے ہیں۔ انہی اختلافات کی بناء پر نسلوں اور قوموں اور خاندانوں میں پھوٹ پڑی ہے انہی کی بناء پر مختلف نظریات رکھنے والوں نے اپنے الگ مذہب الگ معاشرے الگ تمدّن بنائے یا اختیار کئے ہیں۔ ایک ایک نظریئے کی حمایت اور وکالت میں ہزاروں لاکھوں آدمیوں نے مختلف زمانوں میں جان۔ مال۔ آبرو ہر چیز کی بازی لگادی ہے۔ اور بے شمار مواقع پر ان مختلف نظریات کے حامیوں میں ایسی سخت کشاکش ہوئی ہے کہ ایک نے دُوسرے کو بالکل مٹا دینے کی کوشش کی ہے۔

اور مٹنے والے نے تو مٹتے مٹتے بھی اپنا نقطۂ نظر نہیں چھوڑا ہے۔ عقل چاہتی ہے کہ ایسے اہم اور سنجیدہ اختلافات کے متعلق کبھی تو صحیح اور یقینی طور پر معلوم ہو کہ فی الواقع اُن کے اندر حق کیا تھا۔ اور باطل کیا۔ راستی پر کون تھا اور ناراستی پر کون۔ اس دُنیا میں تو کوئی امکان اس پردے کے اُٹھنے کا نظر نہیں آتا۔ اس دُنیا کا نظام ہی کچھ ایسا ہے کہ اس حقیقت پر سے پردہ نہیں اُٹھ سکتا۔ لہٰذا لامحالہ عقل کے اس تقاضے کو پورا کرنے کے لئے ایک دُوسرا ہی عالم درکار ہے۔ اور یہ صرف عقل کا تقاضا ہی نہیں ہے۔ بلکہ اخلاق کا تقاضا بھی ہے۔ کیونکہ ان اختلافات اور ان کشمکشوں میں بہت سے فریقوں نے حصّہ لیا ہے۔ کسی نے ظلم کیا ہے اور کسی نے سہا ہے۔ کسی نے قربانیاں کی ہیں۔ اور کسی نے ان قربانیوں کو وصول کیا ہے۔ ہر ایک نے اپنے نظریئے کے مطابق ایک اخلاقی فلسفہ اور ایک اخلاقی رویّہ اختیار کیا ہے۔ اور اس سے اربوں اور کھربوں انسانوں کی زندگیاں بُرے یا بھلے طور پر متاثر ہوئی ہیں۔ آخر کوئی وقت تو ہونا چاہیئے جبکہ ان سب کا اخلاقی نتیجہ ملے یا سزا کی شکل میں ظاہر ہو۔ اس دُنیا کا نظام اگر صحیح اور مکمل اخلاقی نتائج کے ظہور کا متحمّل نہیں ہے تو ایک دُوسری دُنیا ہونی چاہیئے جہاں یہ نتائج ظاہر ہو سکیں۔

(تفہیم القرآن)

س ۴۹: یا اللہ پاک دُکھ اور سُکھ میں انسان کا کردار مختلف کیوں ہوتا ہے؟

Marfat.com

ن ح: تم کو جو نعمت بھی حاصل ہے۔ اللہ ہی کی طرف سے ہے
پھر جب کوئی سخت وقت تم پر آتا ہے۔
تو تم لوگ خود اپنی فریادیں لے کر اسی کی طرف
دوڑتے ہو۔
مگر جب اللہ اس وقت کو ٹال دیتا ہے۔ تو یکایک
تم میں سے ایک گروہ اپنے رب کے ساتھ دوسروں کو
(اس مہربانی کے شکریے میں) شریک کرنے لگتا ہے۔
تاکہ اللہ کے احسان کی ناشکری کرے۔
اچھا مزے کر لو۔ عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے
گا۔

(النحل ۵۳ - ۵۴)

ل یعنی اللہ کے شکریے کے ساتھ ساتھ کسی بزرگ یا کسی دیوی دیوتا کے شکریے کی بھی نیازیں اور نذریں چڑھانی شروع کر دیتا ہے۔ اور اپنی بات بات سے یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس کے نزدیک اللہ کی اس مہربانی میں ان حضرت کی مہربانی کا بھی دخل تھا۔ بلکہ اللہ ہرگز مہربانی نہ کرتا۔ اگر وہ حضرت مہربان ہو کر اللہ کو مہربانی پر آمادہ نہ کرتے۔

(تفہیم القرآن جلد دوم صفحہ ۵۴۷)

Marfat.com

س: ۵۰ یا اللہ پاک اگر آپ لوگوں کو اُن کی غلطیوں پر فوراً ہی پکڑ لیا کرتے تو کیا ہوتا؟

ج: (۱) اگر کہیں اللہ لوگوں کو اُن کی زیادتی پر فوراً ہی پکڑ لیا کرتا تو۔

رُوئے زمین پر کسی متنفّس کو نہ چھوڑتا۔

لیکن وُہ سب کو ایک وقتِ مقرّرہ تک مہلت دیتا ہے۔

پھر جب وُہ وقت آجاتا ہے تو اُس سے کوئی ایک گھڑی بھر بھی آگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔

(اَلنّحل - ۶۱)

(۲) اگر کہیں وُہ لوگوں کو اُن کے کرتوتوں پر پکڑتا تو زمین میں کسی متنفّس کو جیتا نہ چھوڑتا۔

مگر وُہ اُنہیں ایک مقرّرہ وقت تک کے لئے مہلت دے رہا ہے۔

پھر جب اُن کا وقت آن پُورا ہوگا۔ تو اللہ اپنے بندوں کو دیکھ لے گا۔

(فاطر - ۴۵)

س: ۵۱ یا اللہ پاک انسان اپنی بدبختی کا باعث ہمیشہ خارجی اثرات و محرّکات کو ہی قرار دیتا ہے۔ لیکن معلوم ہوتا

Marfat.com

ہے کہ حقیقت اِس کے خلاف ہے۔ آپ تو بہت مہربان ہیں۔ اِس لئے اِنسان کی بھلائی کی خاطر اِس حقیقت پر سے پردہ اُٹھا دیں؟

ج: ہر اِنسان کا شگون[1] ہم نے اُس کے اپنے گلے میں لٹکا رکھا ہے۔

اور قیامت کے روز ہم ایک نوشتہ اُس کے لئے نکالیں گے۔ جسے وُہ کھُلی کتاب کی طرح پائے گا۔

پڑھ اپنا نامۂ اعمال۔

آج اپنا حساب لگانے کے لئے تو خُود ہی کافی ہے

(بنی اسرائیل ۱۳-۱۴)

---

[1] یعنی ہر اِنسان کی نیک بختی و بدبختی اور اُس کے انجام کی بھلائی اور بُرائی کے اسباب و وجوہ خُود اُس کی اپنی ذات میں ہی موجود ہیں۔ اپنے اوصاف، اپنی سیرت و کردار اور اپنی قوّتِ تمیز۔ اور قوّتِ فیصلہ و اِنتخاب کے اِستعمال سے وُہ خُود ہی اپنے آپ کو سعادت کا مُستحق بھی بناتا ہے اور شقاوت کا بھی۔ نادان لوگ اپنی قسمت کے شگون باہر لئے پھرتے ہیں اور ہمیشہ خارجی اسباب ہی کو اپنی بدبختی کا ذِمّہ دار ٹھہراتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اُن کا پروانۂ خیر و شر اُن کے اپنے گلے کا ہار ہے۔ وُہ اپنے گریبان میں مُنہ ڈالیں تو دیکھ لیں کہ جس چیز نے اُن کو بِگاڑ اور تباہی کے راستے پر ڈالا۔ اور آخر کار خائب و خاسر بنا کر چھوڑا۔ وُہ اُن کے اپنے ہی بُرے اوصاف

اور بُرے فیصلے تھے۔ نہ کہ باہر سے آ کر کوئی چیز زبردستی اُن پر مسلّط ہو گئی تھی۔

(تفہیم القرآن جلد دوم صفحہ ۶۰۴)

س ۵۲: یا اللہ پاک بستیوں کی تباہی میں خوشحال لوگ کیا کردار ادا کرتے ہیں؟

ج: جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اُس کے خوشحال لوگوں کو حکم دیتے ہیں اور وہ اس میں نافرمانیاں کرنے لگتے ہیں۔
تب عذاب کا فیصلہ اُس بستی پر چسپاں ہو جاتا ہے۔
اور ہم اُسے برباد کر کے رکھ دیتے ہیں۔[1]

(بنی اسرائیل - ۱۶)

---

[1] دراصل جس حقیقت پر اس آیت میں متنبہ کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ایک معاشرے کو آخر کار جو چیز تباہ کرتی ہے۔ وہ اس کے کھاتے پیتے خوشحال لوگوں اور اونچے طبقوں کا بگاڑ ہے۔ جب کسی قوم کی شامت آنے کو ہوتی ہے تو اُس کے دولت مند اور صاحبِ اقتدار لوگ فسق و فجور پر اُتر آتے ہیں۔ ظلم و ستم اور بدکاریاں اور شرارتیں کرنے لگتے ہیں اور آخر یہی فتنہ پوری قوم کو لے ڈوبتا ہے۔ لہٰذا جو معاشرہ آپ اپنا دشمن نہ ہو اُسے فکر رکھنی چاہیئے کہ اُس کے ہاں اقتدار کی باگیں اور معاشی دولت کی کنجیاں کم ظرف اور بد اخلاق لوگوں کے ہاتھوں میں نہ جانے پائیں۔

Marfat.com

(تفہیم القرآن جلد دوم صفحہ - ۶۰۶)

س: ۵۳ یا اللہ پاک آپ تو سخی اور مہربان ہیں - اس لئے آپ آخرت کے منکروں اور ماننے والوں دونوں گروہوں کو ہی زندگی کا سامان دئے جا رہے ہیں - لیکن اس بات کا صحیح فیصلہ کب اور کس طرح ہوگا کہ ان میں سے کامیاب گروہ کون سا ہے - اور ناکامی کی سزا کیا ہوگی ؟

ج: جو کوئی عاجلہ[1] کا خواہشمند ہو - اُسے یہیں ہم دے دیتے ہیں جو کچھ بھی دینا چاہیں -

پھر اس کے مقسوم میں جہنم لکھ دیتے ہیں - جسے وہ تاپے گا ملامت زدہ اور رحمت سے محروم[2] ہو کر -

اور جو آخرت کا خواہشمند ہو - اور اس کے لئے سعی کرے جیسی کہ اس کے لئے سعی کرنی چاہیئے - اور ہو وہ مومن تو ایسے ہر شخص کی سعی مشکور ہوگی -

ان کو بھی اور اُن کو بھی - دونوں فریقوں کو ہم (دنیا میں) سامانِ زیست دئے جا رہے ہیں -

یہ تیرے ربّ کا عطیہ ہے -

اور تیرے ربّ کی عطا کو روکنے والا کوئی نہیں[3] ہے -

مگر دیکھ لو دنیا ہی میں ہم نے ایک گروہ کو دوسرے پر کیسی فضیلت دے رکھی ہے -

Marfat.com

اور آخرت میں اُس کے درجے اور بھی زیادہ بڑے ہوں گے۔
اور اُس کی فضیلت اور بھی زیادہ بڑھ چڑھ کر ہو گی۔[۴]
(بنی اسرائیل ۱۸-۲۱)

---

[۱] دُنیا اور اُس کے فائدے۔
[۲] مطلب یہ ہے کہ جو شخص آخرت کو نہیں مانتا۔ یا آخرت تک صبر کرنے کے لئے تیار نہیں ہے اور اپنی کوششوں کا مقصود صِرف دُنیا اور اُس کی کامیابیوں اور خوشحالیوں ہی کو بناتا ہے۔ اُسے جو کچھ بھی ملے گا بس دُنیا میں مل جائے گا۔ آخرت میں وہ کچھ نہیں پا سکتا۔ اور بات صِرف یہیں تک نہ رہ جائے گی کہ اُسے کوئی خوشحالی آخرت میں نصیب نہ ہو گی بلکہ مزید برآں دُنیا پرستی اور آخرت کی جوابدہی و ذمّہ داری سے بے پرواہی اُس کے طرزِ عمل کو بُنیادی طور پر ایسا غلط کر کے رکھ دے گی کہ آخرت میں وہ اُلٹا جہنّم کا مُستحق ہو گا۔
[۳] یعنی دُنیا میں رزق اور سامانِ زندگی دُنیا پرستوں کو بھی مل رہا ہے اور آخرت کے طلبگاروں کو بھی۔ عطیہّ اللہ ہی کا ہے۔ کسی اور کا نہیں ہے۔ نہ دُنیا پرستوں میں یہ طاقت ہے کہ آخرت کے طلبگاروں کو رزق سے محروم کر دیں۔ اور نہ آخرت کے طلبگار ہی یہ قدرت رکھتے ہیں کہ دُنیا پرستوں تک اللہ کی نعمت نہ پہنچنے دیں۔
[۴] یعنی دُنیا ہی میں یہ فرق نُمایاں ہو جاتا ہے کہ آخرت کے طلبگار دُنیا پرست

دنیا پرستوں پر فضیلت رکھتے ہیں۔ یہ فضیلت اس اعتبار سے نہیں ہے کہ ان کے کھانے اور لباس اور مکان اور سواریاں اور تمدن و تہذیب کے ٹھاٹھ ان سے کچھ بڑھ کر ہیں۔ بلکہ اس اعتبار سے ہے کہ یہ جو کچھ بھی پاتے ہیں صداقت دیانت اور امانت کے ساتھ پاتے ہیں۔ اور وہ جو کچھ بھی پا رہے ہیں ظلم سے بے ایمانیوں سے اور طرح طرح کی حرام خوریوں سے پا رہے ہیں۔ پھر ان کو جو کچھ ملتا ہے وہ اعتدال کے ساتھ خرچ ہوتا ہے۔ اس میں سے حق داروں کے حقوق ادا ہوتے ہیں اس میں سے سائل اور محروم کا حصہ بھی نکلتا ہے۔ اور اس میں سے خدا کی خوشنودی کے لئے دوسرے نیک کاموں پر بھی مال صرف کیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس دنیا پرستوں کو جو کچھ ملتا ہے وہ بیشتر عیاشیوں اور حرام کاریوں اور طرح طرح کے فتنہ انگیز اور فتنہ خیز کاموں میں پانی کی طرح بہایا جاتا ہے۔ اس طرح تمام حیثیتوں سے آخرت کے طلب گاروں کی زندگی خدا ترسی اور پاکیزگی اخلاق کا ایسا نمونہ پیش کرتی ہے جو پیوند لگے ہوئے کپڑوں اور خس کی جھونپڑیوں میں بھی اس قدر درخشاں نظر آتا ہے کہ دنیا پرستوں کی زندگی اس کے مقابلے میں ہر چشم بینا کو تاریک نظر آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے جبار بادشاہوں اور دولت مند امیروں کے لئے بھی ان کے ہم جنس انسانوں کے دلوں میں کوئی سچی عزت اور محبت اور عقیدت کبھی پیدا نہ ہوئی۔ اور اس کے برعکس فاقہ کش اور بوریا نشین اتقیا کی فضیلت کو خود دنیا پرست لوگ بھی ماننے پر مجبور ہو گئے۔ یہ کھلی کھلی علامتیں اس حقیقت کی طرف صاف اشارہ کر رہی ہیں کہ آخرت کی پائیدار مستقل کامیابیاں ان دونوں گروہوں میں سے کس کے حصے میں آنے والی ہیں۔

(تفہیم القرآن جلد دوم صفحہ ۶۰۸)

س: ۵۴ یا اللہ پاک انسان یہ سمجھتا ہے کہ بس وہی آپ کی حمد و ثنا کرتا ہے۔ کیونکہ وہ ذی شعور ہے اور باقی تمام مخلوق اس سعادت سے محروم ہے۔ حالانکہ وجدان یہ کہتا ہے کہ حقیقت اس کے خلاف ہے۔ آپ اس حقیقت سے پردہ اُٹھا دیں تاکہ انسان کی غلط فہمی دور ہو؟

ج: (۱) اُس کی پاکی تو ساتوں آسمان اور زمین اور وہ ساری چیزیں بیان کر رہی ہیں۔

جو آسمان و زمین میں ہیں۔

کوئی چیز ایسی نہیں جو اُس کی حمد کے ساتھ اُس کی تسبیح نہ کر رہی ہو۔

مگر تم اُن کی تسبیح سمجھتے نہیں ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ وہ بڑا ہی بردبار اور درگزر کرنے والا ہے۔

(بنی اسرائیل - ۴۴)

(۲) کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ کی تسبیح کر رہے ہیں وہ سب جو آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ اور وہ پرندے جو پر پھیلائے اُڑ رہے ہیں؟

ہر ایک اپنی نماز اور تسبیح کا طریقہ جانتا ہے۔

Marfat.com

اور یہ سب جو کچھ کرتے ہیں۔ اللہ اُس سے باخبر رہتا ہے۔
آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے۔
اور اُس کی طرف سب کو پلٹنا ہے۔

(اَلنّور ۴۱ - ۴۲)

س: ۵۵ یا اللہ پاک! اپنے اَعمال کے لحاظ سے سب سے زیادہ ناکام و نامُراد لوگ کون ہیں؟

ج: (۱) اے محمدؐ! اُن سے کہو۔ کیا ہم تمہیں بتائیں کہ اپنے اَعمال میں سب سے زیادہ ناکام و نامُراد لوگ کون ہیں؟
وُہ کہ دُنیا کی زندگی میں جن کی ساری سعی و جہد راہِ راست سے بھٹکی رہی۔
اور وُہ سمجھتے رہے کہ وُہ سب کچھ ٹھیک کر رہے ہیں
یہ وُہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے ربّ کی آیات ماننے سے اِنکار کیا۔
اور اُس کے حضور پیشی کا یقین نہ کیا۔
اِس لئے اُن کے سارے اَعمال ضائع ہو گئے۔
قیامت کے روز ہم اُنہیں کوئی وزن نہ دیں گے۔
اُن کی جزا جہنّم ہے۔

(الکھف ۱۰۳ - ۱۰۵)

(۲) (بھلا کچھ ٹھکانہ ہے اُس شخص کی گمراہی کا) جس کے لئے

Marfat.com

اُس کا بُرا عمل خوشنما بنا دیا گیا ہو۔
اور وہ اُسے اچھا سمجھ رہا ہو۔ ؟
حقیقت یہ ہے کہ اللہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں ڈال دیتا ہے۔
اور جسے چاہتا ہے راہِ راست دکھا دیتا ہے۔

(فاطر ۔ ۸۰۰)

س: ۵۶ یا اللہ پاک انسانوں میں سے کچھ لوگ یہ گمان رکھتے ہیں کہ چونکہ آپ نے انہیں مال و دولت اور آل اولاد سے خوب نوازا ہے۔ اس لئے وہ آپ کے نزدیک بہت مقبول بندے ہیں۔ اور ان کے سب اعمال بھی آپ کی بارگاہ میں مقبول ہیں۔ آپ ہمیں بتا دیجئے کہ ان کے اس گمان کی حقیقت کیا ہے؟

ج: ان لوگوں کو جب ہماری کھلی کھلی آیات سنائی جاتی ہیں۔
تو انکار کرنے والے ایمان لانے والوں سے کہتے ہیں۔
"بتاؤ ہم دونوں گروہوں میں سے کون بہتر حالت میں ہے
اور کس کی مجلسیں زیادہ شاندار ہیں"۔
حالانکہ ان سے پہلے ہم کتنی ہی ایسی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں۔
جو ان سے زیادہ سر و سامان رکھتی تھیں اور ظاہری شان و

شوکت میں ان سے بڑھی ہوئی تھیں۔

اِن سے کہو :

جو شخص گمراہی میں مبتلا ہوتا ہے۔ اُسے رحمان ڈھیل دیا کرتا ہے۔

یہاں تک کہ جب ایسے لوگ وہ چیز دیکھ لیتے ہیں جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے۔

خواہ وہ عذابِ الٰہی ہو یا قیامت کی گھڑی۔

تب اُنہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ کس کا حال خراب ہے اور کس کا جتھا کمزور۔

اس کے برعکس جو لوگ راہِ راست اختیار کرتے ہیں۔

اللہ اُن کو راست روی میں ترقی عطا فرماتا ہے۔

اور باقی رہ جانے والی نیکیاں ہی تیرے ربّ کے نزدیک جزاء اور انجام کے اعتبار سے بہتر ہیں۔

پھر کیا تو نے دیکھا اُس شخص کو جو ہماری آیات کو ماننے سے انکار کرتا ہے۔

اور کہتا ہے کہ میں تو مال اور اولاد سے نوازا ہی جاتا رہوں گا۔

کیا اُسے غیب کا پتہ چل گیا ہے۔ یا اُس نے رحمان سے کوئی عہد لے رکھا ہے؟

Marfat.com

ہرگز نہیں ۔ جو کچھ یہ بکتا ہے اُسے ہم لکھ لیں گے ۔
اور اس کے لئے سزا میں اور زیادہ اضافہ کریں گے ۔
جس سرو سامان اور لاؤ لشکر کا یہ ذکر کر رہا ہے ۔ وہ سب
ہمارے پاس رہ جائے گا ۔
اور یہ اکیلا ہمارے سامنے حاضر ہوگا ۔

(مریم ۷۳ - ۸۰)

س : ۵۷ یا اللہ پاک بہت سے انسان یہ سمجھتے ہیں کہ آپ نے
اس دُنیا کو ایک کھیل تماشے کے طور پر بنایا ہے ۔ اور بس
اس کا تماشا دیکھ رہے ہیں ۔ کیا اُن کا یہ خیال باطل اور سراسر
گمراہی نہیں ہے ؟

ج : (۱) ہم نے اس آسمان اور زمین کو اور جو کچھ بھی ان میں ہے
کچھ کھیل کے طور پر نہیں بنایا ہے ۔
اگر ہم کوئی کھلونا بنانا چاہتے ۔ اور بس یہی کچھ ہمیں کرنا
ہوتا تو اپنے ہی پاس سے کر لیتے ۔

(الانبیاء ۱۶ - ۱۷)

(۲) ہم نے اس آسمان اور زمین کو اور اس دُنیا کو جو اُن کے
درمیان ہے فضول پیدا نہیں کر دیا ہے ۔
یہ تو اُن لوگوں کا گمان ہے جنہوں نے کفر کیا ہے ۔
اور ایسے کافروں کے لئے بربادی ہے جہنّم کی آگ سے ۔

Marfat.com

(ص ۳ - ۲۰)

؁ یہ تبصرہ ہے ان (کفار مکہ) کے اس پورے نظریۂ حیات پر جس کی وجہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر توجہ نہ کرتے تھے۔ ان کا یہ خیال تھا کہ انسان دنیا میں بس یونہی آزاد چھوڑ دیا گیا ہے جو کچھ چاہے کرے۔ اور جس طرح چاہے جیئے کوئی باز پرس اس سے نہیں ہونی ہے۔ کسی کو اسے حساب نہیں دینا ہے۔ چند روز کی بھلی بری زندگی گزار کر سب کو بس یونہی فناہ ہو جانا ہے۔ کوئی دوسری زندگی نہیں ہے جس میں بھلائی کی جزاء اور برائی کی سزا ہو۔ یہ خیال درحقیقت اس بات کا ہم معنی تھا کہ کائنات کا یہ سارا نظام محض کسی کھلنڈرے کا کھیل ہے۔ جس کا کوئی سنجیدہ مقصد نہیں ہے۔ اور یہی خیال دعوتِ پیغمبر سے ان کی بے اعتنائی کا اصل سبب تھا۔

(تفہیم القرآن جلد سوم صفحہ - ۱۵۱)

(موجودہ زمانے میں بھی ایسے لوگوں کی کثرت ہے جو اسے محض کھیل سمجھتے ہیں۔)

؂ یعنی ہمیں کھیلنا ہی ہوتا تو کھلونے بنا کر ہم خود ہی کھیل لیتے۔ اس صورت میں یہ ظلم تو ہرگز نہ کیا جاتا کہ خواہ مخواہ ایک ذی حس ذی شعور - ذمہ دار مخلوق کو پیدا کر ڈالا جاتا۔ اس کے درمیان حق و باطل کی یہ کشمکش اور کھینچا تانیاں کرائی جاتیں اور محض اپنے لطف و تفریح کے لئے ہم دوسروں کو بلاوجہ تکلیفوں میں ڈالتے۔ تمہارے خدا نے یہ دنیا کچھ رومی اکھاڑے (COLOSSEUM) کے طور پر نہیں بنائی ہے کہ بندوں کو درندوں سے لڑوا کر اور ان کی بوٹیاں نچوا کر خوشی کے ٹھٹھے لگائے۔

(تفہیم القرآن جلد سوم صفحہ - ۱۵۱)

س ۵۸ : یا اللہ پاک آپ کی ذات وصفات کے بارے میں جھگڑنے والے لوگ خود کو بڑے دانشمند سمجھتے ہیں۔ اور بڑی باتیں بناتے اور لوگوں کو اپنا گرویدہ کر لیتے ہیں۔ کیا فی الحقیقت وہ دانشمند ہیں اور ایسے لوگوں کا کیا انجام ہو گا؟

ج : بعض اور لوگ ایسے ہیں جو کسی علم اور ہدایت اور روشنی بخشنے والی کتاب کے بغیر گردن اکڑائے ہوئے خدا کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ تاکہ لوگوں کو راہ خدا سے بھٹکا دیں ایسے شخص کے لئے دنیا میں بھی رسوائی ہے اور قیامت کے روز اس کو ہم آگ کے عذاب کا مزا چکھائیں گے۔

یہ ہے تیرا وہ مستقبل جو تیرے اپنے ہاتھوں نے تیرے لئے تیار کیا ہے۔

ورنہ اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

(الحج ۹ - ۱۰)

س ۵۹ : یا اللہ پاک انسان آثار قدیمہ کو سیر گاہ اور عجوبہ سمجھ کر ان میں دلچسپی تو لیتا ہے۔ لیکن ان سے عبرت کیوں حاصل نہیں کرتا؟

ج : کتنی ہی خطاکار بستیاں ہیں جن کو ہم نے تباہ کیا ہے۔ اور آج وہ اپنی چھتوں پر الٹی پڑی ہیں۔

کتنے ہی کنوئیں بیکار اور کتنے ہی قصر کھنڈر بنے ہوئے ہیں۔ کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ ان کے دل سمجھنے والے اور

اُن کے کان سُننے والے ہوتے ؟
حقیقت یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں۔ مگر وہ
دِل اندھے ہو جاتے ہیں۔
جو سینوں میں ہیں۔
(الحج ۴۵-۴۶)

س: یا اللہ پاک ایمان لانے والوں کے لئے فلاح پانے
۹۰
والی چند باتیں بتا دیجئے ؟

ج: یقیناً فلاح پائی ہے ایمان لانے والوں نے جو:
اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔
لغویات سے دُور رہتے ہیں۔
زکوٰۃ کے طریقے پر عامل ہوتے ہیں۔
اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں سوائے اپنی بیویوں
کے اور اِن عورتوں کے جو اُن کی مِلکِ یمین میں ہوں۔ کہ اِن پر
(محفوظ نہ رکھنے میں) وہ قابلِ ملامت نہیں ہیں۔ البتہ جو اِس
کے علاوہ کچھ اور چاہیں۔ وُہی زیادتی کرنے والے ہیں۔
اپنی امانتوں اور اپنے عہد و پیمان کا پاس رکھتے ہیں۔
اور اپنی نمازوں کی محافظت کرتے ہیں۔
یہی لوگ وہ وارث ہیں جو میراث میں فردوس پائیں
گے۔ اور اِس میں ہمیشہ رہیں گے۔

Marfat.com

(المومنون ۱ - ۱۱)

س: ۱ / ۹۱ یا اللہ پاک آپ کے بھیجے ہوئے رسولوں نے جب بھی اپنی اپنی قوم کو حیات بعد الممات کی طرف توجہ دلائی - اور اس پر ایمان لانے کے لئے کہا - تو سب قوموں میں سے ایک گروہ نے ہمیشہ اس کا انکار کیا - اور آج بھی ایسے لوگ کثرت سے موجود ہیں جو اس کے منکر ہیں - آخر یہ لوگ اتنی بڑی حقیقت کا انکار کیوں کرتے ہیں ؟

ج: (جب بھی کسی رسول نے دعوت دی تو) وہ کہنے لگے :
یہ شخص کچھ نہیں ہے مگر ایک بشر تم ہی جیسا -
جو کچھ تم کھاتے ہو وہی یہ کھاتا ہے - اور جو کچھ تم پیتے ہو وہی یہ پیتا ہے -
اب اگر تم نے اپنے ہی جیسے ایک بشر کی اطاعت قبول کر لی - تو تم گھاٹے میں ہی رہے -
یہ تمہیں اطلاع دیتا ہے کہ جب تم مر کر مٹی ہو جاؤ گے - اور ہڈیوں کا پنجر بن کر رہ جاؤ گے -
تو اُس وقت تم (قبروں سے) نکالے جاؤ گے ؟
بعید - بالکل بعید ہے - یہ وعدہ جو تم سے کیا جا رہا ہے -
زندگی کچھ نہیں ہے - مگر بس یہی دنیا کی زندگی -
یہیں ہم کو مرنا اور جینا ہے - اور ہم ہرگز اٹھائے جانے

Marfat.com

والے نہیں ہیں۔

یہ شخص خدا کے نام پر محض جھوٹ گھڑ رہا ہے۔

اور ہم کبھی اس کی ماننے والے نہیں ہیں۔

(المومنون ۳۳ - ۳۸)

س : یا اللہ پاک مختلف مذاہب کس طرح وجود میں آئے
۶۲
ہیں ؟

ج : اے پیغمبرو ! کھاؤ پاک چیزیں اور عمل کرو صالح۔

تم جو کچھ بھی کرتے ہو۔ میں اس کو خوب جانتا ہوں۔

اور یہ تمہاری اُمّت ایک ہی اُمّت ہے۔ [1]

اور میں تمہارا ربّ ہوں۔ پس مجھ ہی سے تم ڈرو۔

مگر بعد میں لوگوں نے اپنے دین کو آپس میں ٹکڑے ٹکڑے
کر لیا۔

ہر گروہ کے پاس جو کچھ ہے۔ اس میں وہ مگن ہے۔ [2]

اچھا تو چھوڑ دو انہیں۔ ڈوبے رہیں اپنی غفلت میں ایک
وقتِ خاص تک۔

(المومنون ۵۲ - ۵۴)

---

[1] تمہاری اُمّت ایک ہی اُمّت ہے یعنی تم ایک ہی گروہ کے لوگ ہو اُمّت کا
لفظ اس مجموعۂ افراد پر بولا جاتا ہے جو کسی اصلِ مشترک پر جمع ہوں انبیاءِ چونکہ

اختلاف زمانہ و مقام کے باوجود ایک عقیدے ایک دین اور ایک دعوت پر جمع تھے اس لئے فرمایا گیا ہے کہ ان سب کی ایک ہی اُمت ہے۔ یہ سب لا الٰہ الا اللہ کی دعوت دیتے تھے۔ اس لئے اُن سب کا دین ایک تھا۔

۲۔ جب نوح علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء یہی توحید اور عقیدۂ آخرت کی تعلیم دیتے رہے ہیں تو لامحالہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نوعِ انسانی کا اصل دین یہی اسلام ہے اور دوسرے تمام مذاہب جو آج پائے جاتے ہیں وہ اسی کی بگڑی ہوئی صورتیں ہیں جو اس کی بعض صداقتوں کو مسخ کر کے اور اس کے اندر بعض من گھڑت باتوں کا اضافہ کر کے بنالی گئی ہیں۔ اب اگر غلطی پر ہیں تو وہ لوگ ہیں جو ان مذاہب کے گرویدہ ہو رہے ہیں نہ کہ وہ جو ان کو چھوڑ کر اصل دین کی طرف بُلا رہا ہے۔

(تفہیم القرآن جلد سوم صفحہ ۲۸۳)

س : ۶۳ یا اللہ پاک جو لوگ جدیدیت اور فیشن کے نام پر نئی نئی رسمیں اور نئے نئے نظریات کو رواج دیتے ہیں اُن کا کیا حال ہو گا ؟

ج : (۱) جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں کے گروہ میں فحش پھیلے وہ دُنیا اور آخرت میں دردناک سزا کے مستحق ہیں۔ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(النور - ۱۹)

(۲) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو۔

اُس کی پیروی کوئی کرے گا تو وہ تو اُسے فحش اور بدی ہی

Marfat.com

کا حکم دے گا۔

(النور - ۲۱)

(۴) جو لوگ پاک دامن بے خبر عورتوں پر تہمتیں لگاتے ہیں۔
اُن پر دُنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی۔ اور اُن کے لئے
بڑا عذاب ہے۔
وُہ اُس دن کو بھول نہ جائیں۔ جبکہ اُن کی اپنی زبانیں اور
اُن کے اپنے ہاتھ پاؤں اُن کے کرتوتوں کی گواہی دیں گے۔
اُس دن اللہ وُہ بدلہ اُنہیں بھر پور دے گا۔ جس کے
وُہ مستحق ہیں۔

(النور ۲۳ - ۲۴)

ل آیت کے الفاظ فحش پھیلانے کی تمام صورتوں پر حاوی ہیں۔ اِن کا اطلاق عملاً بدکاری کے اڈے قائم کرنے پر بھی ہوتا ہے۔ اور بداخلاقی کی ترغیب دینے والے اور اُس کے لئے جذبات کو اکسانے والے قصّوں، اشعار، گانوں، تصویروں اور کھیل تماشوں پر بھی۔ نیز وہ کلب اور ہوٹل اور دُوسرے اِدارے بھی اُن کی زد میں آجاتے ہیں جن میں مخلوط رقص اور مخلوط تفریحات کا انتظام کیا جاتا ہے۔ قرآن صاف کہہ رہا ہے کہ یہ سب لوگ مجرم ہیں۔ صرف آخرت میں ہی نہیں دُنیا میں بھی اِن کو سزا ملنی چاہیئے۔
ل یعنی تم لوگ نہیں جانتے کہ اِس طرح کی ایک ایک حرکت کے اثرات معاشرے میں کہاں کہاں تک پہنچتے ہیں۔ کتنے افراد کو متاثر کرتے ہیں۔ اور مجموعی طور پر

Marfat.com

اُن کا کس قدر نقصان اجتماعی زندگی کو اُٹھانا پڑتا ہے - اس چیز کو اللہ ہی خوب جانتا ہے - لہذا اللہ پر اعتماد کرو اور جن بُرائیوں کی وُہ نشاندہی کر رہا ہے اُنہیں پوری قوت سے مٹاتے اور دبانے کی کوشش کرو - یہ چھوٹی چھوٹی باتیں نہیں ہیں جن کے ساتھ رواداری برتی جائے - دراصل یہ بڑی باتیں ہیں جن کا ارتکاب کرنے والوں کو سخت سزا ملنی چاہیئے -

س : یا اللہ پاک جو لوگ آپ کے دربار میں حاضری کا یقین نہیں رکھتے وُہ اس پر یقین لانے کے لئے آپ سے کس چیز کا مطالبہ کرتے ہیں ؟ اور اگر اُن کے مطالبات مان لئے جائیں - تو پھر اُن کی کیا حالت ہو گی ؟
۴۴

ج : جو لوگ ہمارے حضور پیش ہونے کا کوئی اندیشہ نہیں رکھتے وُہ کہتے ہیں :

"کیوں نہ فرشتے ہمارے پاس بھیجے جائیں - یا پھر ہم اپنے ربّ کو دیکھیں "

بڑا گھمنڈ لے بیٹھے یہ اپنے نفس میں - اور حد سے گزر گئے یہ اپنی سرکشی میں -

جس روز یہ فرشتوں کو دیکھیں گے - وُہ مجرموں کے لئے کسی بشارت کا دن نہ ہو گا -

چیخ اُٹھیں گے کہ پناہ بخدا - اور جو کچھ بھی اُن کا کیا دھرا ہے اُسے لے کر ہم غبار کی طرح اُڑا دیں گے -

Marfat.com

بس وُہی لوگ جو جنّت کے مستحق ہیں - اُس دن اچھی جگہ ٹھہریں گے -

اور دوپہر گزارنے کو عمدہ مقام پائیں گے -

آسمان کو چیرتا ہُوا ایک بادل اُس روز نمودار ہوگا -

اور فرشتوں کے پرے کے پرے اُتار دئے جائیں گے -

اُس روز حقیقی بادشاہی صرف رحمان[1] کی ہوگی -

اور وُہ منکرین کے لئے بڑا سخت دن ہوگا -

(الفرقان ۲۱ - ۲۶)

---

[1] حدیث شریف میں ہے حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
(اُس دن) اللہ تعالےٰ ایک ہاتھ میں آسمانوں اور دُوسرے ہاتھ میں زمین کو لے کر فرمائے گا: میں ہُوں بادشاہ - میں ہُوں فرمانروا - اب کہاں ہیں - وُہ زمین کے بادشاہ کہاں ہیں وُہ جبّار - کہاں ہیں وُہ متکبّر لوگ -

س: ۶۵ یا اللہ پاک جو شخص اپنی خواہش نفس کی اِس طرح تابعداری کرتا ہے - جس طرح آپ کی تابعداری کرنی چاہیئے - کیا اُس کے سُدھرنے کا اِمکان ہے ؟

ج: کبھی تم نے اُس شخص کے حال پر غور کیا ہے جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا خدا بنا لیا ہو - کیا تم ایسے شخص کو راہ راست پر لانے کا ذمّہ لے سکتے ہو ؟

Marfat.com

کیا تم سمجھتے ہو کہ ان میں سے اکثر لوگ سنتے اور سمجھتے ہیں ؟
یہ تو جانوروں کی طرح ہیں۔ بلکہ ان سے بھی گئے گزرے۔
(الفرقان - ۴۴)

لے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اس آسمان کے نیچے اللہ تعالےٰ کے سوا جتنے معبود بھی پوجے جا رہے ہیں۔ ان میں اللہ کے نزدیک بدترین معبود وہ خواہش نفس ہے

جس کی پیروی کی جا رہی ہو"

نفس کا بندہ اور خواہشات کا غلام ایک شتر بے مہار ہے۔ اسے اس کی خواہشات جدھر جدھر لے جائیں گی۔ وہ ان کے ساتھ ساتھ بھٹکتا رہے گا۔ اس کو سرے سے یہ فکر ہی نہیں ہے کہ صحیح و غلط اور حق و باطل میں تمیز کرے۔ اور ایک کو چھوڑ کر دوسرے کو اختیار کرے۔ اسے کون سمجھا سکتا ہے ؟

س : یا اللہ پاک اپنے پسندیدہ بندوں کی چند خوبیاں بتا دیجئے۔
۶۶ تا کہ ہم وہ راہ اختیار کر سکیں ؟

ج : رحمان کے (اصلی) بندے وہ ہیں :

جو زمین پر نرم چال چلتے ہیں۔
اور جاہل ان کے منہ آئیں تو کہہ دیتے ہیں کہ تم کو سلام
جو اپنے رب کے حضور سجدے اور قیام میں راتیں گزارتے ہیں۔

جو دعائیں کرتے ہیں کہ :

Marfat.com

اے ہمارے ربّ! جہنّم کے عذاب سے ہم کو بچالے
اس کا عذاب تو جان کا لاگو ہے۔ وُہ تو بڑا ہی برا مستقر اور
مُقام ہے۔

جو خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں نہ بُخل۔
بلکہ دونوں کے درمیان اعتدال پر قائم رہتے ہیں۔
جو اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے۔
اللہ کی حرام کی ہوئی کسی جان کو ناحق ہلاک نہیں کرتے
اور نہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں۔
یہ کام جو کوئی کرے وُہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا۔
قیامت کے روز اس کو مکرر عذاب دیا جائے گا۔
اور اس میں وُہ ذلّت کے ساتھ پڑا رہے گا۔
اِلّا یہ کہ کوئی (ان گناہوں کے بعد) توبہ کر چکا ہو۔
اور ایمان لاکر عملِ صالح کرنے لگا ہو۔
ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا
اور وُہ بڑا غفور و رحیم ہے۔
جو شخص توبہ کرکے نیک عمل اختیار کرتا ہے۔
وُہ تو اللہ کی طرف پلٹ آتا ہے۔ جیسا کہ پلٹنے کا حق ہے
(اور رحمٰن کے بندے وُہ ہیں) جو جھوٹ کے گواہ نہیں بنتے
اور کسی لغو چیز پر ان کا گزر ہو جائے تو شریف آدمیوں کی

Marfat.com

طرح گزر جاتے ہیں۔

جنہیں اگر اُن کے رب کی آیات سُنا کر نصیحت کی جاتی ہے
تو وہ اُس پر اندھے اور بہرے بن کر نہیں رہ جاتے۔

جو دُعائیں مانگا کرتے ہیں کہ:

اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنی بیویوں اور اپنی اولاد سے
آنکھوں کی ٹھنڈک دے۔

اور ہم کو پرہیزگاروں کا امام بنا۔

یہ ہیں وہ لوگ جو اپنے صبر کا پھل منزلِ بُلند کی شکل میں
پائیں گے۔

آداب و تسلیمات سے اُن کا استقبال ہوگا۔

وُہ ہمیشہ ہمیشہ وہاں رہیں گے۔

کیا ہی اچھا ہے وہ مستقر اور وُہ مقام۔

(الفرقان ۷۳ - ۷۴)

س: یا اللہ پاک شیاطین خاص طور پر کن لوگوں پر اُترتے ہیں؟

ج: ۶۷ لوگو! کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کس پر اُترا کرتے ہیں۔
وُہ ہر جعل ساز بدکار پر اُترا کرتے ہیں۔
سُنی سُنائی باتیں کانوں میں پھونکتے ہیں۔ اور اُن میں سے
اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔

(الشعرآء ۲۲۲ - ۲۲۳)

Marfat.com

س: ۶۸ یا اللہ پاک عام شعراء کس قسم کے انسان ہوتے ہیں ؟

ج: ایسے شعراء تو اُن کے پیچھے بہکے ہوئے لوگ چلا کرتے ہیں

کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ وُہ ہر وادی میں بھٹکتے ہیں۔

اور ایسی باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں ہیں۔

بجز اُن لوگوں کے جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک

عمل کئے اور اللہ کو کثرت سے یاد کیا۔

(الشعرآء ۲۲۶ - ۲۲۷)

س: ۶۹ یا اللہ پاک بے قراری اور مصیبت کے وقت کیا کرنا

چاہیئے ؟

ج: کون ہے جو بے قرار کی دُعا سُنتا ہے جبکہ وُہ اُسے پکارے

اور کون اُس کی تکلیف رفع کرتا ہے۔

اور (کون ہے جو) تمہیں زمین میں خلیفہ بناتا ہے۔

کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خُدا بھی (یہ کام کرنے والا) ہے ؟

تم لوگ کم ہی سوچتے ہو۔

(النحل ۶۲ - ۶۳)

س: ۷۰ یا اللہ پاک لوگ آج بھی اپنے بڑے بڑے شہروں پر ناز

کرتے ہیں۔ اور اپنی تہذیب و تمدن پر انہیں بڑا فخر ہے۔ کیا بڑے

بڑے شہروں کو اپنی تباہی کا خطرہ نہیں ہوتا ؟

ج: اور کتنی ہی ایسی بستیاں ہم تباہ کر چکے ہیں۔

Marfat.com

جن کے لوگ اپنی معیشت پر اترا گئے تھے۔
سو دیکھ لو۔ وہ اُن کے مسکن پڑے ہوئے ہیں۔
جن میں اُن کے بعد کم ہی کوئی لبسا ہے۔
آخر کار ہم ہی وارث ہو کر رہے۔
(القصص - ۵۸)

س : یا اللہ پاک انسان کہتا ہے جو کچھ اس دُنیا میں مل رہا ہے
۱۷ اُس سے بہتر کا امکان نہیں ہے۔ اس لئے وہ دن رات اس جدوجہد میں لگا رہتا ہے کہ یہاں خوب سے خوب تر اور بہتر سے بہترین کے حصول میں کامیابی حاصل کرے۔ آخر اس کی یہ سوچ کس حد تک درست ہے؟

ج : تم لوگوں کو جو کچھ بھی دیا گیا ہے وہ محض دُنیا کی زندگی کا سامان اور اُس کی زینت ہے۔
اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ اس سے بہتر اور باقی تر ہے
کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے ہو؟
بھلا وہ شخص جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا ہو۔ اور وہ اُسے پانے والا ہو۔
کبھی اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جسے ہم نے صرف حیاتِ دُنیا کا سرو سامان دے دیا ہو۔ اور پھر وہ قیامت کے روز سزا کے لئے پیش کیا جانے والا ہو۔

Marfat.com

(القصص - ۶۱)

س: یا اللہ پاک کسی ایسے مالدار بخیل انسان کا واقعہ بتلائیے جس
۷۲ نے اس قدر دولت رکھنے کے باوجود خیرات دینا گوارا نہ کیا۔ اور
آپ کی دی ہوئی دولت کو اپنی ذاتی کمائی سمجھا؟

ج: (۱) ایک دفعہ جب اس (قارون) کی قوم کے لوگوں نے
اُس سے کہا:

"پھول نہ جا ___ اللہ پھولنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔
جو مال تجھے اللہ نے دیا ہے اُس سے آخرت کا گھر بنانے
کی فکر کر۔
اور دُنیا میں بھی اپنا حصہ فراموش نہ کر۔
احسان کر جس طرح اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے۔
اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش نہ کر۔
اللہ مفسدوں کو پسند نہیں کرتا۔"

تو اس نے کہا! "یہ سب کچھ تو مجھے اُس علم کی بناء پر دیا
گیا ہے جو مجھ کو حاصل ہے۔"

کیا اُس کو یہ علم نہ تھا ___ کہ اللہ اُس سے پہلے بہت سے
ایسے لوگوں کو ہلاک کر چکا ہے جو اُس سے زیادہ قوت اور جمعیت
رکھتے تھے؟

مجرموں سے تو اُن کے گناہ نہیں پوچھے جاتے۔

Marfat.com

(القصص ۷۶ - ۷۸)

(۲) آخر کار ہم نے اُسے (قارُون) اور اُس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا۔

پھر کوئی اُس کے حامیوں کا گروہ نہ تھا جو اللہ کے مقابلہ میں اُس کی مدد کو آتا۔ اور نہ وُہ خُود اپنی مدد کر سکا۔

اب وُہی لوگ جو کل اُس کی منزلت کی تمنّا کر رہے تھے۔ کہنے لگے "افسوس ہم بھول گئے تھے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کا رزق چاہتا ہے کشادہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپا تلا دیتا ہے۔

اگر اللہ نے ہم پر احسان نہ کیا ہوتا تو ہمیں بھی زمین میں دھنسا دیتا۔

افسوس کہ ہم کو یاد نہ رہا کہ کافر فلاح نہیں پایا کرتے۔

(القصص ۸۱ - ۸۲)

س: ۷۳ یا اللہ پاک آخرت کا گھر (جنّت) بالخصوص کن لوگوں کے لئے ہے؟

ج: وُہ آخرت کا گھر تو ہم اُن لوگوں کے لئے مخصوص کر دیں گے۔

جو زمین میں اپنی بڑائی نہیں چاہتے۔ اور نہ فساد کرنا چاہتے ہیں۔

Marfat.com

اور انجام کی بھلائی متّقین ہی کے لئے ہے۔

جو کوئی بھلائی لے کر آئے گا۔ اس کے لئے اس سے بہتر بھلائی ہے۔

اور جو برائی لے کر آئے تو برائیاں کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ ملے گا۔ جیسے عمل وہ کرتے تھے۔

(القصص ۸۳ - ۸۴)

س : ۷۴ — یا اللہ پاک انسان سمجھتا ہے کہ میں اللہ پر ایمان لے آیا ہوں۔ اور میں نے صدق دل سے کلمہ پڑھ لیا ہے۔ اب میری نجات یقینی ہے۔ کیا اس کا یہ گمان صحیح ہے؟

ج : الف۔ل۔م۔

کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ بس اتنا کہنے پر چھوڑ دیئے جائیں گے۔

کہ ہم "ایمان لائے" اور ان کو آزمایا نہ جائے گا۔

حالانکہ ہم ان سب لوگوں کی آزمائش کر چکے ہیں۔ جو ان سے پہلے گزرے ہیں۔

اللہ کو تو ضرور یہ دیکھنا ہے کہ سچے کون ہیں اور جھوٹے کون۔

(العنکبوت ۱ - ۳)

س : ۷۵ — یا اللہ پاک جس انسان نے آپ کو چھوڑ کر دوسرے سہارے

ڈھونڈتے ہیں۔

یا مُنہ سے تو آپ کا نام لیتا ہے۔ لیکن اُمیدیں دوسروں سے وابستہ رکھتا ہے۔ اُس کے اِن سہاروں کی کیا حیثیت ہے؟

ج: جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسرے سرپرست بنا لئے ہیں اُن کی مثال مکڑی جیسی ہے جو اپنا ایک گھر بناتی ہے۔
اور سب گھروں سے زیادہ کمزور گھر مکڑی کا گھر ہی ہوتا ہے۔
کاش یہ لوگ علم رکھتے۔

(العنکبوت - ۴۱)

س: ۷۶ یا اللہ پاک کیا انسان اپنے رزق کے معاملے میں جانوروں سے کوئی سبق حاصل کر سکتا ہے؟

ج: کتنے ہی جانور ہیں جو اپنا رزق اُٹھائے نہیں پھرتے۔
اللہ اُن کو رزق دیتا ہے۔ اور تمہارا رزق بھی وُہی ہے۔
وُہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

(العنکبوت - ۶۰)

س: ۷۷ یا اللہ پاک جو انسان کا روبار آزاد ثقافت، گانے بجانے اور وی سی آر V.C.R وغیرہ کے ذریعے لوگوں کو عیش و عشرت کی طرف راغب کر کے اُنہیں دین سے غافل کرتا ہے۔ اُس انسان کا کیا حال ہو گا؟

ج: اور انسانوں ہی میں کوئی ایسا بھی ہے جو کلامِ دلفریب خرید کر

Marfat.com

لاتا ہے۔

تاکہ لوگوں کو اللہ کے راستہ سے علم کے بغیر بھٹکا دے اور اُس راستے کی دعوت کو مذاق میں اُڑا دے۔

ایسے لوگوں کے لئے سخت ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔

اُسے جب ہماری آیات سُنائی جاتی ہیں تو وہ بڑے گھمنڈ کے ساتھ اس طرح رُخ پھیر لیتا ہے گویا کہ اُس نے سُنا ہی نہیں گویا کہ اُس کے کان بہرے ہیں۔

اچھا! مژدہ سُنا دو اسے ایک دردناک عذاب کا۔

البتہ جو لوگ ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں۔

اُن کے لئے نعمت بھری جنتیں ہیں۔ جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

یہ اللہ کا پختہ وعدہ ہے۔ اور وہ زبردست اور حکیم ہے

(القمٰن ۶-۹)

س: ۷۸ یا اللہ پاک انسان تو دُنیاوی زندگی کی توضیحات کرتے کرتے کئی باتیں ایسی کہہ جاتا ہے جنہیں قبول کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ اس لئے آپ اس کی حقیقت بتا دیجئے۔ تاکہ ہم گمراہ نہ ہو جائیں؟

ج: (۱) اور یہ دُنیا کی زندگی کچھ نہیں ہے مگر ایک کھیل اور دل کا بہلاوا۔

اصل زندگی کا گھر تو دارِ آخرت ہے۔

Marfat.com

کاش یہ لوگ جانتے۔[1]

(العنکبوت - ۶۴)

(۲) لوگ دُنیا کی زندگی کا بس ظاہری پہلو جانتے ہیں۔ اور آخرت سے وہ خود ہی غافل ہیں۔

کیا اُنھوں نے کبھی اپنے آپ میں غور فکر نہیں کیا؟

اللہ نے زمین اور آسمانوں کو اور اُن ساری چیزوں کو جو ان کے درمیان ہیں۔

برحق اور ایک مقرر مدّت ہی کے لئے پیدا کیا ہے۔

مگر بہت سے لوگ اپنے ربّ کی مُلاقات کے منکر ہیں۔

(الرّوم ۷ - ۸)

---

[1] یعنی اس کی حقیقت بس اتنی ہے جیسے بچے تھوڑی دیر کے لئے کھیل کود لیں اور پھر اپنے گھر کو سدھاریں یہاں جو بادشاہ بن گیا وہ حقیقت میں بادشاہ نہیں ہے بلکہ صرف بادشاہی کا ڈرامہ کر رہا ہے۔ ایک وقت آتا ہے جب اُس کا کھیل ختم ہو جاتا ہے۔ اور اسی بے سروسامانی کے ساتھ وہ تختِ شاہی سے رخصت ہوتا ہے جس کے ساتھ وہ اس دُنیا میں آیا تھا۔ اس طرح زندگی کی کوئی شکل بھی یہاں مستقل اور پائدار نہیں ہے۔ جو جس حال میں بھی ہے عارضی طور پر ایک محدود مدّت کے لئے ہے۔ اس چندروزہ زندگی کی کامرانیوں پر جو لوگ مرے مٹتے ہیں اور انہی کے لئے ضمیر و ایمان کی بازی لگا کر کچھ عیش و عشرت کا سامان اور کچھ شوکت و حشمت کے ٹھاٹھ فراہم کر لیتے ہیں۔ ان کی یہ ساری حرکتیں دل بہلاوے کے سوا کچھ نہیں ہیں۔ ان

Marfat.com

کھلونوں سے اگر وہ دس بیس یا ساٹھ ستر سال دل بہلالیں - اور پھر موت کے دروازے سے خالی ہاتھ گزر کر اس عالم میں پہنچیں جہاں کی دائمی و ابدی زندگی میں ان کا یہی کھیل بلائے بے درماں ثابت ہو تو آخر اس طفل تسلی کا فائدہ کیا ہے؟

۲۔ یعنی اگر یہ لوگ اس حقیقت کو جانتے کہ دنیا کی موجودہ زندگی صرف ایک مہلتِ امتحان ہے اور انسان کے لئے اصل زندگی جو ہمیشہ ہمیشہ باقی رہنے والی ہے آخرت کی زندگی ہے تو وہ یہاں امتحان کی مدت کو اس لہو و لعب میں ضائع کرنے کے بجائے اس کا ایک ایک لمحہ ان کاموں میں استعمال کرتے جو اس ابدی زندگی میں بہتر نتائج پیدا کرنے والے ہوں۔

س: ۷۹ یا اللہ پاک آپ کی باتیں تو کبھی ختم نہیں ہو سکتیں - نہ کوئی ان کا احاطہ کر سکتا ہے - لیکن آپ سے التجاء ہے کہ آپ تک پہنچنے اور آپ کا قرب حاصل کرنے کے لئے چند موضوعات کی نشاندہی کر دیجئے تاکہ ان پر غور و فکر کر کے آپ کی عظمت و جلال اور رحمت و رافت کے جلوؤں سے قلب کی دنیا جگمگا اٹھے؟

ج: اور اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش۔
اور تمہاری زبانوں اور تمہارے رنگوں کا اختلاف ہے۔
یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں دانشمند لوگوں کے لئے
اور اس کی نشانیوں میں سے تمہارا رات اور دن کو سونا۔
اور تمہارا اس کے فضل کو تلاش کرنا ہے۔
یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو

Marfat.com

(غور سے) سُنتے ہیں۔

اور اُس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ وہ تمہیں بجلی کی چمک دِکھاتا ہے۔

خوف کے ساتھ بھی اور طمع کے ساتھ بھی۔

اور آسمان سے پانی برساتا ہے۔ پھر اُس کے ذریعے سے زمین کو اُس کی موت کے بعد زندگی بخشتا ہے۔

یقیناً اِس میں بہت سی نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں۔

اور اُس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ آسمان اور زمین اُس کے حکم سے قائم ہیں۔

پھر جونہی کہ اُس نے تمہیں زمین سے پُکارا۔ بس ایک ہی پُکار میں اچانک تم نِکل آؤ گے۔

آسمان اور زمین میں جو بھی اُس کے بندے ہیں سب کے سب اُس کے تابع فرمان ہیں۔

وُہی ہے جو تخلیق کی اِبتداء کرتا ہے۔ پھر وُہی اُس کا اِعادہ کرے گا۔

اور یہ اُس کے لئے آسان تر ہے۔

آسمانوں اور زمین میں اُس کی صِفت سب سے برتر ہے اور وہ زبردست اور حکیم ہے۔

Marfat.com

(الروم ۲۲ - ۲۷)

؎ یعنی کائنات کے خالق و مدبّر کے لئے تمہیں دوبارہ زندہ کر کے اٹھانا کوئی ایسا بڑا کام نہیں ہے کہ اُسے اِس کے لئے بہت بڑی تیاریاں کرنی ہوں گی۔ بلکہ اُس کی صرف ایک پکار اس کے لئے بالکل کافی ہو گی کہ آغازِ آفرینش سے آج تک جتنے انسان دنیا میں پیدا ہوئے ہیں اور آئندہ ہوں گے وہ سب ایک ساتھ زمین کے ہر گوشے سے نکل کھڑے ہوں گے۔

س: یا اللہ پاک انسانی زندگی کی صبح اور شام کس طرح کی ہوتی ہے؟

ج: اللہ ہی تو ہے جس نے ضعف کی حالت سے تمہاری پیدائش کی ابتداء کی۔

پھر اس ضعف کے بعد تمہیں قوت بخشی۔ پھر قوت کے بعد تمہیں ضعیف اور بوڑھا کر دیا۔ وہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ اور وہ سب کچھ جاننے والا۔ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

(الروم - ۵۴)

؎ یعنی بچپن۔ جوانی اور بڑھاپا یہ ساری حالتیں اسی کی پیدا کردہ ہیں۔ یہ اُس کی مشیت پر موقوف ہے کہ جسے چاہے کمزور پیدا کر دے۔ اور جس کو چاہے طاقتور بنائے۔ جسے چاہے بچپن سے جوانی تک نہ پہنچنے دے۔ اور جس کو چاہے جوانا مرگ کر دے۔ جسے چاہے لمبی عمر دے کر بھی تندرست و توانا رکھے۔ اور جس کو چاہے شاندار جوانی کے بعد بڑھاپے میں اس طرح ایڑیاں رگڑوائے کہ دنیا اسے دیکھ کر عبرت کرنے لگے۔ انسان

Marfat.com

اپنی جگہ جس گھمنڈ میں چاہے مبتلا ہوتا رہے۔ مگر خدا کے قبضۂ قدرت میں وہ اس طرح بے بس ہے کہ جو حالت بھی خدا اس پر طاری کر دے۔ اُسے وہ اپنی کسی تدبیر سے نہیں بدل سکتا۔

س: ۸۱ یا اللہ پاک لقمان نے اپنے بیٹے کو کون کون سی نصیحتیں کی تھیں؟

ج: یاد کرو جب لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت کر رہا تھا تو اس نے کہا:

بیٹا! خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ حق یہ ہے کہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے انسان کو اپنے والدین کا حق پہچاننے کی خود تاکید کی ہے۔

اُس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اُسے اپنے پیٹ میں رکھا۔

اور دو سال اُس کا دودھ چھوٹنے میں لگے۔

(اس لئے ہم نے اس کو نصیحت کی کہ) میرا شکر کر اور اپنے والدین کا شکر بجا لا۔

میری ہی طرف تجھے پلٹنا ہے۔

لیکن اگر وہ تجھ پر دباؤ ڈالیں کہ میرے ساتھ کسی ایسے کو شریک کرے۔

Marfat.com

جسے تو نہیں جانتا۔ تو اُن کی بات ہرگز نہ مان۔
دُنیا میں اُن کے ساتھ نیک سلوک کرتا رہ۔
مگر پیروی اُس شخص کے راستے کی کر جس نے میری طرف رجوع کیا ہے۔
پھر تم سب کو پلٹنا میری ہی طرف ہے۔ اُس وقت میں تمہیں بتادوں گا کہ تم کیسے عمل کرتے رہے ہو۔
(اور لقمان نے کہا تھا کہ) بیٹا! کوئی چیز رائی کے دانہ برابر بھی ہو۔
اور کسی چٹان میں یا آسمانوں یا زمین میں کہیں چھپی ہوئی ہو
اللہ اُسے نکال لائے گا۔ وُہ باریک بین اور باخبر ہے۔
بیٹا! نماز قائم کر۔ نیکی کا حکم دے۔ بدی سے منع کر۔ اور جو مصیبت بھی پڑے اُس پر صبر کر۔ یہ وُہ باتیں ہیں جن کی بڑی تاکید کی گئی ہے۔
اور لوگوں سے مُنہ پھیر کر بات نہ کر۔
نہ زمین میں اکڑ کر چل۔
اللہ کسی خود پسند اور فخر جتانے والے شخص کو پسند نہیں کرتا۔
اپنی چال میں اعتدال اختیار کر۔
اور اپنی آواز ذرا پست رکھ۔

Marfat.com

سب آوازوں سے زیادہ بُری آواز گدھوں کی آواز ہوتی ہے۔

(لقمان ۱۳ - ۱۹)

س : ۸۲
یا اللہ پاک کیا اِنسان آسمان اور زمین کی چیزوں میں تصرّف کر سکتا ہے ؟

ج : کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ نے زمین اور آسمان کی ساری چیزیں تمہارے لئے مُسخّر[1] کر رکھی ہیں - اور اپنی کھُلی اور چھُپی نعمتیں تم پر تمام کر دی ہیں ؟

(لقمان)

---

[1] کسی چیز کو کسی کے لئے مُسخّر کرنے کی دو صُورتیں ہو سکتی ہیں - ایک یہ کہ وہ چیز اُس کے تابع کر دی جائے اور اُسے اختیار دے دیا جائے کہ جس طرح چاہے اس میں تصرّف کرے - اور جس طرح چاہے اِسے اِستعمال کرے - دُوسری یہ کہ اُس چیز کو کسی ضابطہ کا پابند کر دیا جائے - جس کی بدولت وہ اُس شخص کے لئے نافع ہو جائے اور اُس کے مُفاد کی خدمت کرتی رہے - زمین و آسمان کی تمام چیزوں کو اللہ تعالےٰ نے اِنسان کے لئے ایک ہی معنی میں مُسخّر نہیں کر دیا ہے - بلکہ بعض چیزیں پہلے معنی میں مُسخّر کی ہیں اور بعض دُوسرے معنی میں - مثلاً ہوا - پانی - مٹی - آگ - نباتات - معدنیات - مویشی وغیرہ - بے شمار چیزیں پہلے معنی میں ہمارے لئے مُسخّر ہیں - اور چاند - سورج وغیرہ دُوسرے معنی میں - (تفہیم القرآن جلد چہارم صفحہ ۲۰)

۲۔ کھلی نعمتوں سے مراد وہ نعمتیں ہیں جو آدمی کو کسی نہ کسی طرح محسوس ہوتی ہیں یا جو اس کے علم میں ہیں۔ اور چھپی ہوئی نعمتوں سے وہ نعمتیں مراد ہیں جنہیں آدمی نہ جانتا ہے نہ محسوس کرتا ہے۔ بے حد و حساب چیزیں ہیں جو انسان کے اپنے جسم میں اور اس کے باہر کی دنیا میں اس کے مفاد کے لئے کام کر رہی ہیں۔ مگر انسان کو ان کا پتہ نہیں ہے کہ اس کے خالق نے اس کی حفاظت کے لئے، اس کی رزق رسانی کے لئے، اس کے نشو و نماء کے لئے اور اس کی فلاح کے لئے کیا کیا سرو سامان فراہم کر رکھا ہے۔ (تفہیم القرآن جلد چہارم صفحہ ۲۰)

س: ۸۳ یا اللہ پاک وہ کون سا دن ہے جس کے ڈر کا احساس انسان کے لئے ضروری اور نفع بخش ہے؟

ج: لوگو! بچو اپنے رب کے غضب سے اور ڈرو اس دن سے جبکہ کوئی باپ اپنے بیٹے کی طرف سے بدلہ نہ دے گا۔ اور نہ کوئی بیٹا ہی اپنے باپ کی طرف سے کچھ بدلہ دینے والا ہو گا۔ فی الواقع اللہ کا وعدہ سچا ہے۔

پس یہ دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے۔
اور نہ دھوکا باز تم کو اللہ کے معاملے میں دھوکا دینے پائے۔

(لقمان - ۳۳)

س: ۸۴ یا اللہ پاک کیا انسان اپنی موت کے وقت اور اس کی جگہ سے آگاہ ہو سکتا ہے؟

ج: اس گھڑی کا علم اللہ ہی کے پاس ہے۔

Marfat.com

وُہی بارِش برساتا ہے۔
وُہی جانتا ہے کہ ماؤں کے پیٹوں میں کیا پرورِش پا رہا ہے۔
کوئی مُتنفّس نہیں جانتا کہ کل وُہ کیا کمائی کرنے والا ہے۔
اور نہ کِسی شخص کو یہ خبر ہے کہ کِس سَرزمین میں اُس کو موت آنی ہے۔
اللہ ہی سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔

(لُقمٰن - ۳۴)

س: ۸۵ یا اللہ پاک آپ کی آیات پر کون سا اِنسان ایمان لاتا ہے اور اُس کا انجام کیا ہوگا۔ اور جو ایمان نہیں لاتا اُس کا انجام کیا ہوگا؟

ج: ہماری آیات پر تو وُہ لوگ ایمان لاتے ہیں جنہیں یہ آیات سُنا کر جب نصیحت کی جاتی ہے تو سجدے میں گِر پڑتے ہیں اور اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ اُس کی تسبیح کرتے ہیں اور تکبّر نہیں کرتے۔ اُن کی پیٹھیں بستروں سے الگ رہتی ہیں۔ اپنے ربّ کو خوف اور طمع کے ساتھ پُکارتے ہیں۔ اور جو کچھ رِزق ہم نے انہیں دیا ہے اُس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

پھر جیسا کچھ آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان اُن کے اعمال کی جزاء میں اُن کے لئے چھپا کر رکھا گیا ہے اُس کی کِسی مُتنفّس کو خبر نہیں ہے۔

بھلا کہیں ایسا ہوسکتا ہے کہ جو شخص مومِن ہو وُہ اُس شخص

کی طرح ہو جائے جو فاسق ہو؟ یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔

جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کئے۔ اُن کے لئے تو جنّتوں کی قیام گاہیں ہیں۔ ضیافت کے طور پر ان کے اعمال کے بدلے میں۔

اور جنہوں نے فسق اختیار کیا ہے۔ اُن کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔

جب کبھی وہ اس سے نکلنا چاہیں گے۔ اس میں دھکیل دئے جائیں گے۔

اور اُن سے کہا جائے گا کہ چکھو اب اُس آگ کے عذاب کا مزا جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔

اِس بڑے عذاب سے پہلے ہم اس دُنیا میں (کسی نہ کسی چھوٹے) عذاب کا مزا انہیں چکھاتے رہیں گے۔ شاید کہ (یہ اپنی باغیانہ رَوش سے) باز آجائیں۔

اور اُس سے بڑا ظالم کون ہو گا جسے اُس کے رب کی آیات کے ذریعے سے نصیحت کی جائے۔ اور وہ اُن سے منہ پھیرے۔ ایسے مجرموں سے تو ہم انتقام لے کر رہیں گے۔

(السجدہ ۱۲ - ۲۲)

س: ۸۹ یا اللہ پاک حیاتِ مومن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی ازواج مطہرات کا کیا درجہ اور مرتبہ ہے؟

Marfat.com

ج: بلاشبہ نبی تو اہلِ ایمان کے لئے اُن کی اپنی ذات پر مقدم ہے[1]
اور نبی کی بیویاں اُن کی مائیں ہیں -

(الاحزاب - ۶)

---

[1] یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مسلمانوں اور مسلمانوں کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو تعلق ہے وہ تو تمام دوسرے انسانی تعلقات سے ایک بالاتر نوعیت رکھتا ہے - کوئی رشتہ اس رشتے سے اور کوئی تعلق اس تعلق سے جو نبی اور اہلِ ایمان کے درمیان ہے ذرہ برابر بھی کوئی نسبت نہیں رکھتا - نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے لئے اُن کے ماں باپ سے بھی بڑھ کر شفیق و رحیم اور اُن کی ذات سے بھی بڑھ کر خیر خواہ ہیں - اُن کے ماں باپ اور اُن کے بیوی بچے اُن کو نقصان پہنچا سکتے ہیں - اُن کے ساتھ خود غرضی برت سکتے ہیں اُن کو گمراہ کر سکتے ہیں - اُن سے غلطیوں کا ارتکاب کرا سکتے ہیں - اُن کو جہنم میں دھکیل سکتے ہیں مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے حق میں صرف وہی بات کرنے والے ہیں جس میں اُن کی حقیقی فلاح ہو - وہ خود اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مار سکتے ہیں حماقتیں کر کے اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کر سکتے ہیں - لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے لئے وہی کچھ تجویز کریں گے جو فی الواقع اُن کے حق میں نافع ہو - اور جب معاملہ یہ ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی مسلمانوں پر یہ حق ہے کہ وہ آپ کو اپنے ماں باپ اور اولاد اور اپنی جان سے بڑھ کر عزیز رکھیں - دنیا کی ہر چیز سے زیادہ آپؐ سے محبت رکھیں - اپنی رائے پر آپؐ کی رائے کو اور اپنے فیصلے پر آپؐ کے فیصلے کو مقدم رکھیں - اور آپؐ کے ہر حکم کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیں -

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

"تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کو اس کے باپ اور اولاد سے اور تمام انسانوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہوں۔"

س ۸۷ : یا اللہ پاک جن انسانوں کے لئے آپ نے مغفرت اور انعام کا وعدہ کیا ہے۔ اُن کی چند خصوصیات اور صفات ہمیں بھی بتا دیں تاکہ ہم اُن کی تقلید کریں ؟

ج : بالیقین جو مرد اور جو عورتیں مسلم ہیں، مومن ہیں، مطیع فرمان ہیں، راست باز ہیں، صابر ہیں، اللہ کے آگے جھکنے والے ہیں، صدقہ دینے والے ہیں، روزہ رکھنے والے ہیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اُن کے لئے مغفرت اور بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے۔

(الاحزاب - ۳۵)

س ۸۸ : یا اللہ پاک اگر کوئی انسان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو پسند نہ کرے۔ تو اس کا کیا حال ہوگا ؟

ج : کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے کا فیصلہ کر دے تو پھر اسے اپنے اس معاملے میں خود فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل رہے۔

اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول ؐ کی نافرمانی کرے

تو وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا۔

(الاحزاب - ۳۶)

س: ۸۹ یا اللہ پاک آپ تو مومنوں پر بہت مہربان ہیں۔ کیا آپ کے فرشتے بھی مومنوں سے محبت رکھتے ہیں؟

ج: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔

اللہ کو کثرت سے یاد کرو۔ اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔

وہی ہے جو تم پر رحمت فرماتا ہے۔

اور اسی کے ملائک تمہارے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں

تاکہ وہ تمہیں تاریکیوں سے روشنی میں نکال لائے۔

وہ مومنوں پر بہت مہربان ہے۔ جس روز وہ اس سے ملیں گے

ان کا استقبال سلام[1] سے ہوگا۔

اور ان کے لئے اللہ نے بڑا باعزت اجر فراہم کر رکھا ہے۔

(الاحزاب ۴۱ - ۴۲)

---

[1] اس کے تین مطلب ہو سکتے ہیں:

۱- اللہ تعالیٰ خود السلام علیکم کے ساتھ ان کا استقبال فرمائے گا۔ (یٰسین - ۵۸)

۲- ملائکہ ان کو سلام کریں گے۔ (النحل - ۳۲)

ترجمہ: (جن لوگوں کی روحیں ملائکہ اس حالت میں قبض کریں گے کہ وہ پاکیزہ لوگ

Marfat.com

تھے - اُن سے وہ کہیں گے کہ سلامتی ہو تم پر - داخل ہو جاؤ جنّت میں اپنے
اُن نیک اعمال کی بدولت جو تم دُنیا میں کرتے تھے -)

۳ - وہ خود آپس میں ایک دوسرے کو سلام کریں گے - (یُونس - ۱۰)

ترجمہ: (اُن کی صدا یہ ہوگی کہ خدایا - پاک ہے تیری ذات - اُن کا تحیّہ ہوگا سلام
اور اُن کی تان ٹوٹے گی اس بات پر کہ ساری تعریف اللہ ربّ العالمین ہی کے
لئے ہے -)

س: ۹۰ — یا اللہ پاک مومن کے عِلاوہ حضور نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
پر اور کون درود بھیجتا ہے ؟

ج: اللہ اور اس کے ملائکہ نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں -
اے لوگو ! جو ایمان لائے ہو تم بھی اُن پر درود و سلام
بھیجو -

(الاحزاب - ۵۶)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ٥

س: ۹۱ — یا اللہ پاک کیا کسی کو قیامت کے آنے کا وقت معلوم ہے یا
آپ نے کسی کو یہ وقت بتایا ہے ؟

ج: لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کی گھڑی کب آئے گی -
(۱) کہو - اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے -
تمہیں کیا خبر شاید کہ وہ قریب ہی آ لگی ہو -

(الاحزاب - ۶۳)

(۲) یہ لوگ تم سے کہتے ہیں کہ وہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہو گا اگر تم سچے ہو؟

کہو۔ تمہارے لئے ایک ایسے دن کی میعاد مقرر ہے۔ جس کے آنے میں نہ ایک گھڑی بھر کی تاخیر تم کر سکتے ہو اور نہ ایک گھڑی بھر پہلے اسے لا سکتے ہو۔

(سبا ۔ ۳۰)

س: یا اللہ پاک قیامت کا آنا کیوں ضروری ہے؟
۹۲

ج: اور یہ قیامت اس لئے آئے گی کہ جزاء دے اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے۔

اور نیک عمل کرتے رہے ہیں۔ اُن کے لئے مغفرت ہے اور رزقِ کریم۔

اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو نیچا دکھانے کے لئے زور لگایا ہے۔

اُن کے لئے بدترین قسم کا دردناک عذاب ہے۔

(سبا ۴ - ۵)

س: یا اللہ پاک کیا اولاد اور مال کی بہتات انسان کو آپ کے قریب کر دیتی ہے؟
۹۳

ج: یہ تمہاری دولت اور تمہاری اولاد نہیں ہے جو تمہیں ہم سے قریب کرتی ہو۔

Marfat.com

ہاں! مگر جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔ یہی لوگ ہیں جن کے لئے ان کے عمل کی دُہری جزاء ہے۔ اور وہ بلند و بالا عمارتوں میں اطمینان سے رہیں گے۔

(سبا - ۳۷)

س: یا اللہ پاک اپنی نشانیوں میں چند وہ نشانیاں ہم کو بتادیں جن کا تعلق آسمان سے ہو؟ ۹۴

ج: ان کے لئے ایک اور نشانی رات ہے۔ ہم اس کے اوپر سے دن ہٹا دیتے ہیں۔

تو دن پر اندھیرا چھا جاتا ہے۔

اور سورج ——— وہ اپنے ٹھکانے کی طرف چلا جا رہا ہے۔

یہ زبردست علیم ہستی کا باندھا ہوا حساب ہے۔

اور چاند ——— اس کے لئے ہم نے منزلیں مقرر کر دی ہیں۔

یہاں تک کہ ان سے گزرتا ہوا وہ پھر کھجور کی سوکھی شاخ کے مانند رہ جاتا ہے۔

نہ سورج کے بس میں یہ ہے کہ وہ چاند کو جا پکڑے۔

اور نہ رات دن پر سبقت لے جا سکتی ہے۔

سب اپنے اپنے فلک میں تیر رہے ہیں۔

Marfat.com

لہ فلک کا لفظ عربی زبان میں سیّاروں کے مدار (ORBIT) کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اور اس کا مفہوم سماء (آسمان) کے مفہوم سے مختلف ہے۔ یہ ارشاد کہ (سب ایک فلک میں تیر رہے ہیں) چار حقیقتوں کی نشاندہی کرتا ہے۔ ایک یہ کہ نہ صرف سورج اور چاند بلکہ تمام تارے اور سیّارے اور اجرام فلکی متحرک ہیں۔ دوسرے یہ کہ ان میں سے ہر ایک کا فلک یعنی ہر ایک کی حرکت کا راستہ یا مدار الگ ہے۔ تیسرے یہ کہ افلاک تاروں کو لئے گردش نہیں کر رہے ہیں۔ بلکہ تارے افلاک میں گردش کر رہے ہیں اور چوتھے یہ کہ افلاک میں تاروں کی حرکت اس طرح ہو رہی ہے جیسے کسی سیّال چیز میں کوئی شے تیر رہی ہو۔

ان آیات کا اصل مقصد علم ہیئت کے حقائق بیان کرنا نہیں ہے بلکہ انسان کو یہ سمجھانا مقصود ہے۔ کہ اگر وہ آنکھیں کھول کر دیکھے اور عقل سے کام لے تو زمین سے لے کر آسمان تک جدھر بھی وہ نگاہ ڈالے گا۔ اس کے سامنے خدا کی ہستی اور اس کی یکتائی کے بے حد و حساب دلائل آئیں گے۔ اور کہیں کوئی ایک دلیل بھی دہریت اور شرک کے ثبوت میں نہ ملے گی۔ ہماری یہ زمین جس نظام شمسی میں شامل ہے اس کی عظمت کا یہ حال ہے کہ اس کا مرکز سورج۔ زمین سے تین لاکھ گنا بڑا ہے اور اس کے بعید ترین سیّارے نیپچون کا فاصلہ سورج سے کم از کم دو ارب ۷۹ کروڑ ۳۰ لاکھ میل ہے۔ بلکہ اگر پلوٹو کو بعید ترین سیارہ مانا جائے تو وہ سورج سے چار ارب ۶۰ کروڑ میل دور تک پہنچ جاتا ہے۔ اس عظمت کے باوجود یہ نظام شمسی ایک بہت بڑے کہکشاں کا محض ایک چھوٹا سا حصہ ہے۔ جس کہکشاں (GALAXY) میں ہمارا

Marfat.com

یہ نظامِ شمسی شامل ہے۔ اس میں تقریباً تین ہزار ملین (تین ارب) آفتاب پائے جاتے ہیں۔ اور اس کا قریب ترین آفتاب ہماری زمین سے اس قدر دور ہے کہ اس کی روشنی یہاں تک پہنچنے میں چار سال صرف ہوتے ہیں۔ پھر یہ کہکشاں بھی پوری کائنات نہیں ہے۔ بلکہ اب تک کے مشاہدات کے مطابق یہ اندازہ کیا گیا ہے کہ یہ تقریباً بیس لاکھ لولبی سحابیوں (SPIRAR NEBULAE) میں سے ایک ہے اور ان میں سے قریب ترین سحابیے کا فاصلہ ہم سے اس قدر زیادہ ہے کہ اس کی روشنی دس لاکھ سال میں ہماری زمین تک پہنچتی ہے۔ رہے بعید ترین اجرام فلکی جو ہمارے موجودہ آلات سے نظر آتے ہیں ان کی روشنی تو زمین تک پہنچنے میں دس کروڑ سال لگ جاتے ہیں۔ اس پر بھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ انسان نے ساری کائنات دیکھ لی ہے۔ یہ خدا کی خدائی کا بہت تھوڑا حصہ ہے جو اب تک انسانی مشاہدے میں آیا ہے۔ آگے نہیں کہا جا سکتا کہ مزید ذرائع مشاہدہ فراہم ہونے پر اور کتنی وسعتیں انسان پر منکشف ہوں گی۔

تمام معلومات جو اس وقت تک کائنات کے متعلق ہم پہنچی ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ پورا عالم اسی مادے سے بنا ہوا ہے جس سے ہماری یہ چھوٹی سی ارضی دنیا بنی ہے۔ اور اس کے اندر وہی ایک قانون کام کر رہا ہے جو ہماری زمین کی دنیا میں کار فرما ہے۔ ورنہ یہ کسی طرح ممکن نہ تھا کہ ہم زمین پر بیٹھے ہوئے اتنی دور دراز دنیاؤں کے مشاہدے کرتے۔ اور ان کے فاصلے ناپتے اور ان کی حرکات کے حساب لگاتے۔ کیا یہ اس بات کا صریح ثبوت نہیں ہے کہ یہ ساری کائنات ایک ہی خدا کی تخلیق اور ایک ہی فرمانروا کی سلطنت ہے؟

Marfat.com

پھر جو نظم - جو حکمت - جو صناعی اور جو مناسبت ان لاکھوں کہکشانوں اور اُن کے اندر گھومنے والے اربوں تاروں اور سیاروں میں پائی جاتی ہے - اس کو دیکھ کر کیا کوئی صاحبِ عقل انسان یہ تصور کر سکتا ہے کہ یہ سب کچھ آپ سے آپ ہو گیا ہے ؟ اس نظم کے پیچھے کوئی ناظم - اس حکمت کے پیچھے کوئی حکیم - اس صنعت کے پیچھے کوئی صانع اور اس مناسبت کے پیچھے کوئی منصوبہ ساز نہیں ہے ؟

(تفہیم القرآن جلد چہارم صفحہ ۲۶۱ - ۲۶۲)

س : یا اللہ پاک غافل انسان کی سب سے بڑی نشانی کون سی ہے ؟
۹۵

ج : اُن لوگوں سے جب کہا جاتا ہے کہ بچو اس انجام سے جو تمہارے آگے آ رہا ہے -

اور جو تمہارے پیچھے گزر چکا ہے - (تو یہ سُنی اَن سُنی کر جاتے ہیں -)

اُن کے سامنے اُن کے رب کی آیات میں سے جو آیت [1] بھی آتی ہے -

یہ اُس کی طرف التفات نہیں کرتے -

(یٰسین ۴۵ - ۴۶)

---

[1] آیات سے مراد کتاب اللہ کی آیات بھی ہیں - جن کے ذریعہ سے انسانوں کو نصیحت کی جاتی ہے - اور وہ آیات بھی مراد ہیں جو آثارِ کائنات اور خود انسان کے وجود میں اور اس کی تاریخ میں موجود ہیں - جو انسان کو عبرت دلاتی ہیں - بشرطیکہ وہ

Marfat.com

عبرت حاصل کرنے کے لئے تیار ہو۔

س: ۹۶ یا اللہ پاک وہ کون سی ایسی باتیں ہیں جن میں غافل انسان آپ سے جھگڑا کرنے کی جرأت کر لیتا ہے۔ اور آپ پھر بھی اسے سمجھاتے ہیں تاکہ وہ حقیقت کو سمجھ لے اور عذاب سے بچ جائے؟

ج: کیا انسان دیکھتا نہیں کہ ہم نے اسے نطفہ سے پیدا کیا۔ اور پھر وہ صریح جھگڑالو بن کر کھڑا ہو گیا۔ اب وہ ہم پر مثالیں چسپاں کرتا ہے۔ اور اپنی پیدائش کو بھول جاتا ہے۔ کہتا ہے کون ان ہڈیوں کو زندہ کرے گا۔ جبکہ یہ بوسیدہ ہو چکی ہوں؟

اس سے کہو ——— انہیں وہی زندہ کرے گا جس نے پہلے انہیں پیدا کیا تھا۔ اور وہ تخلیق کا ہر کام جانتا ہے۔

وہی جس نے تمہارے لئے ہرے بھرے درخت سے آگ پیدا کر دی۔

اور تم اس سے اپنے چولہے روشن کرتے ہو۔

کیا وہ جس نے زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا۔ اس پر قادر نہیں ہے۔

کہ ان جیسوں کو پیدا کر سکے؟

کیوں نہیں ——— جبکہ وہ ماہر خلاق ہے۔

وہ تو جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے۔ تو اس کا کام بس یہ ہے کہ اسے حکم دے کہ "ہو جا" اور وہ ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

پاک ہے وہ جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا مکمّل اقتدار ہے۔
اور اُس کی طرف تم پلٹائے جانے والے ہو۔
(یٰسین ۷۷ - ۸۳)

۱؎ یعنی وہ نطفہ جس میں محض ایک ابتدائی جرثومہ حیات کے سوا کچھ نہ تھا۔ اُس کو ترقی دے کر ہم نے اس حد تک پہنچایا کہ وہ نہ صرف جانوروں کی طرح چلنے پھرنے اور کھانے پینے لگا۔ بلکہ اس سے آگے بڑھ کر اُس میں شعور و تعقّل اور بحث و استدلال اور تقریر و خطابت کی وہ قابلیتیں پیدا ہو گئیں جو کسی حیوان کو نصیب نہیں۔ حتیٰ کہ اب وہ اپنے خالق کے بھی منہ آنے لگا ہے۔

۲؎ یعنی ہمیں مخلوق کی طرح عاجز سمجھتا ہے۔ اور یہ خیال کرتا ہے کہ جس طرح انسان کسی مردے کو زندہ نہیں کر سکتا۔ اسی طرح ہم بھی نہیں کر سکتے۔

۳؎ یعنی یہ بات بھول جاتا ہے کہ ہم نے بے جان مادّہ سے وہ ابتدائی جرثومہ حیات پیدا کیا جو اُس کا ذریعہ تخلیق بنا۔ اور پھر اُس جرثومے کو پرورش کر کے اُسے یہاں تک بڑھا لائے کہ آج وہ ہمارے سامنے باتیں چھانٹنے کے قابل ہوا ہے۔

س: ۹۷ — یا اللہ پاک انسان آپ کے علاوہ دوسرے سہارے اور سرپرست کیوں ڈھونڈتا ہے؟

ج: رہے وہ لوگ جنہوں نے اس کے سوا دوسرے سرپرست بنا رکھے ہیں۔

(اور اپنے اس فعل کی توجیہہ یہ کرتے ہیں کہ)

Marfat.com

ہم تو اُن کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ اللہ تک ہماری رسائی کرادیں۔

اللہ یقیناً اُن کے درمیان اِن تمام باتوں کا فیصلہ کر دے گا۔ جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔

اللہ کسی ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا اور منکرِ حق ہو۔

(الزمر - ۳)

لے کفارِ مکہ کہتے تھے اور بالعموم دُنیا بھر کے مشرکین یہی کہتے ہیں کہ ہم دوسری ہستیوں کی عبادت اُن کو خالق سمجھتے ہوئے نہیں کرتے۔ خالق تو ہم اللہ ہی کو مانتے ہیں اور اصل معبود اسی کو سمجھتے ہیں۔ لیکن اُس کی بارگاہ بہت اونچی ہے۔ جس تک ہماری رسائی بھلا کہاں ہو سکتی ہے۔ اس لئے ہم اِن بزرگ ہستیوں کو ذریعہ بناتے ہیں تاکہ یہ ہماری دعائیں اور التجائیں اللہ تک پہنچا دیں۔

(تفہیم القرآن جلد چہارم صفحہ ۳۵۷)

لے یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہئیے کہ اتفاق و اتحاد صرف توحید ہی میں ممکن ہے شرک میں کوئی اتفاق نہیں ہو سکتا۔ دُنیا کے مشرکین کبھی اس پر متفق نہیں ہوئے کہ اللہ کے ہاں رسائی کا ذریعہ آخر کون سی ہستیاں ہیں۔ کسی کے نزدیک کچھ دیوتا اور دیویاں اس کا ذریعہ ہیں۔ اور اُن کے درمیان بھی سب دیوی دیوتاؤں پر اتفاق نہیں ہے۔ کسی کے نزدیک چاند۔ سورج۔ مریخ۔ مشتری اس کا ذریعہ ہیں

Marfat.com

اور وہ بھی آپس میں اس پر متفق نہیں ہیں کہ ان میں سے کس کا کیا مرتبہ ہے۔ اور کون اللہ تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ کسی کے نزدیک وفات یافتہ بزرگ ہستیاں اس کا ذریعہ ہیں۔ اور اُن کے درمیان بھی بے شمار اختلافات ہیں۔ کوئی کسی بزرگ کو مان رہا ہے۔ اور کوئی کسی اور کو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان مختلف ہستیوں کے بارے میں یہ گمان نہ تو کسی علم پر مبنی ہے اور نہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے کبھی کوئی ایسی فہرست آئی ہے کہ فلاں فلاں شخص ہمارے مقرب خاص ہیں۔ لہذا ہم تک رسائی حاصل کرنے کے لئے تم ان کو ذریعہ بناؤ۔ یہ تو ایک ایسا عقیدہ ہے جو محض وہم اور اندھی عقیدت اور اسلاف کی بے سوچے سمجھے تقلید سے لوگوں میں پھیل گیا ہے۔ اس لئے لامحالہ اس میں اختلاف تو ہونا ہی ہے۔

س: ۹۸ — یا اللہ پاک انسانوں میں سے کئی ایسے بھی ہیں جو دوسروں کو جرم پر ابھارتے وقت کہہ دیتے ہیں کہ میں تمہارے اس جرم کا ذمہ لیتا ہوں۔ اور اس دنیا میں یا کسی اور دنیا میں بھی اگر کسی نے کچھ پوچھا تو میں ذمہ دار ہوں۔ ان لوگوں کی غلط فہمی کیسے دور ہو؟

ج: کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔

آخر کار تم سب کو اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے۔

پھر وہ تمہیں بتا دے گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔

وہ تو دلوں کا حال تک جانتا ہے۔

(الزمر — ۷)

س: ۹۹ — یا اللہ پاک آفت اور راحت میں انسان کا طرز عمل ایک جیسا

Marfat.com

نہ رہنے کی وجہ سے اُسے کس قسم کے انجام سے دوچار ہونے کا خطرہ ہے

ج: انسان پر جب کوئی آفت آتی ہے تو فوراً اپنے رب کی طرف رجوع کر کے اُسے پکارتا ہے۔

پھر جب اُس کا رب اُسے اپنی نعمت سے نواز دیتا ہے۔ تو وہ اُس مصیبت کو بھول جاتا ہے۔

جس پر وہ پہلے پکار رہا تھا۔ اور دوسروں کو اللہ کا ہمسر ٹھہراتا ہے تاکہ اُس کی راہ سے گمراہ کرے۔

(اے نبیؐ) اُس سے کہو ــــــ کہ تھوڑے دن اپنے کفر سے لطف اُٹھا لے۔

تو یقیناً دوزخ میں جانے والا ہے۔

(کیا اُس شخص کی روش بہتر ہے یا اُس شخص کی) جو مطیعِ فرمان ہے۔

رات کی گھڑیوں میں کھڑا رہتا اور سجدے کرتا ہے۔

آخرت سے ڈرتا اور اپنے رب کی رحمت سے اُمید لگاتا ہے ؟

ان سے پوچھو کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے دونوں کبھی یکساں ہو سکتے ہیں ؟

نصیحت تو عقل رکھنے والے ہی قبول کرتے ہیں۔

Marfat.com

لے واضح رہے کہ یہاں مُقابلہ دو قسم کے انسانوں کے درمیان کیا جا رہا ہے۔ ایک وہ جو کوئی سخت وقت آ پڑنے پر اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اور عام حالات میں غیر اللہ کی بندگی کرتے رہتے ہیں۔ دوسرے وہ جنہوں نے اللہ کی اطاعت اور اُس کی بندگی و پرستش کو اپنا مستقل طریقہ بنا لیا ہے۔ اور راتوں کی تنہائی میں اُن کا عبادت کرنا اُن کے مخلص ہونے کی دلیل ہے۔ اِن میں سے پہلے گروہ والوں کو اللہ بے علم قرار دیتا ہے۔ خواہ اُنہوں نے بڑے بڑے کتب خانے ہی کیوں نہ چاٹ رکھے ہوں۔ اور دُوسرے گروہ والوں کو وہ عالم قرار دیتا ہے۔ خواہ وہ بالکل ہی اَن پڑھ کیوں نہ ہوں کیونکہ اصل چیز حقیقت کا علم اور اُس کے مطابق عمل ہے۔ اور اسی پر انسان کی فلاح کا دارومدار ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ دونوں آخر یکساں کیسے ہو سکتے ہیں؟ کیسے ممکن ہے کہ دُنیا میں یہ مل کر ایک طریقے پر چلیں اور آخرت میں دونوں ایک ہی طرح کے انجام سے دوچار ہوں۔

(تفہیم القرآن ۔ جلد چہارم)

س: یا اللہ پاک آپ کے کلام پاک (قرآن مجید) سے فائدہ اُٹھانے
۱۰۰ والے کون لوگ ہیں ؟

ج: اللہ نے بہترین کلام اُتارا ہے۔۔ ایک ایسی کتاب جس کے تمام اجزاء ہم رنگ ہیں۔ اور جس میں بار بار مضامین دُہرائے گئے ہیں اسے سُن کر اُن لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے

Marfat.com

رَبّ سے ڈرنے والے ہیں۔

اور پھر اُن کے جسم اور اُن کے دِل نرم ہو کر اللہ کے ذِکر کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔

یہ اللہ کی ہدایت ہے جس سے وہ راہِ راست پر لے آتا ہے جسے چاہتا ہے۔

اور جسے اللہ ہی ہدایت نہ دے۔ اُس کے لئے پھر کوئی ہادی نہیں ہے۔

(الزّمر ۲۲ - ۲۳)

س: ۱۰۱ یا اللہ پاک وہ کون لوگ ہیں جو صرف اللہ کا نام سن کر دِل میں کُڑھنے لگتے ہیں۔ حالانکہ دُوسروں کا نام سن کر اُن کے چہرے کِھل اُٹھتے ہیں؟

ج: جب اکیلے اللہ کا ذِکر کیا جاتا ہے تو آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے دِل کُڑھنے لگتے ہیں۔

اور جب اُس کے سِوا دُوسروں کا ذِکر ہوتا ہے تو یکایک وہ خوشی سے[1] کِھل اُٹھتے ہیں۔

(الزّمر - ۴۵)

---

[1] یہ بات قریب قریب ساری دُنیا کے مُشرکانہ ذوق رکھنے والے لوگوں میں

Marfat.com

مُشترک ہے۔ حتّےٰ کہ مسلمانوں میں بھی جن بد قسمتوں کو یہ بیماری لگ گئی ہے۔ وہ بھی اس عیب سے خالی نہیں ہیں۔ زبان سے کہتے ہیں کہ ہم اللہ کو مانتے ہیں لیکن حالت یہ ہے کہ اکیلے اللہ کا ذکر کیجئے تو ان کے چہرے بگڑنے لگتے ہیں۔ کہتے ہیں ضرور یہ شخص بزرگوں اور اولیاء کو نہیں مانتا۔ جبھی تو بس اللہ ہی اللہ کی باتیں کئے جا رہا ہے۔ اور اگر دوسروں کا ذکر کیجئے تو ان کے دلوں کی کلی کھل جاتی ہے۔ اور بشاشت سے ان کے چہرے دمکنے لگتے ہیں۔ اس طرزِ عمل سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان کو اصل میں محبت اور دلچسپی کس سے ہے۔ علامہ آلوسی نے تفسیر روح المعانی میں اس مقام پر خود اپنا ایک تجربہ بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں نے دیکھا کہ ایک شخص اپنی کسی مصیبت میں ایک وفات یافتہ بزرگ کو مدد کے لئے پکار رہا ہے۔ میں نے کہا اللہ کے بندے اللہ کو پکار۔ وہ خود فرماتا ہے:

"وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۝"

میری یہ بات سن کر اسے سخت غصہ آیا۔ اور بعد میں لوگوں نے مجھے بتایا کہ وہ کہتا تھا یہ شخص اولیاء کا منکر ہے۔ اور بعض لوگوں نے اسے یہ بھی کہتے سنا کہ اللہ کی نسبت ولی جلدی سن لیتے ہیں۔

(تفہیم القرآن جلد چہارم صفحہ ۳۷۷)

س: ۱-۲ یا اللہ پاک آپ خود رحمت ہیں۔ آپ کا کلام پاک رحمت ہے۔ آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رحمت ہیں۔ آپ کا دین رحمت ہے۔ اپنی اس بے پایاں رحمت کے صدقے میں قرآن مجید کی وہ آیت بتا دیجئے جس میں آپ نے گنہگار انسان کو بھی اپنا بندہ کہہ کر اسے رحمت

Marfat.com

کی بشارت دی ہے تاکہ اُسے پڑھ کر انسان اُس رحمت کی اُمید میں جھوم اُٹھے ؟

ج : (اے نبیؐ) کہہ دو ــــــ کہ اے میرے بندو - جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے -

اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ -

یقیناً اللہ سارے گُناہ مُعاف کر دیتا ہے - وُہ تو غفورٌ رحیم ہے

پلٹ آؤ اپنے ربّ کی طرف - اور مُطیع بن جاؤ قبل اس کے کہ تم پر عذاب آجائے -

اور پھر کہیں سے تمہیں مدد نہ مِل سکے -

(الزمر ۵۳ - ۵۴)

س : ۱۰۳ یا اللہ پاک کیا عرشِ الٰہی کے حامل فرشتے اور جو عرش کے گردو پیش حاضر رہتے ہیں - اچھے انسانوں کے لئے دُعائیں کرتے ہیں

ج : عرشِ الٰہی کے حامل فرشتے اور وُہ جو عرش کے گردو پیش حاضر رہتے ہیں -

سب اپنے ربّ کی حمد و ثناء کے ساتھ اُس کی تسبیح کر رہے ہیں -

وُہ اس پر ایمان رکھتے ہیں - اور ایمان لانے والوں کے حق میں دُعائے مغفرت کرتے ہیں -

Marfat.com

وہ کہتے ہیں:

اے ہمارے رب تُو اپنی رحمت اور اپنے علم کے ساتھ ہر چیز پر چھایا ہُوا ہے۔

پس مُعاف کر دے اور عذابِ دوزخ سے بچا لے۔

اُن لوگوں کو جنہوں نے توبہ کی اور تیرا راستہ اختیار کر لیا ہے۔

اے ہمارے رب اور داخل کر اُن کو ہمیشہ رہنے والی اُن جنتوں میں جن کا تُو نے اُن سے وعدہ کیا ہے۔

اور اُن کے والدین اور بیویوں اور اولاد میں سے جو صالح ہوں۔

(اُن کو بھی وہاں اُن کے ساتھ ہی پہنچا دے۔)

تُو بلاشبہ قادرِ مُطلق اور حکیم ہے۔ اور بچا دے اُن کو بُرائیوں سے۔

جس کو تُو نے قیامت کے دن بُرائیوں سے بچا دیا۔

اُس پر تُو نے بڑا رحم کیا۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

(المؤمن ۷ - ۸)

س: یا اللہ پاک کیا آپ سے دُعا مانگنا بھی عبادت میں شامل ہے؟
۱۰۴

ج: تمہارا رب کہتا ہے:

Marfat.com

"مجھے پکارو - میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔
جو لوگ گھمنڈ میں آکر میری عبادت سے منہ موڑتے ہیں
ضرور ذلیل و خوار ہو کر جہنم میں داخل[1] ہوں گے"۔
(المومن - ۶۰)

---

[1] اس آیت میں دو باتیں خاص طور پر قابلِ غور ہیں - ایک یہ کہ دعا اور عبادت کو یہاں مترادف الفاظ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے - کیونکہ پہلے فقرے میں جس چیز کو دعا کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے - اس کو دوسرے فقرے میں عبادت سے تعبیر کیا گیا ہے - اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ دعا عین عبادت اور جانِ عبادت ہے - دوسرے یہ کہ اللہ سے دعا نہ مانگنے والوں کے لئے "گھمنڈ میں آکر میری عبادت سے منہ موڑتے ہیں" کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں - اس سے معلوم ہوا کہ اللہ سے دعا مانگنا عین تقاضائے بندگی ہے - اور اس سے منہ موڑنے کے معنی یہ ہیں کہ آدمی تکبر میں مبتلا ہے - اس لئے اپنے مالک و خالق کے سامنے اعترافِ عبودیت کرنے سے کتراتا ہے - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشادات میں آیت کے ان دونوں مضامین کو کھول کر بیان فرما دیا ہے - حضرت نعمانؓ بن بشیر کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دعا عین عبادت ہے"۔ پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی - حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: "دعا مغزِ عبادت ہے"۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جو اللہ سے نہیں مانگتا - اللہ اس پر غضبناک ہوتا ہے"۔

Marfat.com

[illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] ہے۔ [illegible]

کر دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ [illegible]

جس نے ہماری طرح [illegible] اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بھی بندھ گئے ہوں اور

دعا قبول کرنے کے اختیارات اس سے سلب ہو گئے ہوں۔ بندے تو

بے شبہ اللہ کے فیصلوں کو ٹالنے یا بدل دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔ مگر

اللہ تعالیٰ خود یہ طاقت ضرور رکھتا ہے کہ کسی بندے کی دعائیں اور التجائیں

سن کر اپنا فیصلہ بدل دے۔

دوسری بات جو اس آیت میں بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ دعا خواہ قبول ہو یا نہ ہو۔ بہر حال ایک فائدے اور بہت بڑے فائدے سے وہ کسی صورت میں بھی خالی نہیں ہوتی۔ اور وہ یہ ہے کہ بندہ اپنے ربّ کے سامنے اپنی حاجتیں پیش کر کے اور اس سے دعا مانگ کر اس کی آقائی و بالادستی کا اعتراف اور اپنی

Marfat.com

بندگی و عاجزی کا اقرار کرتا ہے۔ یہ اظہارِ عبودیت بجائے خود عبادت بلکہ جانِ عبادت ہے جس کے اجر سے بندہ کسی حال میں بھی محروم نہ رہے گا۔ قطع نظر اس سے کہ وہ خاص چیز اُس کو عطا کی جائے یا نہ کی جائے جس کے لئے اُس نے دُعا کی تھی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں ان دونوں مضامین کی بھی پوری وضاحت ہمیں مل جاتی ہے۔ پہلے مضمون پر حسبِ ذیل احادیث روشنی ڈالتی ہیں:

حضرت سلمان رضؓ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قضا کو کوئی چیز نہیں ٹال سکتی مگر دُعا" یعنی اللہ کے فیصلے کو بدل دینے کی طاقت کسی میں نہیں ہے۔ مگر اللہ خود اپنا فیصلہ بدل سکتا ہے۔ اور یہ اُس وقت ہوتا ہے جب بندہ اُس سے دُعا مانگتا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"آدمی جب کبھی اللہ سے دُعا مانگتا ہے۔ اللہ اُسے یا تو وہی چیز دیتا ہے جس کی اُس نے دُعا کی تھی۔ یا اُس درجے کی کوئی بلا اُس پر آنے سے روک دیتا ہے بشرطیکہ وہ کسی گناہ کی یا قطع رحمی کی دُعا نہ کرے۔"

اس سے ملتا جلتا مضمون ایک دوسری حدیث میں ہے جو حضرت ابو سعید خدری رضؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ اُس میں آپؐ کا ارشاد یہ ہے کہ "ایک مسلمان جب بھی کوئی دُعا مانگتا ہے بشرطیکہ وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دُعا نہ ہو۔ تو اللہ تعالیٰ اُسے تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں قبول فرماتا ہے۔ یا تو اُس کی وہ دُعا اسی دُنیا میں قبول کر لی جاتی ہے یا اُسے آخرت میں اجر دینے کے لئے محفوظ رکھ لیا جاتا ہے یا اسی درجہ کی کسی آفت کو اس پر آنے

Marfat.com

سے روک دیا جاتا ہے۔"

حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی شخص دعا مانگے تو یوں نہ کہے کہ خدایا مجھے بخش دے اگر تو چاہے۔ مجھ پر رحم کر اگر تو چاہے۔ مجھے رزق دے اگر چاہے۔ بلکہ اسے قطعیت کے ساتھ کہنا چاہیے کہ خدایا میری فلاں حاجت پوری کر۔"

دوسری روایت میں حضرت ابوہریرہؓ ہی سے ان الفاظ میں آئی ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔ "اللہ سے دعا مانگو اس یقین کے ساتھ کہ وہ قبول فرمائے گا۔"

ایک اور روایت میں حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں۔ "بندے کی دعا قبول کی جاتی ہے بشرطیکہ وہ کسی گناہ کی یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے اور جلد بازی سے کام نہ لے۔" عرض کیا گیا کہ جلد بازی کیا ہے یا رسول اللہ؟

فرمایا "جلد بازی یہ ہے کہ آدمی کہے میں نے بہت دعا کی۔ بہت دعا کی مگر میں دیکھتا ہوں کہ میری دعا قبول ہی نہیں ہوتی۔ اور یہ کہہ کر آدمی تھک جائے اور دعا مانگنی چھوڑ دے۔"

دوسرے مضامین کو حسب ذیل احادیث واضح کرتی ہیں:

حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ کی نگاہ میں دعا سے بڑھ کر کوئی چیز باوقعت نہیں ہے۔"

حضرت ابن مسعودؓ کی روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

"اللہ سے اس کا فضل مانگو۔ کیونکہ اللہ اس کو پسند فرماتا ہے کہ اس سے مانگا جائے۔"

حضرت ابن عمرؓ اور حضرت معاذؓ ابن جبل کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ

Marfat.com

"مجھے پکارو - میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا -
جو لوگ گھمنڈ میں آکر میری عبادت سے منہ موڑتے ہیں -
ضرور ذلیل و خوار ہو کر جہنم میں داخل[1] ہوں گے"۔
(المومن - ۶۰)

---

[1] اس آیت میں دو باتیں خاص طور پر قابل غور ہیں - ایک یہ کہ دعا اور عبادت کو یہاں مترادف الفاظ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے - کیونکہ پہلے فقرے میں جس چیز کو دعا کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے - اس کو دوسرے فقرے میں عبادت سے تعبیر کیا گیا ہے - اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ دعا عین عبادت اور جان عبادت ہے - دوسرے یہ کہ اللہ سے دعا نہ مانگنے والوں کے لئے "گھمنڈ میں آکر میری عبادت سے منہ موڑتے ہیں" کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں - اس سے معلوم ہوا کہ اللہ سے دعا مانگنا عین تقاضائے بندگی ہے - اور اس سے منہ موڑنے کے معنی یہ ہیں کہ آدمی تکبر میں مبتلا ہے - اس لئے اپنے مالک و خالق کے سامنے اعتراف عبودیت کرنے سے کتراتا ہے - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشادات میں آیت کے ان دونوں مضامین کو کھول کر بیان فرما دیا ہے - حضرت نعمان رضؓ بن بشیر کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دعا عین عبادت ہے" - پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی - حضرت انس رضؓ کی روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: "دعا مغز عبادت ہے" - حضرت ابو ہریرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جو اللہ سے نہیں مانگتا - اللہ اس پر غضبناک ہوتا ہے"۔

Marfat.com

اس مقام پر یہ پیچیدہ عقدہ بھی حل ہو جاتا ہے جو بہت سے ذہنوں میں اکثر اُلجھن ڈالتا رہتا ہے۔ لوگ دُعا کے معاملے میں اس طرح سوچتے ہیں کہ جب تقدیر کی بُرائی اور بھلائی اللہ کے اختیار میں ہے۔ اور وُہ اپنی غالب حکمت و مصلحت کے لحاظ سے جو فیصلہ کر چکا ہے۔ وُہی کچھ لازماً رُونما ہو کر رہتا ہے تو پھر ہمارے دُعا مانگنے کا کیا حاصل ہے۔ یہ ایک بڑی غلط فہمی ہے جو آدمی کے دِل سے دُعا کی ساری اہمیت نکال دیتی ہے۔ اور اس باطل خیال میں مُبتلا رہتے ہُوئے اگر آدمی دُعا مانگے بھی تو اُس کی دُعا میں کوئی رُوح باقی نہیں رہتی۔ قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیت میں اس غلط فہمی کو دو طریقوں سے رفع کیا گیا ہے اوّلاً اللہ تعالیٰ بالفاظ صریح فرما رہا ہے۔ "مجھے پُکارو۔ میں تُمہاری دُعائیں قبول کروں گا" اس سے صاف معلوم ہوا کہ قضا اور تقدیر کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس نے ہماری طرح معاذ اللہ خود اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بھی باندھ دیئے ہوں اور دُعا قبول کرنے کے اختیارات اُس سے سلب ہو گئے ہوں۔ بندے تو بلاشبہ اللہ کے فیصلوں کو ٹال دینے یا بدل دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔ مگر اللہ تعالیٰ خود یہ طاقت ضرور رکھتا ہے کہ کسی بندے کی دُعائیں اور التجائیں سُن کر اپنا فیصلہ بدل دے۔

دُوسری بات جو اس آیت میں بیان کی گئی ہے وُہ یہ ہے کہ دُعا خواہ قبول ہو یا نہ ہو۔ بہر حال ایک فائدے اور بہت بڑے فائدے سے وُہ کسی صُورت میں بھی خالی نہیں ہوتی۔ اور وُہ یہ ہے کہ بندہ اپنے ربّ کے سامنے اپنی حاجتیں پیش کر کے اور اُس سے دُعا مانگ کر اُس کی آقائی و بالادستی کا اعتراف اور اپنی

Marfat.com

وسلم نے فرمایا:

"دعا بہرحال نافع ہے ان بلاؤں کے معاملے میں جو نازل ہو چکی ہیں۔ اور ان کے معاملے میں بھی جو نازل نہیں ہوئیں۔

پس اے بندگانِ خدا تم ضرور دعا مانگا کرو۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم میں سے ہر شخص کو اپنی ہر حاجت خدا سے مانگنی چاہیئے۔ حتیٰ کہ اگر اس کی جوتی کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو خدا سے دعا کرے۔"

یعنی جو معاملات بظاہر آدمی کو اپنے اختیار میں محسوس ہوتے ہیں۔ ان میں بھی تدبیر کرنے سے پہلے اسے خدا سے مدد مانگنی چاہیئے۔ اس لئے کہ کسی معاملے میں بھی ہماری کوئی تدبیر خدا کی توفیق و تائید کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اور تدبیر سے پہلے دعا کے معنی یہ ہیں کہ بندہ ہر وقت اپنی عاجزی اور خدا کی بالادستی کا اعتراف کر رہا ہے۔

(تفہیم القرآن جلد چہارم صفحہ ۴۲۰-۴۲۲)

س: ۱۰۵ یا اللہ پاک جن لوگوں نے کہا اللہ ہمارا رب ہے۔ اور پھر اس پر ثابت قدم رہے۔ ان کو ملائکہ کیا خوشخبری دیں گے؟

ج: جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ اور پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے۔

یقیناً ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اور ان سے کہتے ہیں کہ "نہ ڈرو۔ نہ غم کرو۔ اور خوش ہو جاؤ اس جنت کی بشارت سے

Marfat.com

جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے - ہم اس دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے ساتھی ہیں اور آخرت میں بھی - وہاں جو کچھ تم چاہو گے تمہیں ملے گا - اور ہر چیز جس کی تم تمنا کرو گے وہ تمہاری ہو گی - یہ ہے سامانِ ضیافت اس ہستی کی طرف سے جو غفور اور رحیم ہے"

(حٰم السّجدہ ۳۰ - ۳۲)

س: ۱۰۶ یا اللہ پاک دشمن کو جگری دوست بنانے کا آسان طریقہ کیا ہے ؟

ج: اور اے نبیؐ — نیکی اور بدی یکساں نہیں ہیں -
تم بدی کو اس نیکی سے دفع کرو جو بہترین ہو -
تم دیکھو گے کہ تمہارے ساتھ جس کی عداوت پڑی ہوئی تھی وہ جگری دوست بن گیا ہے -
یہ صفت نصیب نہیں ہوتی مگر ان لوگوں کو جو صبر کرتے ہیں
اور یہ مقام حاصل نہیں ہوتا مگر ان لوگوں کو جو بڑے نصیبے والے ہیں -
اور اگر تم شیطان کی طرف سے کوئی اکساہٹ محسوس کرو
تو اللہ کی پناہ مانگ لو -
وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے -

(حٰم السّجدہ ۳۴ - ۳۶)

س: ۱۰۷ یا اللہ پاک آپ نے سب انسانوں کو ایک جیسا اور کثرت سے

Marfat.com

رزق کیوں نہیں دیا ؟

ج : اگر اللہ اپنے سب بندوں کو کھلا رزق دے دیتا ۔ تو وہ زمین میں سرکشی کا طوفان برپا کر دیتے ۔

مگر وہ ایک حساب سے جتنا چاہتا ہے نازل کرتا ہے ۔

یقیناً وہ اپنے بندوں سے باخبر ہے ۔ اور اُن پر نگاہ رکھتا ہے ۔

(الشوریٰ ۔ ۲۷)

س : ۱۰۸ یا اللہ پاک بے شک دُنیا کی زندگی چند روزہ ہے ۔ اور آخرت بہتر اور پائیدار بھی ہے ۔ لیکن آپ ہماری رہنمائی کے لئے یہ بتا دیں کہ آخرت کے سروسامان کن لوگوں کے لئے ہیں ؟

ج : جو کچھ بھی تم لوگوں کو دیا گیا ہے ۔ وہ محض دُنیا کی چند روزہ زندگی کا سروسامان ہے ۔

اور جو کچھ اللہ کے ہاں ہے ۔ وہ بہتر بھی ہے اور پائیدار بھی ۔

وہ اُن لوگوں کے لئے ہے جو ایمان لائے ہیں ۔

اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں ۔

جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں ۔

اور اگر غصہ آجائے تو درگزر کر جاتے ہیں ۔

جو اپنے رب کا حکم مانتے ہیں ۔

نماز قائم کرتے ہیں ۔

Marfat.com

اپنے معاملات آپس کے مشورے سے چلاتے ہیں۔
ہم نے جو کچھ بھی رزق انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے
ہیں۔
اور جب ان پر زیادتی کی جاتی ہے تو اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔
برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے۔ پھر جو کوئی معاف کر دے
اور اصلاح کرے۔
اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔ اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔
اور جو لوگ ظلم ہونے کے بعد بدلہ لیں۔ ان کو ملامت نہیں
کی جا سکتی۔
ملامت کے مستحق تو وہ ہیں جو دوسروں پر ظلم کرتے ہیں
اور زمین میں ناحق زیادتیاں کرتے ہیں۔
ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔
البتہ جو شخص صبر سے کام لے اور درگزر کرے۔ تو یہ بڑے اولوالعزمی
کے کاموں میں سے ہے۔

(الشوریٰ ۳۶ - ۴۳)

س: ۱۰۹ — یا اللہ پاک کیا کوئی انسان اطاعت کاملہ کے ذریعے اس قابل
ہو سکتا ہے کہ آپ سے رو برو بات کر سکے؟

ج: کسی بشر کا یہ مقام نہیں ہے کہ اللہ اس سے رو برو بات
کرے۔

Marfat.com

اُس کی بات یا تو وحی[1] (اشارے) کے طور پر ہوتی ہے۔
یا پردے کے پیچھے[2] سے۔
یا پھر کوئی پیغام بر (فرشتہ) بھیجتا ہے۔ اور وہ اُس کے حکم سے
جو کچھ وہ چاہتا ہے۔
وحی کرتا ہے۔ وہ برتر اور حکیم[3] ہے۔
(الشوریٰ - ۵۱)

---

[1] یہاں وحی سے مراد ہے القا - الہام - دل میں کوئی بات ڈالنا یا خواب میں کچھ دکھانا جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کو دکھایا گیا۔

[2] مراد یہ ہے کہ بندہ ایک آواز سنے مگر بولنے والا اسے نظر نہ آئے۔ جس طرح حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ساتھ ہوا کہ کوہِ طور کے دامن میں ایک درخت سے یکایک آواز آنی شروع ہوئی۔ مگر بولنے والا ان کی نگاہ سے اوجھل تھا۔

[3] یعنی وہ اس سے بہت بالا و برتر ہے کہ کسی بشر سے رُو در رُو کلام کرے۔ اور اُس کی حکمت اس سے عاجز نہیں ہے کہ اپنے کسی بندے تک اپنی ہدایات پہنچانے کے لئے رُو برو بات چیت کرنے کے سوا کوئی اور تدبیر نکال لے۔

(تفہیم القرآن جلد چہارم صفحہ ۵۱۶)

س: یا اللہ پاک بیٹی کی پیدائش پر انسان پریشان کیوں ہو جاتا ہے؟
ج: کیا اللہ نے اپنی مخلوق میں سے اپنے لئے بیٹیاں انتخاب کیں اور تمہیں بیٹوں سے نوازا؟

Marfat.com

اور حال یہ ہے کہ جس اولاد کو یہ لوگ خدائے رحمان کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

اس کی ولادت کا مژدہ جب خود ان میں سے کسی کو دیا جاتا ہے۔

تو اس کے منہ پر سیاہی چھا جاتی ہے۔ اور وہ غم سے بھر جاتا ہے۔

کیا اللہ کے حصّے میں وہ اولاد آئی جو زیوروں میں پالی جاتی ہے۔

اور بحث و حجّت میں اپنا مدّعا پوری طرح واضح بھی نہیں کر سکتی۔

(الزّخرف ۱۶ - ۱۸)

س ۱۱۱: یا اللہ پاک جو انسان آپ کے ذکر۔ آپ کی یاد اور آپ کی طرف سے بھیجی گئی نصیحت سے تغافل برتتا ہے۔ اس کے ساتھ آپ کیا سلوک کرتے ہیں؟

ج: جو شخص رحمان کے ذکر سے تغافل برتتا ہے۔ ہم اس پر ایک شیطان مسلّط کر دیتے ہیں۔

اور وہ اس کا رفیق بن جاتا ہے۔

یہ شیاطین ایسے لوگوں کو راہِ راست پر آنے سے روکتے ہیں۔

اور وہ اپنی جگہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ٹھیک جا رہے ہیں۔

آخر کار جب یہ شخص ہمارے ہاں پہنچے گا۔ اور اپنے شیطان سے کہے گا۔

"کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کا بُعد ہوتا۔ تو تو بدترین ساتھی نکلا"۔

اُس وقت اُن لوگوں سے کہا جائے گا کہ جب تم ظلم کر چکے تو آج یہ بات تمہارے لئے کچھ بھی نافع نہیں ہے کہ تم اور تمہارے شیاطین عذاب میں مشترک ہیں۔

(الزخرف ۳۶-۳۹)

س: ۱۱۲ یا اللہ پاک کیا قیامت کے دن دوست ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے؟

ج: وہ دن جب آئے گا تو متقین کو چھوڑ کر باقی سب دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے۔

س: ۱۱۳ یا اللہ پاک جس انسان کے سامنے آپ کی آیات پڑھی جائیں۔ اگر وہ اُن سے منہ پھیرے تو اُس کا کیا حشر ہو گا۔ جب کہ وہ توبہ بھی نہ کرے اور آپ کی طرف بھی نہ پلٹے؟

ج: تباہی ہے ہر اُس جھوٹے بداعمال شخص کے لئے جس کے سامنے اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔ اور وہ اُن کو سنتا ہے۔ پھر پورے استکبار کے ساتھ اپنے کفر (انکار) پر اس طرح اڑا

Marfat.com

رہتا ہے کہ گویا اس نے ان کو سنا ہی نہیں۔

ایسے شخص کو دردناک عذاب کا مژدہ سنا دو۔

ہماری آیات میں سے کوئی بات جب اس کے علم میں آتی ہے۔ تو وہ اُن کا مذاق بنا لیتا ہے۔

ایسے لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

اُن کے آگے جہنم ہے۔

جو کچھ بھی اُنہوں نے دُنیا میں کمایا ہے۔ اُس میں سے کوئی چیز اُن کے کسی کام نہ آئے گی۔

نہ اُن کے وہ سرپرست ہی اُن کے لئے کچھ کر سکیں گے۔ جنہیں اللہ کو چھوڑ کر اُنہوں نے ولی بنا رکھا ہے۔ اُن کے لئے بڑا عذاب ہے۔

(الجاثیہ ۷ ـ ـ ۱۰)

س : ۱۱۴ — یا اللہ پاک وہ کون سا انسان ہے جسے آپ نے علم کے باوجود گمراہی میں پھینک دیا ؟

ج : (۱) پھر کیا تم نے کبھی اُس شخص کے حال پر بھی غور کیا جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا خدا بنا لیا۔ اور اللہ نے علم کے باوجود اُسے گمراہی میں پھینک دیا۔ اور اس کے دل اور کانوں پر مہر لگا دی۔ اور اُس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔

اللہ کے بعد اب اور کون ہے جو اُسے ہدایت دے ؟

Marfat.com

۳

کیا تم لوگ کوئی سبق نہیں لیتے ؟

(الجاثیہ - ۲۳)

لہ خواہشِ نفس کو خدا بنانے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی اپنی خواہش کا بندہ بن کر رہ جائے - جس کام کو اُس کا دل چاہے اُسے کر گزرے خواہ خدا نے اُسے حرام کیا ہو اور جس کام کو اُس کا دل نہ چاہے اُسے نہ کرے - خواہ خدا نے اُسے فرض کر دیا ہو - جب آدمی اِس طرح کسی کی اطاعت کرنے لگے تو اِس کے معنی یہ ہیں کہ اُس کا معبود خدا نہیں ہے - بلکہ وُہ ہے جس کی وُہ اِس طرح اطاعت کر رہا ہے قطع نظر اِس سے کہ وُہ زبان سے اُس کو اپنا اللہ اور معبود کہتا ہو یا نہ کہتا ہو اور اُس کا بُت بنا کر اُس کی پُوجا کرتا ہو یا نہ کرتا ہو - اِس لئے کہ ایسی بے چون وچرا اطاعت ہی اُس کے معبُود بن جانے کے لئے کافی ہے - اور اِس عملی شرک کے بعد ایک آدمی صرف اِس بنا پر شرک کے جرم سے بَری نہیں ہو سکتا کہ اُس نے اپنے مطاع کو زبان سے معبُود نہیں کہا ہے - اور سجدہ اُس کو نہیں کیا ہے - اِس آیت کی یہ تشریح دُوسرے اکابر مفسّرین نے بھی کی ہے - ابنِ جریر اِس کا مطلب یہ بیان کرتے ہیں کہ "اُس نے اپنی خواہشِ نفس کو معبُود بنا لیا جس چیز کی خواہش اُس کے نفس نے کی اُس کا اِرتکاب کر گزرا - نہ اللہ کے حرام کئے ہوئے کو حرام کیا - نہ اُس کے حلال کئے ہوئے کو حلال کیا" - ابُو بکر جصّاص اِس کے معنی یہ بیان کرتے ہیں کہ "وُہ خواہشِ نفس کا نہایت فرمانبردار ہے - جدھر اُس کا نفس اُسے بلاتا ہے - اُسی طرف وُہ چلا جاتا ہے - گویا کہ وُہ اُس کی بندگی اِس طرح کر رہا ہے

جیسے کوئی شخص اپنے خدا کی بندگی کرے۔"

۱؎ اصل لفظ ہیں: اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ۔ ایک مطلب ان الفاظ کا یہ ہو سکتا ہے کہ وہ شخص عالم ہونے کے باوجود اللہ کی طرف سے گمراہی میں پھینکا گیا کیونکہ وہ خود خواہش نفس کا بندہ بن گیا تھا۔ دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ اللہ نے اپنے اس علم کی بنا پر کہ وہ اپنے نفس کی خواہش کو اپنا خدا بنا بیٹھا ہے۔ اُسے گمراہی میں پھینک دیا۔

۲؎ جس سیاق و سباق میں یہ آیت آئی ہے اس سے یہ بات خود بخود واضح ہو جاتی ہے کہ آخرت کا انکار دراصل وہی لوگ کرتے ہیں جو خواہشاتِ نفس کی بندگی کرنا چاہتے ہیں اور عقیدہ آخرت کو اپنی اس آزادی میں مانع سمجھتے ہیں۔ پھر جب وہ آخرت کا انکار کر دیتے ہیں تو ان کی بندگی نفس اور بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اور وہ اپنی گمراہی میں روز بروز زیادہ ہی بھٹکتے پھرتے ہیں۔ کوئی برائی ایسی نہیں ہوتی جس کے ارتکاب سے وہ باز رہ جائیں۔ کسی کا حق مارنے میں اُنہیں تامل نہیں ہوتا۔ کسی ظلم اور زیادتی کا موقع پانے کے بعد اُن سے یہ توقع ہی نہیں کی جا سکتی کہ وہ اس سے صرف اس لئے رُک جائیں گے کہ حق و انصاف کا کوئی احترام اُن کے دلوں میں ہے۔ جن واقعات کو دیکھ کر کوئی انسان عبرت حاصل کر سکتا ہے۔ وہی واقعات اُن کی آنکھوں کے سامنے بھی آتے ہیں۔ مگر وہ اُلٹا اُن سے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں ٹھیک کر رہے ہیں۔ اور ہمیں یہی کچھ کرنا چاہیئے۔ کوئی کلمۂ نصیحت اُن پر کارگر نہیں ہوتا جو دلیل بھی کسی انسان کو برائی سے روکنے کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ وہ اُن کے

Marfat.com

دِل کو اپیل نہیں کرتی - یہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ عقیدۂ آخرت کا انکار انسانی اخلاق کے لئے تباہ کن ہے - آدمی کو آدمیت کے دائرے میں اگر کوئی چیز رکھ سکتی ہے تو یہی عقیدۂ آخرت ہے -

(تفہیم القرآن جلد چہارم صفحہ ۵۸۹ -- ۵۹۰)

گزشتہ سوال نمبر ۱۱۴ سے پیوستہ :

(۲) بھلا کہیں ایسا ہو سکتا ہے کہ جو اپنے رب کی طرف سے ایک صاف اور صریح ہدایت پر ہو - وہ اُن لوگوں کی طرح ہو جائے جن کے لئے اُن کا بُرا عمل خوشنما بنا دیا گیا اور وہ اپنی خواہشات کے پیرو بن گئے ہیں ؟

(محمدؐ - ۱۴)

(۳) حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ ہدایت واضح ہو جانے کے بعد اُس سے پھر گئے -
اُن کے لئے شیطان نے اِس روش کو سہل بنا دیا ہے اور جھوٹی توقعات کا سلسلہ اُن کے لئے دراز کر رکھا ہے -

(محمدؐ - ۲۵)

س: ۱۱۵ یا اللہ پاک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کس قسم کے انسان تھے ؟

ج: محمدؐ اللہ کے رسول ہیں -
اور جو لوگ اُن کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت اور آپس

Marfat.com

میں رحیم ہیں۔

تم جب دیکھو گے انہیں رکوع و سجود۔ اور اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کی طلب میں مشغول پاؤ گے۔

سجود کے اثرات ان کے چہروں پر موجود ہیں۔ جن سے وہ الگ پہچانے جاتے ہیں۔

یہ ہے ان کی صفت توراۃ میں۔

اور انجیل میں ان کی مثال یوں دی گئی ہے کہ گویا ایک کھیتی ہے۔ جس نے پہلے کونپل نکالی۔

پھر اس کو تقویت دی۔ پھر وہ گدرائی۔ پھر اپنے تنے پر کھڑی ہو گئی۔

کاشت کرنے والوں کو وہ خوش کرتی ہے تاکہ کفار ان کے پھلنے پھولنے پر جلیں۔

اس گروہ کے لوگ جو ایمان لائے ہیں۔ اور جنہوں نے نیک عمل کئے ہیں۔

اللہ نے ان سے مغفرت اور بڑے اجر کا وعدہ فرمایا ہے۔

(الفتح - ۲۹)

س: ۱۱۶ یا اللہ پاک معاشرے میں امن و سکون پیدا کرتے کے لئے اخلاق فاضلہ کی چند خصوصیتیں ہمیں بتا دیجئے تاکہ ان پر عمل

Marfat.com

کر کے ہم اپنی عاقبت سدھار سکیں ؟

ج: اے لوگو جو ایمان لائے ہو :

نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں - ہو سکتا ہے کہ وہ اُن سے بہتر ہوں -

اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں - ہو سکتا ہے کہ وہ اُن سے بہتر ہوں -

آپس میں ایک دوسرے پر طعن نہ کرو -

نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو -

ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا بہت بری بات ہے -

جو لوگ اس روش سے باز نہ آئیں وہی ظالم ہیں -

اے لوگو جو ایمان لائے ہو :

بہت گمان کرنے سے پرہیز کرو - کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں -

تجسس نہ کرو -

اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے - کیا تمہارے اندر کوئی ایسا ہے -

جو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے

دیکھو تم خود اس سے گھن کھاتے ہو -

Marfat.com

اللہ سے ڈرو - اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے

(الحجرات ۱۱ - ۱۲)

س: ۱۱۷ یا اللہ پاک آپ نے تمام انسانوں کو حضرت آدم علیہ السّلام کی اولاد سے پیدا کیا - اُن میں کچھ خوشحال اور کچھ مفلوک الحال ہیں - اور کچھ جاہل اور کچھ عالم ہیں - غرض ہر رنگ کا انسان دُنیا میں موجود ہے - لیکن ہر انسان یہ کہتا ہے کہ جو زیادہ دولت مند ہے - وہ زیادہ عزّت والا ہے - آپ ہمیں عزّت کا وہ معیار بتا دیجئے - جو آپ کے دربار میں مقبول ہو؟

ج: لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا -

اور پھر تمہاری قومیں اور برادریاں بنادیں - تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو -

درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزّت والا وہ ہے -

جو تمہارے اندر سب سے زیادہ پرہیزگار ہے - [1]

یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے -

(الحجرات - ۱۳)

---

[1] فتح مکہ کے موقع پر طواف کعبہ کے بعد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے جو تقریر

فرمائی تھی۔ اس میں فرمایا:

"شکر ہے اس خدا کا جس نے تم سے جاہلیت کا عیب اور اس کا تکبر دور کر دیا۔ لوگو! تمام انسان بس دو ہی حصوں میں تقسیم ہوتے ہیں۔ ایک نیک اور پرہیزگار جو اللہ کی نگاہ میں عزت والا ہے۔ دوسرا فاجر اور شقی جو اللہ کی نگاہ میں ذلیل ہے۔ ورنہ سارے انسان آدم کی اولاد ہیں۔ اور اللہ نے آدم کو مٹی سے پیدا کیا تھا۔"

حجۃ الوداع کے موقع پر ایام تشریق کے وسط میں آپؐ نے ایک تقریر کی۔ اور اس میں فرمایا:

"لوگو! خبردار رہو۔ تم سب کا خدا ایک ہے۔ کسی عرب کو کسی عجمی پر۔ اور عجمی کو کسی عرب پر۔ اور کسی گورے کو کسی کالے پر۔ اور کسی کالے کو کسی گورے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے۔ مگر تقوے کے اعتبار سے اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔

بتاؤ۔ میں نے تمہیں بات پہنچادی؟ لوگوں نے عرض کیا! "ہاں یارسول اللہ"

فرمایا! "اچھا تو جو موجود ہے۔ وہ ان لوگوں تک یہ بات پہنچادے جو موجود نہیں ہیں۔"

س: ۱۱۸ یا اللہ پاک انسان جب گناہ کرتا ہے تو یہ سوچتا ہے کہ اللہ پاک کو اس کی خبر نہیں ہوگی۔ کیونکہ میں نے اسے چھپ

Marfat.com

کر کیا ہے۔ کیا اس کا یہ گمان اس کے لئے کسی حال میں بھی نافع ہے؟

ج: ہم نے انسان کو پیدا کیا۔ اور اس کے دل میں ابھرنے والے وسوسوں تک کو ہم جانتے ہیں۔
ہم اس کی رگِ گردن سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔
(اور ہمارے اس براہ راست علم کے علاوہ) دو کاتب اس کے دائیں بائیں بیٹھے ہر چیز ثبت کر رہے ہیں۔ کوئی لفظ اس کی زبان سے نہیں نکلتا جسے محفوظ کرنے کے لئے ایک حاضر باش نگراں موجود نہ ہو۔

(قٓ ۱۶ - ۱۸)

س: ۱۱۹ یا اللہ پاک انسان کا مقصدِ حیات کیا ہے۔ (اسے آپ نے کس مقصد کی تکمیل کے لئے پیدا کیا ہے؟)

ج: میں نے جنّ اور انسانوں کو اس کے سوا کسی کام کے لئے پیدا نہیں کیا کہ وہ میری بندگی کریں۔
میں ان سے کوئی رزق نہیں چاہتا۔ اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں۔
اللہ تو خود ہی رزّاق ہے۔ بڑی قوّت والا اور زبردست

(الذّٰریٰت - ۵۸)

س: ۱۲۰ یا اللہ پاک جو لوگ آپ کے باغی ہیں۔ اور جنہوں نے دین

Marfat.com

کو مذاق بنا رکھا ہے۔ قیامت کے دن اُن سے کیسا سلوک
کیا جائے گا

ج: تباہی ہے اس روز اُن جھٹلانے والوں کے لئے۔ جو
آج کھیل کے طور پر اپنی حجّت بازیوں میں لگے ہوئے ہیں۔
جس دن اُنہیں دھکّے مار مار کر نارِ جہنّم کی طرف لے چلایا جائے
گا۔ اُس وقت اُن سے کہا جائے گا کہ "یہ وہی آگ ہے جسے
تم جھٹلایا کرتے تھے۔ اب بتاؤ یہ جادو ہے یا نہیں۔ سوجھ
نہیں رہا ہے؟
جاؤ اب جھلسو اس کے اندر۔
تم خواہ صبر کرو یا نہ کرو۔ تمہارے لئے یکساں ہے۔
تمہیں ویسا ہی بدلہ دیا جا رہا ہے۔ جیسے تم عمل کر رہے
تھے۔

(الطّور ۱۱ - ۱۶)

س: یا اللہ پاک انسان قیامت کے روز اپنی قبروں سے
۱۲۱ نکل کر کہاں جائیں گے؟

ج: جس روز پکارنے والا ایک سخت ناگوار چیز کی طرف
پکارے گا۔
لوگ سہمی ہوئی نگاہوں کے ساتھ اپنی قبروں سے اس
طرح نکلیں گے۔

Marfat.com

گویا وہ بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں۔
پکارنے والے کی طرف دوڑے جا رہے ہوں گے۔
اور وُہی منکرین (جو دُنیا میں اس کا انکار کرتے تھے)
اُس وقت کہیں گے۔ کہ یہ دن تو بڑا کٹھن ہے۔
(القمر ۶ - ۸)

س: ۱۲۲ — یا اللہ پاک حشر کے روز انسان کتنے گروہوں میں تقسیم کر دیئے جائیں گے؟

ج: تم لوگ اُس وقت تین گروہوں میں تقسیم ہو جاؤ گے۔
دائیں بازو والے: سو دائیں بازو والوں (کی خوش نصیبی) کا کیا کہنا۔
اور بائیں بازو والے: تو بائیں بازو والوں (کی بدنصیبی) کا کیا ٹھکانا۔
اور آگے والے تو پھر آگے والے[1] ہی ہیں۔ وُہی تو مقرب لوگ ہیں۔ نعمت بھری جنتوں میں رہیں گے۔ اگلوں میں سے بہت ہوں گے اور پچھلوں میں سے کم۔
(الواقعہ ۷ - ۱۵)

---

[1] وہ لوگ جو نیکی اور حق پرستی میں سب پر سبقت لے گئے۔ حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے پوچھا:

Marfat.com

"جانتے ہو قیامت کے روز کون لوگ سب سے پہلے پہنچ کر اللہ کے سایہ میں جگہ پائیں گے۔"

لوگوں نے عرض کیا! اللہ اور اللہ کا رسول ہی زیادہ جانتا ہے۔

فرمایا:

"وہ جن کا حال یہ تھا کہ جب اُن کے آگے حق پیش کیا گیا۔ اُنہوں نے قبول کر لیا۔

جب اُن سے حق مانگا گیا۔ اُنہوں نے ادا کر دیا۔

اور دوسروں کے معاملے میں اُن کا فیصلہ وُہی کچھ تھا۔ جو خود اپنی ذات کے معاملہ میں تھا۔

(تفہیم القرآن جلد پنجم صفحہ ۲۷۸)

س: ۱۲۳ یا اللہ پاک کیا آپ کے کلام پاک (قرآن مجید) کو چھونے کے لئے کوئی شرط ہے؟

ج: پس نہیں۔ میں قسم کھاتا ہوں تاروں کے مواقع کی۔

اور اگر تم سمجھو تو یہ بہت بڑی قسم ہے کہ یہ ایک بلند پایہ قرآن ہے۔

ایک محفوظ کتاب میں ثبت۔

جسے مطہرین کے سوا کوئی چھو نہیں سکتا۔

یہ رب العالمین کا نازل کردہ ہے۔

پھر کیا اس کلام کے ساتھ تم بے اعتنائی برتتے ہو۔

Marfat.com

اور اس نعمت میں اپنا حصہ تم نے یہ رکھا ہے کہ اسے جھٹلاتے ہو؟

(الواقعہ ۷۵ - ۸۲)

س: ۱۲۴ یا اللہ پاک آج کا انسان اپنے دنیاوی اور سائنسی علم کے زعم میں یہ گمان کرتا ہے کہ وہ ایک نہ ایک موت پر کنٹرول کر لے گا۔ اس کا یہ زعم کیسا ہے؟

ج: اب اگر تم کسی کے محکوم نہیں ہو۔ اور اپنے خیال میں سچے ہو۔ تو جب مرنے والے کی جان حلق تک پہنچ چکی ہوتی ہے اور تم آنکھوں دیکھ رہے ہوتے ہو کہ وہ مر رہا ہے۔

اس وقت اس کی نکلتی ہوئی جان کو واپس کیوں نہیں لے آتے؟

اس وقت تمہاری بہ نسبت ہم اس کے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔

مگر تم کو نظر نہیں آتے۔

(الواقعہ ۸۳ - ۸۵)

س: ۱۲۵ یا اللہ پاک بے شک دنیا کی یہ زندگی چند روزہ ہے۔ مگر اس سے بہتر کی طرف کیسے قدم اٹھایا جائے؟

ج: دنیا کی زندگی ایک دھوکے کی ٹٹی کے سوا کچھ نہیں۔ دوڑو۔ اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش

Marfat.com

کرو۔ اپنے ربّ کی مغفرت اور اس جنّت کی طرف جس کی وسعت
آسمان و زمین جیسی ہے۔
جو مہیا کی گئی ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ اور اس کے
رسولوں پر ایمان لائے ہوں۔
یہ اللہ کا فضل ہے۔ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ اور
اللہ بڑے فضل والا ہے۔

(الحدید ۱۹ - ۲۱)

س: ۱۲۶ یا اللہ پاک کیا فخر کرنے والے بھی آپ کے پسندیدہ انسان
ہو سکتے ہیں ؟

ج: اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو اپنے آپ کو بڑی چیز
سمجھتے ہیں۔
اور فخر جتاتے ہیں۔

(الحدید - ۲۳)

س: ۱۲۷ یا اللہ پاک اگر دنیا "آج" ہے اور آخرت "کل" - تو کل کے
لئے انسان کو کیا کرنا چاہیئے ؟

ج: اے لوگو ! جو ایمان لائے ہو۔ اللہ سے ڈرو۔
اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اس نے کل کے لئے کیا سامان
کیا ہے۔
اللہ سے ڈرتے رہو۔ اللہ یقیناً تمہارے ان سب اعمال

Marfat.com

سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔

اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو اللہ کو بھول گئے۔ تو اللہ نے انہیں خود اپنا نفس بھلا دیا۔

یہی لوگ فاسق ہیں۔

دوزخ میں جانے والے اور جنّت میں جانے والے کبھی یکساں نہیں ہو سکتے۔

جنّت میں جانے والے ہی اصل میں کامیاب ہیں۔

(الحشر ۱۸ - ۲۰)

س: ۱۲۸ یا اللہ پاک کیا قیامت کے دن انسانی رشتہ داریاں بھی ایک دوسرے کے کام آئیں گی؟

ج: قیامت کے روز نہ تمہاری رشتہ داریاں کسی کام آئیں گی نہ تمہاری اولاد۔

اُس روز اللہ تمہارے درمیان جدائی[1] ڈال دے گا۔

اور وہ تمہارے اعمال کا دیکھنے والا ہے۔

(الممتحنہ - ۳)

---

[1] یعنی دُنیا کے تمام رشتے۔ تعلّقات اور رابطے وہاں توڑ دئے جائیں گے جتھوں اور پارٹیوں اور خاندانوں کی شکل میں لوگوں کا محاسبہ نہ ہو گا۔ بلکہ ایک ایک فرد اپنی ذاتی حیثیت میں پیش ہو گا۔ اور ہر ایک کو اپنا ہی حساب

Marfat.com

دنیا پڑے گا۔ اس لئے دنیا میں کسی شخص کو بھی کسی قرابت یا دوستی یا جتھہ بندی
کی خاطر کوئی ناجائز کام نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اپنے کئے کی سزا اس کو خود ہی
بھگتنی ہوگی۔
اس کی ذاتی ذمہ داری میں کوئی دوسرا شریک نہ ہوگا۔
(تفہیم القرآن جلد پنجم صفحہ ۴۲۵)

س: ۱۲۹ یا اللہ پاک انسان کو عذاب الیم سے بچانے والی تجارت
کون سی ہے ؟

ج: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ میں بتاؤں تم کو وہ تجارت
جو تمہیں عذاب الیم سے بچا دے ؟
ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر۔
اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں سے اور اپنی
جانوں سے۔
یہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔
اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔
اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے
نہریں بہتی ہوں گی۔
اور ابدی قیام کی جنتوں میں بہترین گھر تمہیں عطا
فرمائے گا۔
یہ ہے بڑی کامیابی۔

Marfat.com

(الصف ۱۰ - ۱۲)

س: ۱۳۰ یا اللہ پاک وہ بدبخت لوگ کون تھے جن کے متعلق آپ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا تھا کہ اے نبی! آپ کی دعا کے باوجود بھی ان کی مغفرت نہ ہوگی؟

ج: اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ تاکہ اللہ کا رسول تمہارے لئے مغفرت کی دعا کرے۔

تو سر جھٹکتے ہیں۔ اور تم دیکھو گے کہ وہ بڑے گھمنڈ کے ساتھ آنے سے رکتے ہیں۔

اے نبی! تم چاہے ان کے لئے مغفرت کی دعا کرو یا نہ کرو۔

ان کے لئے یکساں ہے۔

اللہ ہرگز انہیں معاف نہیں کرے گا۔

اللہ فاسق لوگوں کو ہرگز ہدایت نہیں دیتا۔

(المنٰفقون ۵ - ۶)

لہ یہ بات سورۂ توبہ میں (جو منافقین کے تین سال بعد نازل ہوئی تھی) اور زیادہ تاکید کے ساتھ فرمادی گئی۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے منافقین کے متعلق فرمایا کہ "تم چاہے ان کے لئے استغفار کرو یا نہ کرو۔ اگر تم ستر مرتبہ بھی ان کے لئے دعائے مغفرت کروگے تو اللہ ان کو

Marfat.com

ہرگز معاف نہ کرے گا - یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے - اور اللہ فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔" (التوبہ - ۸۰)

پھر آگے چل کر فرمایا: "اگر ان میں سے کوئی مر جائے تو اس کی نماز جنازہ کبھی نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔

ان لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول سے کفر کیا ہے - اور یہ فاسق ہونے کی حالت میں مرے ہیں۔" (التوبہ - ۸۴)

۲؎ اس آیت میں دو مضمون بیان کئے گئے ہیں - ایک یہ کہ دعائے مغفرت صرف ہدایت یافتہ لوگوں ہی کے حق میں مفید ہوسکتی ہے - جو شخص ہدایت سے پھر گیا ہو اور جس نے اطاعت کی بجائے فسق و نافرمانی کی راہ اختیار کرلی ہو - اس کے لئے کوئی عام آدمی تو درکنار خود اللہ کا رسول بھی مغفرت کی دعا کرے تو اسے معاف نہیں کیا جا سکتا - دوسرے یہ کہ ایسے لوگوں کو ہدایت بخشنا اللہ کا طریقہ نہیں ہے جو اس کی ہدایت کے طالب نہ ہوں - اگر ایک بندہ خود اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے منہ موڑ رہا ہو - بلکہ ہدایت کی طرف اسے بلایا جائے تو سر جھٹک کر غرور کے ساتھ اس دعوت کو رد کردے - تو اللہ کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ اس کے پیچھے پیچھے اپنی ہدایت لئے پھرے - اور خوشامد کرکے اسے راہ راست پر لائے -

(تفہیم القرآن جلد پنجم صفحہ ۵۲۰)

س: ۱۳۱ یا اللہ پاک انسان عام طور پر موت کے وقت زندگی کی مہلت کیوں مانگتا ہے؟

ج: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو - تمہارے مال اور تمہاری

اَولادیں تم کو اللہ کی یاد سے غافل نہ کردیں۔
جو لوگ ایسا کریں گے وہی خسارے میں رہنے والے ہیں۔
جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے۔ اس میں سے خرچ کرو۔
قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کی موت کا وقت آجائے۔
اور اس وقت وہ کہے کہ :
"اے میرے ربّ ! کیوں نہ تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت اور دے دی کہ میں صدقہ دیتا اور صالح لوگوں میں شامل ہو جاتا"۔
حالانکہ جب کسی کی مہلتِ عمل پوری ہونے کا وقت آ جاتا ہے۔
تو اللہ اس کو ہرگز مزید مہلت نہیں دیتا۔
اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔
(اَلمُنٰفِقُوْن ۹ - ۱۱)

س : ۱۳۲ یا اللہ پاک انسان کو اپنے بیوی بچے بہت عزیز ہوتے ہیں۔ اور ان کی خاطر وہ سب مصیبتیں برداشت کرتا ہے۔ کیا ان سے اس کو کوئی خطرہ بھی ہو سکتا ہے۔ کیا یہ اس کے دشمن بھی ہو سکتے ہیں۔ حالانکہ دنیاوی محبت کی ان میں کمی نہیں ہوتی ؟

ج : اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں۔ ان سے ہوشیار رہو۔

Marfat.com

اور اگر تم عفو و درگزر سے کام لو۔ اور معاف کر دو۔
تو اللہ غفور و رحیم ہے۔
تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو ایک آزمائش ہیں۔
اور اللہ ہی ہے جس کے پاس بڑا اجر ہے۔
(التغابن ۱۴ - ۱۵)

لہ دنیوی لحاظ سے اگرچہ یہ لوگ وہ ہیں جو انسان کو سب سے زیادہ عزیز ہوتے ہیں۔ لیکن دین کے لحاظ سے یہ تمہارے دشمن ہیں اگر تمہیں نیکی سے روکیں۔ بدی کی طرف مائل کریں۔ اور دینی پابندیوں کو توڑنے کی کوشش کریں۔ اور انسان کو گمراہی، ظلم، رشوت اور عداوت کی طرف لے جائیں۔ تو یہ سب سے بڑے دشمن ثابت ہوں گے۔

س: ۱۳۳ یا اللہ پاک بعض اوقات ناسازگار حالات کی وجہ سے انسان سخت پریشان ہو جاتا ہے۔ وہ ان مشکلات سے نجات کیسے حاصل کرے؟

ج: یہ باتیں ہیں جن کی تم لوگوں کو نصیحت کی جاتی ہے:
ہر اس شخص کو جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو
جو کوئی اللہ سے ڈرتے ہوئے کام کرے گا۔
اللہ اس کے لئے مشکلات سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا۔

Marfat.com

اور اُسے ایسے راستے سے رزق دے گا جدھر اُس کا گمان بھی نہ جاتا ہو۔

جو اللہ پر بھروسہ کرے اُس کے لئے وُہ کافی ہے۔
اللہ اپنا کام پُورا کر کے رہتا ہے۔
اللہ نے ہر چیز کے لئے ایک تقدیر مُقرّر کر رکھی ہے۔

(الطلاق ۲ - ۳)

س: ۱۳۴ یا اللہ پاک انسان عمُوماً خوُد تو نماز پڑھتا ہے۔ اور دُوسرے نیک کام بھی کر لیتا ہے۔ لیکن اپنے اہل وعیال کو اِن کی پابندی کے لئے اوّل تو کہتا ہی نہیں ہے۔ اور اگر کبھی کُچھ بھی دیتا ہے۔ تو بس رواجی طور پر کہتا ہے۔ اُن پر سختی نہیں کرتا۔ کیا اُس کا یہ رویّہ دُرست ہے؟

ج: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اُس آگ سے جس کا ایندھن انسان[1] اور پتھر ہوں گے۔ جس پر نہایت تُند خُو اور سخت گیر فرشتے مُقرّر ہوں گے۔ جو کبھی اللہ کے حُکم کی نافرمانی نہیں کرتے۔
اور جو حُکم بھی اُنہیں دیا جاتا ہے۔ اُسے بجا لاتے ہیں۔

(التحریم - ۶)

---

[1] یہ آیت بتاتی ہے کہ ایک شخص کی ذِمّہ داری صِرف اپنی ذات ہی کو خُدا کے عذاب

Marfat.com

سے بچانے کی کوشش تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ اس کا کام یہ بھی ہے کہ نظام فطرت نے جس خاندان کی سربراہی کا بار اس پر ڈالا ہے اس کو بھی وہ اپنی حد استطاعت تک ایسی تعلیم و تربیت دے۔ جس سے وہ خدا کے پسندیدہ انسان بنیں۔ اور اگر وہ جہنم کی راہ پر جا رہے ہوں۔ تو جہاں تک بھی اس کے بس میں ہو ان کو اس سے روکنے کی کوشش کرے۔ اس کو صرف یہی فکر نہیں ہونی چاہیئے کہ اس کے بال بچے دنیا میں خوشحال ہوں۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اسے یہ فکر ہونی چاہیئے کہ وہ آخرت میں جہنم کا ایندھن نہ بنیں۔ بخاری میں حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم میں سے ہر ایک راعی ہے۔ اور ہر ایک اپنی رعیت کے معاملہ میں جوابدہ ہے۔ حکمران راعی ہے اور وہ اپنی رعیت کے معاملہ میں جوابدہ ہے۔ مرد اپنے گھر والوں کا راعی ہے۔ اور وہ ان کے بارے میں جوابدہ ہے۔ اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور بچوں کی راعی ہے۔ اور وہ ان کے بارے میں جوابدہ ہے"

(تفہیم القرآن جلد ششم صفحہ ۲۹-۳۰)

س: ۱۳۵ یا اللہ پاک انسان کی موت و حیات میں اس کے لئے کون سا پیغام مخفی ہے؟

ج: نہایت بزرگ و برتر ہے وہ جس کے ہاتھ میں کائنات کی سلطنت ہے۔

اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

Marfat.com

جس نے موت اور زندگی کو ایجاد کیا۔ تاکہ تم لوگوں کو آزما کر دیکھے۔

کہ تم میں سے کون بہتر عمل کرنے والا ہے۔
وُہ زبردست بھی ہے۔ اور درگزر فرمانے والا بھی۔

(الملک ۱ - ۲)

س: ۱۳۶ یا اللہ پاک حشر کے روز انسان کو اُس کا نامۂ اعمال کس طرح ملے گا۔ اور اُسے دیکھ کر اُس کی کیفیت کیا ہو گی؟

ج: اُس وقت جس کا نامۂ اعمال اُس کے سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

وُہ کہے گا:

" لو دیکھو۔ پڑھو۔ میرا نامۂ اعمال۔ میں سمجھتا تھا کہ مجھے ضرور اپنا حساب ملنے والا ہے "۔

پس وُہ دِل پسند عیش میں ہو گا۔ عالی مقام جنّت میں۔ جس کے پھلوں کے گچھے جھکے پڑ رہے ہوں گے۔ (ایسے لوگوں سے کہا جائے گا) مزے سے کھاؤ اور پیئو۔ اپنے اُن اعمال کے بدلے جو تم نے گزرے ہوئے دِنوں میں کئے ہیں۔

اور جس کا نامۂ اعمال اُس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔
وُہ کہے گا:

" کاش میرا نامۂ اعمال مجھے نہ دیا گیا ہوتا۔ اور میں نہ جانتا کہ

میرا حساب کیا ہے۔ کاش میری وُہی موت (جو دُنیا میں آئی تھی) فیصلہ کُن ہوتی۔

آج میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا۔ میرا سارا اقتدار ختم ہو گیا"۔

(حکم ہو گا) پکڑو اِسے اور اِس کی گردن میں طوق ڈال دو۔ پھر اِسے جہنّم میں جھونک دو۔ پھر اِس کو ستّر ہاتھ لمبی زنجیر میں جکڑ دو۔ یہ نہ اللہ بزرگ و برتر پر ایمان لاتا تھا۔ اور نہ مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتا تھا۔ لہٰذا آج نہ یہاں اُس کا کوئی یار غم خوار ہے اور نہ زخموں کے دھووَن کے سِوا اُس کے لئے کوئی کھانا۔

جسے خطا کاروں کے سِوا کوئی نہیں کھاتا۔

(الحاقہ ۱۹ - ۳۷)

س: یا اللہ پاک کیا کچھ جن مُسلمان بھی ہیں؟

ج: ۱۳۷ اے نبیؐ! کہو میری طرف وحی بھیجی گئی ہے کہ جنّوں کے ایک گروہ نے غور سے سُنا پھر (جاکر) اپنی قوم کے لوگوں سے کہا:

(۱) "ہم نے ایک بڑا ہی عجیب قرآن سُنا ہے جو راہِ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

اِس لئے ہم اُس پر ایمان لے آئے ہیں۔ اور اب ہم ہرگز

Marfat.com

اپنے ربّ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے۔

(الجنّ ۱ - ۲)

(۲) اور یہ کہ" ہم میں سے کچھ مسلم (اللہ کے اطاعت گزار) ہیں - اور کچھ حق سے منحرف - تو جنہوں نے اسلام (اطاعت کا راستہ) اختیار کر لیا - انہوں نے نجات کی راہ ڈھونڈ لی - اور جو حق سے منحرف ہیں - وہ جہنّم کا ایندھن بننے والے ہیں"

(الجنّ ۱۴ - ۱۵)

س: ۱۳۸ یا اللہ پاک کیا آپ نے کسی کو غیب کا علم بھی دیا ہے - کیونکہ کئی انسان اس کے جاننے کا دعوے کرتے ہیں ؟

ج: وہ عالم الغیب ہے -
اپنے غیب پر کسی کو مطلّع نہیں کرتا -[۱]
سوائے اس رسول کے جسے اس نے (غیب کا کوئی علم دینے کے لئے) پسند کر لیا ہو -[۲]
تو اس کے آگے اور پیچھے وہ محافظ لگا دیتا ہے -
تاکہ وہ جان لے کہ انہوں نے اپنے ربّ کے پیغامات پہنچا دئے -
اور وہ ان کے پورے ماحول کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور
ایک ایک چیز کو اس نے گن رکھا ہے -[۳]

(الجنّ ۲۶ - ۲۸)

لہ یعنی غیب کا پورا علم اللہ تعالےٰ کے لئے مخصوص ہے - اور یہ مکمّل علم غیب وہ کسی کو بھی نہیں دیتا -

لہ یعنی رسُول بجائے خود عالم الغیب نہیں ہوتا - بلکہ اللہ تعالےٰ جب اُس کو رسالت کا فریضہ انجام دینے کے لئے منتخب فرماتا ہے - تو غیب کے حقائق میں سے جن چیزوں کا علم وہ چاہتا ہے اُسے عطا فرما دیتا ہے -

لہ یعنی رسُول پر بھی اور فرشتوں پر بھی اللہ تعالےٰ کی قدرت اِس طرح مُحیط ہے کہ اگر وہ بال برابر بھی اُس کی مرضی کے خلاف جُنبش کریں - تو فوراً گرفت میں آجائیں - اور جو پیغامات اللہ تعالےٰ بھیجتا ہے اُن کا حرف حرف گِنا ہوا ہے - رسُولوں اور فرشتوں کی یہ مجال نہیں ہے کہ اُن میں ایک حرف کی کمی بیشی بھی کر سکیں -

(تفہیم القرآن جلد ششم صفحہ ۱۲۱ - ۱۲۳)

س: ۱۳۹ یا اللہ پاک اپنے نفس پر قابو پانے کا کوئی کارگر طریقہ بتا دیجئے ؟

ج: درحقیقت رات کا اُٹھنا نفس پر قابو پانے کے لئے بہت کارگر اور قرآن ٹھیک پڑھنے کے لئے زیادہ موزوں ہے -

(المزمّل ۶ - ۷)

Marfat.com

س : یا اللہ پاک قرآن مجید میں دوزخ کا ذکر کیوں کیا گیا ہے ؟
۱۴۰
ج : اور اس دوزخ کا ذکر اس کے سوا کسی غرض کے لئے نہیں کیا گیا ہے۔
کہ لوگوں کو اس سے نصیحت ہو۔
(المدّثر - ۳۱)

س : یا اللہ پاک حشر کے میدان میں انسانوں کے چہروں کی کیفیت کیسی ہو گی ؟
۱۴۱
ج : اس روز کچھ چہرے تر و تازہ ہوں گے۔ اپنے ربّ کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔
اور کچھ چہرے اُداس ہوں گے۔ اور سمجھ رہے ہوں گے کہ ان کے ساتھ کمر توڑ برتاؤ ہونے والا ہے۔
(القیٰمۃ ۲۲ - ۲۵)

س : یا اللہ پاک انسان کے لئے جنّت میں کھانے پینے اور لوازماتِ زندگی کی سب آسائشوں کے علاوہ کوئی ایسی نعمت بھی ہو گی۔ جس کا تعلق اس کے ذوقِ لطیف سے ہو گا ؟
۱۴۲
ج : وہاں کوئی لغو اور جھوٹی بات وہ نہ سنیں گے۔
(النبا - ۳۵)

س : یا اللہ پاک جنّت میں نیک اعمال کی صرف جزاء ہی ملے گی یا کچھ اور بھی ہو گا ؟
۱۴۳

Marfat.com

ج: جزاء اور کافی انعام تمہارے ربّ کی طرف سے۔

(اَلنّبا - ۳۶)

س: ۱۴۴ یا اللہ پاک کیا حشر کے دن آپ کے سامنے کسی کو گفتگو کی اجازت ہو گی؟

ج: جس روز رُوح اور ملائکہ صف بستہ کھڑے ہوں گے۔ کوئی نہ بولے گا۔

سوائے اِس کے جسے رحمٰن اجازت دے۔ اور جو ٹھیک بات کہے۔[۱]

(اَلنّبا - ۳۸)

---

[۱] بولنے سے مُراد شفاعت ہے۔ اور فرمایا گیا ہے کہ وُہ صِرف دو شرطوں کے ساتھ مُمکن ہو گی۔ ایک شرط یہ کہ جس شخص کو جس گنہگار کے حق میں شفاعت کی اجازت اللہ تعالےٰ کی طرف سے مِلے گی۔ صِرف وُہی شخص اُس کے حق میں شفاعت کر سکے گا۔ دُوسری شرط یہ ہے کہ شفاعت کرنے والا بجا اور درُست بات کہے بے جا نوعیّت کی سِفارش نہ کرے۔ اور جس کے مُعاملے میں وُہ سِفارش کر رہا ہو وُہ دُنیا میں کم از کم کلمۂ حق کا قائل رہا ہو۔ یعنی محض گناہگار ہو کافر نہ ہو۔

(تفہیم القرآن جلد ششم صفحہ ۲۳۲)

س: ۱۴۵ یا اللہ پاک آخرت پر دُنیا کی زندگی کو ترجیح دینے والے کا کیا حشر ہو گا؟

Marfat.com

ج : جس نے سرکشی کی تھی اور دُنیا کی زندگی کو ترجیح دی تھی۔
دوزخ ہی اُس کا ٹھکانہ ہوگی۔
(النّٰزِعٰت ۳۷-۳۹)

س : یا اللہ پاک کیا قیامت کے دن رشتہ دار ایک دوسرے سے
۱۴۶
ہمدردی کا اظہار کریں گے ؟

ج : آخر کار جب وہ کان بہرے کر دینے والی آواز بلند ہوگی۔
اُس روز آدمی اپنے بھائی اور اپنی ماں اور اپنے باپ اور
اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا۔[1]
اُن میں سے ہر شخص پر اُس دن ایسا وقت آپڑے گا کہ
اُسے اپنے سوا کسی کا ہوش نہ ہوگا۔
کچھ چہرے اُس روز دمک رہے ہوں گے۔ ہشاش بشاش
اور خوش و خرم ہوں گے۔
اور کچھ چہروں پر اُس روز خاک اڑ رہی ہوگی اور کلونس
چھائی ہوئی ہوگی۔
یہی کافر و فاجر لوگ ہوں گے۔
(عَبَسَ ۳۳-۴۲)

---

[1] بھاگنے کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے اُن عزیزوں کو جو دُنیا میں اُسے سب سے پیارے تھے مصیبت میں مبتلا دیکھ کر بجائے اس کے کہ اُن

کی مدد کو دوڑے - اُلٹا اُن سے بھاگے گا کہ کہیں وہ اُسے مدد کے لئے پکار نہ بیٹھیں اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ دُنیا میں خدا سے بے خوف اور آخرت سے غافل ہو کر جس طرح یہ سب ایک دوسرے کی خاطر گناہ اور ایک دوسرے کو گمراہ کرتے رہے اُس کے بُرے نتائج سامنے آتے دیکھ کر اُن میں سے ہر ایک دوسرے سے بھاگے گا۔ کہ کہیں وہ اپنی گمراہیوں اور گناہ گاریوں کی ذمہ داری اُس پر نہ ڈالنے لگے۔ بھائی کو بھائی سے' اولاد کو ماں باپ سے' اور شوہر کو بیوی سے اور ماں باپ کو اولاد سے خطرہ ہوگا کہ یہ کم بخت اب ہمارے خلاف مقدمے کے گواہ بننے والے ہیں۔

(تفہیم القرآن جلد ششم صفحہ ۲۵۹--۲۶۰)

س: ۱۴۷ یا اللہ پاک تجارت پیشہ لوگوں میں سے کون کون سخت گھاٹے میں ہیں؟

ج: تباہی ہے ڈنڈی مارنے والوں کے لئے۔

جن کا حال یہ ہے کہ جب لوگوں سے لیتے ہیں۔ تو پورا پورا لیتے ہیں۔

اور جب اُن کو ناپ کر، تول کر دیتے ہیں تو اُنہیں گھاٹا دیتے ہیں۔

کیا یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ ایک بڑے دن یہ اُٹھا کر لائے جانے والے ہیں؟

اُس وقت جبکہ سب لوگ ربّ العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

Marfat.com

(المطفّفین ۱ - ۲)

س: یا اللہ پاک فلاح پانے والے انسان کون ہیں ؟
۱۴۸

ج: فلاح پا گیا وہ جس نے پاکیزگی اختیار کی -
اور اپنے ربّ کا نام یاد کیا -
پھر نماز پڑھی -
مگر تم لوگ دُنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو -
حالانکہ آخرت بہتر ہے - اور باقی رہنے والی ہے -

(الاعلیٰ ۱۴ - ۱۷)

س: یا اللہ پاک وہ کون سی بات ہے جو نیک انسان سے
۱۴۹
موت کے وقت بھی کہی جائے گی - قیامت کے روز جب وہ دوبارہ اُٹھ کر میدانِ حشر کی طرف چلے گا - اس وقت بھی کہی جائے گی - اور جب اللہ کی عدالت میں پیشی کا موقع آئے گا - اس وقت بھی کہی جائے گی - تاکہ ہر مرحلے پر اُسے اطمینان دلایا جائے کہ وہ اللہ کی رحمت کی طرف جا رہا ہے ؟

ج: اے نفسِ مطمئن چل اپنے ربّ کی طرف -
اس حال میں کہ تو (اپنے انجام نیک سے) خوش (اور اپنے ربّ کے نزدیک) پسندیدہ ہے -
شامل ہو جا میرے (نیک) بندوں میں - داخل ہو جا میری جنّت میں -

(الفجر ۲۷ - ۳۰)

س: ۱۵۰ یا اللہ پاک کیا مشقت کے بغیر انسان زندگی میں کامیاب ہو سکتا ہے؟

ج: درحقیقت ہم نے انسان کو مشقت[1] میں پیدا کیا۔

(البلد - ۴)

---

[1] اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان دنیا میں مزے کرنے اور چین کی بنسری بجانے کے لئے پیدا نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ اس کے لئے یہ دنیا محنت اور مشقت اور سختیاں جھیلنے کی جگہ ہے۔ اور کوئی انسان بھی اس حالت سے گزرے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ہر انسان کی زندگی ماں کے پیٹ میں نطفہ قرار پانے کے بعد سے لے کر موت کے آخری سانس تک اس بات پر گواہ ہے کہ اس کو قدم قدم پر تکلیف، مشقت، محنت، خطرات اور شدائد کے مرحلوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ انسان پیدا ہی مشقت میں کیا گیا ہے۔

س: ۱۵۱ یا اللہ پاک کیا اپنی دولت کو اپنی مرضی کے مطابق خرچ کر کے خوشی مناتا اور "فخر" کرنا کوئی قابل مذمت فعل ہے؟

ج: کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال اڑا[1] دیا۔
کیا وہ سمجھتا ہے کہ کسی نے اس کو نہیں دیکھا۔

(البلد ۷ - ۸)

---

[1] فضول خرچی کرنا جو نیکی کے کام میں خرچ نہ آئے۔

Marfat.com

نام ونمود، شان وشوکت اور فخر وتکبّر کے لئے مال خرچ کرنا۔

ے یعنی کیا یہ فخر جتانے والا یہ نہیں سمجھتا کہ اوپر کوئی خدا بھی ہے۔ جو اُسے دیکھ رہا ہے کہ کن ذرائع سے اُس نے یہ دولت حاصل کی۔ کن کاموں میں اُسے کھپایا۔ اور کس نیت، کن اغراض اور کن مقاصد کے لئے اس نے یہ سارے کام کئے؟ کیا وہ سمجھتا ہے کہ خدا کے ہاں فضول خرچی، اس شہرت طلبی اور اس تفاخر کی کوئی قدر ہوگی؟ کیا اس کا خیال ہے کہ دُنیا کی طرح خدا بھی اُس سے دھوکا کھا جائے گا۔

(تفہیم القرآن جلد ششتم صفحہ ۳۴۰)

س: یا اللہ پاک کیا آپ نے نیکی اور بدی کی تمیز اور ارادہ وعمل کی قوت انسان کی فطرت میں شامل کر رکھی ہے؟
۱۵۲

ج: اور زمین اور اُس ذات کی قسم جس نے اِسے بچھایا۔
اور نفسِ انسان کی اور اُس ذات کی قسم جس نے اِسے ہموار کیا۔
پھر اُس کی بدی اور اُس کی پرہیزگاری اُس پر الہام کر دی۔[1]
یقیناً فلاح پا گیا وہ جس نے نفس کا تزکیہ کیا۔
اور نامراد ہوا وہ جس نے اس کو دبا دیا۔
(الشمس ۶ - ۱۰)

ے اللہ نے نیکی اور بدی دونوں کے رجحانات اور میلانات انسان کے اندر رکھ دئے ہیں۔ اور انسان کے لاشعور میں یہ تصوّرات ودیعت کر دئے ہیں کہ اخلاق

Marfat.com

میں کوئی چیز بھلائی ہے۔ اور کوئی چیز برائی ہے۔ اور بھلائی کرنا فائدہ مند۔ اور برائی کرنا نقصان دہ ہے۔

س: ۱۵۳ یا اللہ پاک انسان کو سیدھا راستہ کون بتا سکتا ہے؟

ج: بے شک راستہ بتانا ہمارے ذمّہ ہے۔[1]
اور درحقیقت آخرت اور دُنیا دونوں کے ہم ہی مالک ہیں۔
(اللیل ۱۲-۱۳)

---

[1] یعنی انسان کا خالق ہونے کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ نے خود اپنی حکمت اپنے عدل اور اپنی رحمت کی بناء پر اس بات کا ذمّہ لیا ہے کہ اس کو دُنیا میں بے خبر نہ چھوڑے۔ بلکہ اسے یہ بتا دے کہ راہِ راست کونسی ہے اور غلط راہیں کونسی۔ نیکی کیا ہے اور بدی کیا۔ حلال کیا ہے اور حرام کیا۔ کونسی روش اختیار کر کے وہ فرمانبردار بندہ بنے گا۔ اور کونسا رویّہ اختیار کر کے بندۂ نافرمان بن جائے گا۔

س: ۱۵۴ یا اللہ پاک کبھی کبھی انسان برے دنوں کی وجہ سے مایوس ہونے لگتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ اب اچھے دن نہیں آئیں گے۔ اُسے اس طرح اچھے دنوں کی اُمید دلائی جا سکتی ہے؟

ج: پس حقیقت یہ ہے کہ تنگی کے ساتھ فراخی بھی ہے۔
بے شک تنگی کے ساتھ فراخی بھی ہے۔
(الم نشرح ۵-۶)

س: ۱۵۵ یا اللہ پاک فرصت کا وقت کیسے گزارا جائے؟

Marfat.com

ج: لہذا جب تم فارغ ہو تو عبادت کی مشقّت میں لگ جاؤ۔
اور اپنے ربّ ہی کی طرف راغب رہو۔

(الم نشرح ۷ - ۸)

س: یا اللہ پاک آپ نے اپنی مخلوق میں سے کس کو بہترین ساخت پر پیدا کیا ہے؟
۱۵۶

ج: قسم ہے انجیر اور زیتون کی۔ اور طورِ سینا اور اس پُرامن شہر (مکّہ) کی۔
ہم نے انسان کو بہترین ساختؔ[ل] پر پیدا کیا۔

(التّین ۱ - ۴)

ل انسان کو وہ اعلیٰ درجے کا جسم عطا کیا گیا ہے جو کسی دوسری جاندار مخلوق کو نہیں دیا گیا۔ اور اسے فکر و فہم اور علم و عقل کی وہ بلند پایہ قابلیتیں بخشی گئی ہیں۔ جو کسی دوسری مخلوق کو نہیں بخشی گئیں۔ پھر چونکہ نوعِ انسانی کے اس فضل و کمال کا سب سے بلند نمونہ انبیاء علیہم السّلام ہیں۔ اور کسی مخلوق کے لئے اس سے اونچا کوئی مرتبہ نہیں ہو سکتا۔ کہ اللہ تعالےٰ اسے منصب نبوّت عطا کرنے کے لئے منتخب فرمائے۔ اس لئے انسان کے حسنِ تقویم پر ہونے کی شہادت میں اُن مقامات کی قسم کھائی گئی ہے جو خدا کے پیغمبروں سے نسبت رکھتے ہیں۔ اس کلام کا مقصود یہ ہے کہ ہم نے نوعِ انسانی کو ایسی بہترین ساخت پر بنایا کہ اس میں نبوّت جیسے عظیم مرتبے کے حامل انسان پیدا ہوئے۔

(تفہیم القرآن جلد ششم صفحہ ۳۸۷)

س: ۱۵۷ یا اللہ پاک ہزار مہینوں سے بہتر کون سی رات ہے؟

ج: شبِ قدر ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے۔

(القدر - ۳)

س: ۱۵۸ یا اللہ پاک وہ کون سے ایسے انسان ہیں جو اپنے ربّ سے راضی ہیں۔ اور ربّ اُن سے راضی ہے؟

ج: جو لوگ ایمان لائے۔ اور جنہوں نے نیک عمل کیے۔ وہ یقیناً بہترین خلائق ہیں۔

اُن کی جزا اُن کے ربّ کے ہاں دائمی قیام کی جنّتیں ہیں۔

جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ وہ اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ اُن سے راضی ہوا۔ اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ یہ کچھ ہے اُس شخص کے لئے جس نے اپنے ربّ کا خوف کیا۔

(البیّنہ ۷ - ۸)

س: ۱۵۹ یا اللہ پاک انسان کو غفلت میں ڈالنے والی چیز کون سی ہے؟

ج: تم لوگوں کو زیادہ سے زیادہ اور ایک دوسرے سے بڑھ کر دنیا حاصل کرنے کی دُھن نے غفلت میں ڈال رکھا ہے۔ یہاں تک کہ (اسی فکر میں) تم لبِ گور تک پہنچ جاتے ہو۔

(التکاثر ۱ - ۲)

س: یا اللہ پاک کیا آپ قیامت کے دن انسان سے اُن تمام نعمتوں کے بارے میں جواب طلبی کریں گے۔ جو آپ نے دُنیا میں ہر انسان کو دے رکھی ہیں ؟
۱۶۰

ج: پھر ضرور اُس روز تم سے اُن نعمتوں کے بارے میں جواب طلبی کی جائے گی۔

(التکاثر - ۸)

س: یا اللہ پاک وہ کونسا انسان ہے جو ہر قسم کے خسارے سے محفوظ رہتا ہے ؟
۱۶۱

ج: زمانے کی قسم۔ انسان درحقیقت بڑے خسارے میں ہے
سوائے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے۔
اور نیک اعمال کرتے رہے۔
اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔

(العصر ۱ - ۳)

س: یا اللہ پاک انسان کی دو ایسی بُرائیاں بتا دیں۔ جو اُسے تباہ کر کے چھوڑیں گی ؟
۱۶۲

ج: تباہی ہے ہر اُس شخص کے لئے جو (منہ در منہ) لوگوں پر طعن اور پیٹھ پیچھے بُرائیاں کرنے کا خوگر ہے۔

جس نے مال جمع کیا اور اُسے گن گن کر رکھا۔

وُہ سمجھتا ہے کہ اُس کا مال ہمیشہ اُس کے پاس رہے گا۔

ہرگز نہیں —— وُہ شخص تو چکنا چور کر دینے والی جگہ میں
ڈال دیا جائے گا۔

(الھمزہ ۱-۴)

س: ۱۶۳ — یا اللہ پاک اپنی یکتائی کے متعلق مختصر ارشاد فرما دیجئے تاکہ ہم اُسے یاد رکھیں۔ اُس کی تلاوت کریں اور اپنی زندگی کی تاریکیوں میں اُس سے ہمیشہ نور حاصل کرتے رہیں؟

ج: کہو —— وُہ اللہ ہے یکتا۔

اللہ سب سے بے نیاز ہے۔

اور سب اُس کے محتاج ہیں۔

نہ اُس کی کوئی اولاد ہے۔

اور نہ وُہ کسی کی اولاد۔

اور کوئی اُس کا ہمسر نہیں ہے۔

(الاخلاص ۱-۴)

Marfat.com

انجامِ زندگی ←

Marfat.com

س : ۱۶۴ یا اللہ پاک شیطان کی بات ماننے والے کا آخرت میں کیا حال ہوگا ؟

ج : اور جب فیصلہ چکا دیا جائے گا۔ تو شیطان کہے گا :
"حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے جو وعدے تم سے کئے تھے۔ وہ سب سچے تھے۔
اور میں نے جتنے وعدے کئے۔ اُن میں سے کوئی بھی پورا نہ ہوا۔
میرا تم پر کوئی زور تو نہیں۔
میں نے اس کے سوا کچھ نہیں کیا کہ اپنے راستے کی طرف تمہیں دعوت دی۔
اور تم نے میری دعوت پر لبیک کہا۔
اب مجھے ملامت نہ کرو۔ اپنے ہی آپ کو ملامت کرو۔
یہاں نہ میں تمہاری فریاد رسی کر سکتا ہوں اور نہ تم میری۔
اس سے پہلے جو تم نے مجھے خدائی میں شریک بنا رکھا تھا۔
میں اس سے بری الذمہ ہوں۔
ایسے ظالموں کے لئے تو دردناک سزا یقینی ہے"
بخلاف اس کے جو لوگ دنیا میں ایمان لائے۔
اور جنہوں نے نیک عمل کئے۔
وہ ایسے باغوں میں داخل کئے جائیں گے۔ جن کے نیچے

Marfat.com

نہریں بہتی ہوں گی۔
وہاں وہ اپنے ربّ کے اِذن سے ہمیشہ رہیں گے۔
اور وہاں اُن کا اِستقبال سلامتی کی مبارک باد سے ہوگا۔
(ابراہیم - ۲۳)

س: یا اللہ پاک انسان تکبر کیوں کرتا ہے؟
۱۶۵
ج: تمہارا خدا بس ایک خدا ہے۔
مگر جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے۔ اُن کے دِلوں میں
انکار بس کر رہ گیا ہے۔[1]
اور وہ گھمنڈ میں پڑ گئے ہیں۔
اللہ یقیناً اُن کے سب کرتوت جانتا ہے۔
چھپے ہوئے بھی اور کھلے ہوئے بھی۔
وہ اُن لوگوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا جو غرورِ نفس میں مبتلا
ہوں۔
(النحل ۲۲ - ۲۳)

---

[1] یعنی آخرت کے انکار نے اُن کو اس قدر غیر ذمہ دار، بے فکر اور دُنیا کی زندگی میں مست بنا دیا ہے کہ اب اُنہیں کسی حقیقت کا انکار کر دینے میں باک نہیں رہا۔ کسی صداقت کی اُن کے دِل میں قدر باقی نہیں رہی۔ کسی اخلاقی بندش کو اپنے نفس پر برداشت کرنے کے لئے وہ تیار نہیں رہے۔ اور اُنہیں یہ تحقیق کرنے کی پرواہ ہی نہیں رہی

Marfat.com

کہ جس طریقے پر وہ چل رہا ہے وہ حق ہے بھی یا نہیں۔

(تفہیم القرآن جلد دوم صفحہ ۵۳۴)

س: ۱۶۶ یا اللہ پاک انسان کہتا ہے کہ حیات بعد الممات عقل میں آنے والی بات نہیں ہے۔ اسے کس طرح سمجھایا جائے کہ وہ اس کا قائل ہو جائے؟

ج: وہ کہتے ہیں:

(۱) "جب ہم صرف ہڈیاں اور خاک ہو کر رہ جائیں گے۔ تو کیا ہم نئے سرے سے پیدا کر کے اٹھائے جائیں گے؟"

ان سے کہو:

"تم پتھر یا لوہا بھی ہو جاؤ۔ یا اس سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز جو تمہارے ذہن میں قبول حیات سے بعید تر ہو۔ (پھر بھی تم اٹھ کر رہو گے")

وہ ضرور پوچھیں گے:

"کون ہے وہ جو ہمیں پھر زندگی کی طرف پلٹا کر لائے گا؟"

جواب میں کہو:

"وہی جس نے پہلی بار تم کو پیدا کیا"

وہ سر ہلا ہلا کر پوچھیں گے:

"اچھا! تو یہ ہوگا کب؟"

تم کہو:

Marfat.com

"کیا عجب وہ وقت قریب ہی آ لگا ہو"

جس روز وہ تمہیں پکارے گا۔

تو تم اُس کی حمد کرتے ہوئے اُس کی پکار کے جواب میں

نکل آؤ گے۔

اور تمہارا گمان اُس وقت یہ ہوگا کہ:

"ہم بس تھوڑی دیر ہی اس حالت میں پڑے رہے ہیں"

(بنی اسرائیل ۴۹ - ۵۲)

(۲) یہ بدلہ ہے اُن کی اس حرکت کا کہ انھوں نے ہماری آیات

کا انکار کیا اور کہا:

"کیا جب ہم صرف ہڈیاں اور خاک ہو کر رہ جائیں گے۔

تو نئے سرے سے ہم کو پیدا کر کے اٹھا کھڑا کیا جائے گا"

کیا اُن کو یہ نہ سوجھا کہ جس خدا نے زمین اور آسمانوں کو پیدا

کیا ہے۔ وہ اُن جیسوں کو پیدا کرنے کی ضرور قدرت رکھتا ہے؟

اُس نے اُن کے حشر کے لئے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے

جس کا آنا یقینی ہے۔ مگر ظالموں کو اصرار ہے کہ وہ اس کا انکار

ہی کریں گے۔

(بنی اسرائیل ۹۸ - ۹۹)

س: یا اللہ پاک انسانوں میں فساد ڈلوانے کا محرک کون ہے؟
۱۶۷

ج: اور اے محمدؐ! میرے بندوں سے کہہ دو کہ:

Marfat.com

زبان سے وہ بات نکالا کریں جو بہترین ہو۔

دراصل یہ شیطان ہے جو انسانوں کے درمیان فساد ڈلوانے کی کوشش کرتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

تمہارا رب تمہارے حال سے زیادہ واقف ہے۔

وہ چاہے تو تم پر رحم کرے اور چاہے تو تمہیں عذاب دے۔

(بنی اسرائیل ۵۳ - ۵۴)

س: ۱۶۸ یا اللہ پاک آخرت میں جب انسان کی حاضری آپ کے دربار میں ہوگی۔ تو اُسے اُن اعمال سے کس قدر واقف کیا جائے گا جو وہ دُنیا میں کرتا رہا تھا؟

ج: (۱) پھر خیال کرو اُس دن کا جب کہ ہم ہر انسانی گروہ کو اُس کے پیشوا کے ساتھ بلائیں گے۔

اُس وقت جن لوگوں کو اُن کا نامۂ اعمال سیدھے ہاتھ میں دیا گیا۔ وہ اپنا کارنامہ پڑھیں گے۔ اور اُن پر ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا۔

اور جو اس دُنیا میں اندھا بن کر رہا۔ وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا۔

بلکہ راستہ پانے میں اندھے سے بھی زیادہ ناکام۔

(بنی اسرائیل ۷۱ - ۷۲)

(۲) فکر اس دن کی ہونی چاہیئے۔ جب کہ ہم پہاڑوں کو چلائیں

Marfat.com

گے۔

اور تم زمین کو برہنہ پاؤ گے۔

اور ہم انسانوں کو اس طرح گھیر کر جمع کریں گے کہ (اگلوں پچھلوں میں سے) ایک بھی نہ چھوٹے گا۔ اور سب کے سب تمہارے ربّ کے حضور صف در صف پیش کئے جائیں گے۔

لو دیکھو آ گئے نا تم ہمارے پاس اسی طرح جیسا ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا۔ تم نے تو یہ سمجھا تھا کہ ہم نے تمہارے لئے کوئی وعدے کا وقت مقرر ہی نہیں کیا ہے۔

اور نامۂ اعمال سامنے رکھ دیا جائے گا۔

اُس وقت تم دیکھو گے کہ مجرم لوگ اپنی کتابِ زندگی کے اندراجات سے ڈر رہے ہوں گے۔ اور کہہ رہے ہوں گے کہ:

ہائے ہماری کم بختی یہ کیسی کتاب ہے کہ ہماری کوئی چھوٹی بڑی حرکت ایسی نہیں جو اس میں درج نہ ہو گئی ہو۔ جو جو کچھ انہوں نے کیا تھا۔ وہ سب اپنے سامنے حاضر پائیں گے۔

اور تیرا ربّ کسی پر ذرا ظلم نہ کرے گا۔

(الکھف ۴۷ - ۴۹)

لحیہ بات قرآن مجید میں متعدد مقامات پر بیان کی گئی ہے کہ قیامت کے روز نیک لوگوں

Marfat.com

کو اُن کا نامۂ اعمال سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا۔ اور وُہ خوشی خوشی اُسے دیکھیں گے۔ بلکہ دُوسروں کو بھی دکھائیں گے۔ رہے بداعمال لوگ تو اُن کا کارنامۂ سیاہ اُن کو بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ اور وُہ اُسے لیتے ہی پیٹھ کے پیچھے چھپانے کی کوشش کریں گے۔

س: یا اللہ پاک مرنے کے بعد ہمیں دوبارہ کہاں سے اُٹھایا جائے گا؟
۱۶۹

ج: اِسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا ہے۔
اِسی میں ہم تمہیں واپس لے جائیں گے۔
اور اِسی سے تم کو دوبارہ نکالیں گے۔[1]

(طٰہٰ ـ ۵۵)

---

[1] یعنی ہر انسان کو لازماً تین مرحلوں سے گزرنا ہے:
ایک مرحلہ موجودہ دُنیا میں پیدائش سے لے کر موت تک کا۔
دُوسرا مرحلہ موت سے قیامت تک کا۔
اور تیسرا قیامت کے روز دوبارہ زندہ ہونے کے بعد کا مرحلہ۔
یہ تینوں مرحلے اس آیت کی رُو سے اِسی زمین پر گزرنے والے ہیں۔
(تفہیم القرآن جلد سوم صفحہ ۹۹)

س: یا اللہ پاک آخرت کی بنیادی حقیقت کیا ہے؟
۱۷۰

ج: حقیقت یہ ہے کہ جو مجرم بن کر اپنے ربّ کے حضور حاضر ہو گا۔

Marfat.com

اُس کے لئے جہنّم ہے۔ جس میں وہ نہ جئیے گا نہ مرے گا۔[1]
اور جو اُس کے حضور مومن کی حیثیّت سے حاضر ہوگا۔
جس نے نیک عمل کئے ہوں گے۔
ایسے سب لوگوں کے لئے بلند درجے ہیں۔
سدا بہار باغ ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔
اُن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔
یہ جزا ہے اُس شخص کی جو پاکیزگی اختیار کرے۔
(طٰہٰ ۷۴ - ۷۶)

---

[1] یعنی موت اور زندگی کے درمیان لٹکتا رہے گا۔ نہ موت آئے گی کہ اُس کی تکلیف اور مصیبت کا خاتمہ کر دے۔ اور نہ جینے کا ہی کوئی لطف اُسے حاصل ہوگا کہ زندگی کو موت پر ترجیح دے سکے۔ زندگی سے بیزار ہوگا مگر موت نصیب نہ ہوگی۔ مرنا چاہے گا مگر مر نہ سکے گا۔ قرآن مجید میں دوزخ کے عذابوں کی جتنی تفصیلات دی گئی ہیں۔ اُن میں سب سے زیادہ خوفناک صورتِ عذاب یہی ہے جس کے تصوّر سے روح کانپ اُٹھتی ہے۔
(تفہیم القرآن جلد سوم صفحہ ۱۰۷)

س: ۱۷۱ یا اللہ پاک آخرت میں دُنیا کی زندگی کیسی معلوم ہوگی۔ اور اُس دن زمین کا کیا حال ہوگا۔ اور انسان کی خوش فہمیاں کس انجام سے دوچار ہوں گی؟

Marfat.com

ت :   اے محمدؐ! —— اس طرح ہم پچھلے گزرے ہوئے حالات کی خبر میں تم کو سناتے ہیں - اور ہم نے خاص اپنے ہاں سے تم کو ایک ذکر (درسِ نصیحت) عطا کیا ہے - جو کوئی اس سے منہ موڑے گا - وہ قیامت کے روز سخت بارِ گناہ اٹھائے گا - اور ایسے سب لوگ ہمیشہ اس وبال میں گرفتار رہیں گے -

اور قیامت کے دن ان کے لئے (اس جرم کی ذمّہ داری کا بوجھ) بڑا تکلیف دہ بوجھ ہوگا - اس دن جبکہ صور پھونکا جائے گا - اور ہم مجرموں کو اس حال میں گھیر لائیں گے کہ ان کی آنکھیں (دہشت کے مارے) پتھرائی ہوئی ہوں گی -

آپس میں چپکے چپکے کہیں گے کہ دنیا میں مشکل ہی سے ہم نے کوئی دس دن گزارے ہوں گے -

ہمیں خوب معلوم ہے کہ وہ کیا باتیں کر رہے ہوں گے -

(ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ) اس وقت ان میں سے جو زیادہ سے زیادہ محتاط اندازے لگانے والا ہوگا وہ کہے گا کہ :

نہیں تمہاری دنیا کی زندگی بس ایک دن کی زندگی تھی -

یہ لوگ پوچھتے ہیں کہ آخر اس دن یہ پہاڑ کہاں چلے جائیں گے -

کہو —— کہ میرا ربّ ان کو دھول بنا کر اڑا دے گا - اور زمین کو ایسا ہموار چٹیل میدان بنا دے گا کہ اس میں تم کوئی بل اور

سکوت نہ دیکھو گے۔

اُس روز سب لوگ مُنادی کی پُکار پر سیدھے چلے آئیں گے۔

کوئی ذرا اکڑ تک نہ دِکھا سکے گا۔ اور آوازیں رحمان کے آگے دب جائیں گی۔

ایک سرسراہٹ کے سوا تم کچھ نہ سنو گے۔

اُس روز شفاعت کارگر نہ ہوگی۔ اِلّا یہ کہ کسی کو رحمان اِس کی اجازت دے دے اور اُس کی بات سُننا پسند کرے۔

وہ لوگوں کا اگلا پچھلا سب حال جانتا ہے۔ اور دوسروں کو اِس کا پورا علم نہیں ہے۔

لوگوں کے سر اُس حیّ قیّوم کے آگے جھک جائیں گے۔

نامراد ہوگا جو اُس وقت کسی ظلم کا بارِ گناہ اُٹھائے ہوئے ہو۔

اور کسی ظلم یا حق تلفی کا خطرہ نہ ہوگا اُس شخص کو جو نیک عمل کرے۔ اور اِس کے ساتھ وہ مومن بھی ہو۔

(طٰہٰ ۹۹ - ۱۱۲)

س: یا اللہ پاک کیا کوئی اِنسان موت سے بھی مستثنیٰ ہے؟

۱۷۲

ج: ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔

اور ہم اچھے اور بُرے حالات میں ڈال کر تم سب کی آزمائش

Marfat.com

کر رہے ہیں۔

آخر کار تمہیں ہماری ہی طرف پلٹنا ہے۔

(الانبیاء - ۳۵)

س: ۱۷۳ یا اللہ پاک کیا جہنّم میں بھی لوگ ایک دوسرے سے لڑیں گے۔
اور اگر ایسا ہے تو اُن کی لڑائی کی وجہ کیا ہو گی ؟

ج: ہر گروہ جب جہنّم میں داخل ہو گا۔
تو اپنے ساتھ کے گروہ پر لعنت کرتا جائے گا۔
یہاں تک کہ جب سب وہاں جمع ہو جائیں گے۔
تو ہر بعد والا گروہ پہلے گروہ کے متعلق کہے گا:
کہ اے ربّ ہمارے ـــــ یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے
ہمیں گمراہ کیا تھا۔
اب انہیں آگ کا دوہرا عذاب دے۔
ربّ فرمائے گا ـــــ سب ہی کے لیے دوہرا عذاب
ہے۔
مگر تم جانتے نہیں ہو۔

س: ۱۷۴ یا اللہ پاک انسان کی زندگی کا انجام کیا ہے ؟

ج: (۱) ہر متنفّس کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔
پھر تم سب ہماری طرف ہی پلٹا کر لائے جاؤ گے۔

(العنکبوت - ۵۷)

Marfat.com

(۲) اور یہ لوگ کہتے ہیں :

" جب ہم مٹی میں رَل مِل چکے ہوں گے۔ تو کیا ہم نئے سرے سے پیدا کئے جائیں گے "

اصل بات یہ ہے کہ یہ اپنے ربّ کی ملاقات کے منکر ہیں۔

اُن سے کہو :

" موت کا وہ فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے۔

تم کو پورا کا پورا اپنے قبضے میں لے لے گا۔ اور پھر تم اپنے ربّ کی طرف پلٹا لائے جاؤ گے "

(السجدہ - ۱۱)

س : ۱۷۵ یا اللہ پاک مجرم انسان آخرت میں اپنا انجام دیکھ کر آپ سے کیا درخواست کرے گا ؟

ج : کاش تم دیکھو وہ وقت جب یہ مجرم سر جھکائے اپنے ربّ کے حضور کھڑے ہوں گے۔ (اُس وقت یہ کہہ رہے ہوں گے۔)

" اے ہمارے ربّ ـــــ ہم نے خوب دیکھ لیا۔ اور سن لیا۔

اب ہمیں واپس بھیج دے تاکہ ہم نیک عمل کریں۔ ہمیں اب یقین آگیا ہے "

Marfat.com

(جواب میں ارشاد ہو گا۔)

"اگر ہم چاہتے تو پہلے ہی ہر نفس کو اس کی ہدایت دے دیتے۔

مگر میری وہ بات پوری ہو گئی جو میں نے کہی تھی کہ میں جہنم کو جنوں اور انسانوں سب سے بھر دوں گا۔

پس اب مزہ چکھو اپنی اس حرکت کا کہ تم نے اس دن کی ملاقات کو فراموش کر دیا۔

ہم نے بھی اب تمہیں فراموش کر دیا۔

چکھو ہمیشگی کے عذاب کا مزہ اپنے کرتوتوں کی پاداش میں"

(السجدہ ۱۲ - ۱۴)

س: ۱۷۶ یا اللہ پاک آخرت میں آپ کے حضور کون کسی کی شفاعت کر سکے گا۔ کیونکہ آج کل تو لوگوں نے بہت سے انسانوں کو یہ حقوق دے رکھے ہیں کہ وہ آپ کے ہاں ان کی سفارش کریں گے؟

ج: اور اللہ کے حضور کوئی شفاعت بھی کسی کے لئے نافع نہیں ہو سکتی۔ بجز اس شخص کے جس کے لئے اللہ نے سفارش کی اجازت دی ہو۔ حتیٰ کہ جب لوگوں کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو گی تو وہ (سفارش کرنے والوں سے) پوچھیں گے کہ تمہارے رب نے کیا جواب دیا۔ وہ کہیں گے کہ ٹھیک جواب ملا ہے۔ اور وہ بزرگ و برتر ہے۔

Marfat.com

۱؎ یعنی کسی کا خود مالک ہونا - یا ملکیت میں شریک ہونا - یا مددگار خدا ہونا - تو درکنار ساری کائنات میں کوئی ایسی ہستی تک نہیں پائی جاتی جو اللہ تعالےٰ کے حضور کسی کے حق میں بطور خود سفارش کر سکے - تم لوگ اس غلط فہمی میں پڑے ہوئے ہو کر کچھ خدا کے پیارے ایسے ہیں یا خدا کی خدائی میں کچھ بندے ایسے زور آور ہیں کہ وہ اڑ بیٹھیں تو خدا کو ان کی سفارش ماننی پڑے گی - حالانکہ وہاں حال یہ ہے کہ اجازت کے بغیر کوئی زبان کھولنے کی جرأت نہیں کر سکتا - جس کو اجازت ملے گی - صرف وہی کچھ عرض کر سکے گا - اور جس کے حق میں سفارش کرنے کی اجازت ملے گی - اس کے حق میں عرض معروض کی جا سکے گی -

(تفہیم القرآن جلد چہارم صفحہ ۲۰۰)

۲؎ یہاں اس وقت کا نقشہ کھینچا گیا ہے - جب قیامت کے روز کوئی سفارش کرنے والا کسی کے حق میں سفارش کی اجازت طلب کرے گا - اس نقشے میں یہ کیفیت ہمارے سامنے آتی ہے کہ طلب اجازت کی درخواست بھیجنے کے بعد شافع اور مشفوع دونوں بے چینی کے عالم میں ڈرتے اور کانپتے ہوئے جواب کے منتظر کھڑے ہیں - آخر کار جب اوپر سے اجازت آجاتی ہے - اور شافع کے چہرے سے مشفوع بھانپ جاتا ہے کہ معاملہ کچھ اطمینان بخش ہے - تو اس کی جان میں جان آجاتی ہے - وہ آگے بڑھ کر شافع سے پوچھتا ہے کہ کیا جواب آیا - شافع جواب دیتا ہے کہ ٹھیک ہے - اجازت مل گئی ہے - اس بیان سے جو بات ذہن نشین کرانی مقصود ہے وہ یہ ہے کہ نادانو - جس بڑے دربار کی شان یہ ہے

Marfat.com

اُس کے متعلق تم کس خیالِ خام میں پڑے ہو کہ وہاں اپنے زور سے کوئی تمہیں بخشوا لے گا۔ یا کسی کی مجال یہ ہوگی کہ وہاں مچل کر بیٹھ جائے۔ اور اللہ سے کہے کہ یہ تو میرے متوسّل ہیں۔ انہیں تو بخشنا ہی پڑے گا۔

(تفہیم القرآن جلد چہارم صفحہ ۲۰۰)

س: ۱۷۷ یا اللہ پاک قیامت کے دن اپنی قبر سے نکل کر انسان کیا محسوس کرے گا؟

ج: پھر ایک صور پھونکا جائے گا۔ اور یکایک یہ اپنے ربّ کے حضور پیش ہونے کے لئے اپنی قبروں سے نکل پڑیں گے۔

گھبرا کر کہیں گے "ارے یہ کس نے ہمیں ہماری خوابگاہ سے اٹھا کھڑا کیا ہے"۔

"یہ وہی چیز ہے جس کا خدائے رحمان نے وعدہ کیا تھا اور رسولوں کی بات سچّی تھی"۔

ایک ہی زور کی آواز ہوگی۔ اور سب کے سب ہمارے سامنے حاضر کر دئیے جائیں گے۔

(یٰسین ۵۲ - ۵۳)

س: ۱۷۸ یا اللہ پاک قیامت کے دن آپ مجرموں کو کون سی بات یاد دلائیں گے؟

ج: (۱) اور اے مجرمو آج تم چھٹ کر الگ ہو جاؤ۔
آدم کے بچو کیا میں نے تم کو ہدایت نہ کی تھی

Marfat.com

کہ شیطان کی بندگی نہ کرو۔ وُہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔
اور میری ہی بندگی کرو۔ یہ سیدھا راستہ ہے۔ مگر اس کے باوجود اُس نے تم میں سے ایک گروہ کثیر کو گمراہ کر دیا۔ کیا تم عقل نہیں رکھتے تھے۔ یہ وُہی جہنّم ہے جس سے تم کو ڈرایا جا رہا تھا۔
جو کفر تم دُنیا میں کرتے رہے ہو اُس کی پاداش میں اب اس کا ایندھن بنو۔

(یٰسٓ ۵۹ - ۶۴)

(۲) بس ایک ہی جھڑکی ہو گی۔ اور یکایک یہ اپنی آنکھوں سے (وُہ سب کچھ جس کی خبر دی جا رہی ہے) دیکھ رہے ہوں گے۔ اُس وقت یہ کہیں گے ہائے ہماری کم بختی یہ تو یوم الجزاء ہے۔

"یہ وُہی فیصلے کا دن ہے۔ جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔"

(الصّٰفّٰت ۱۹ - ۲۰)

س: ۱۷۹ یا اللہ پاک جہنّم اور جنّت میں داخلہ کے موقع پر انسانوں سے فرشتے کیا کہیں گے ؟

ج: (اس فیصلہ کے بعد) وُہ لوگ جنہوں نے کفر کیا تھا جہنّم کی طرف گروہ در گروہ ہانکے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے۔ تو اُس کے دروازے کھولے جائیں گے۔ اور اُس کے کارندے اُن سے کہیں گے :

Marfat.com

"کیا تمہارے پاس تمہارے اپنے لوگوں میں سے ایسے رسول نہیں آئے تھے۔ جنہوں نے تم کو تمہارے ربّ کی آیات سنائی ہوں۔ اور تمہیں اس بات سے ڈرایا ہو۔ کہ ایک وقت تمہیں یہ دن بھی دیکھنا ہوگا۔"

وہ جواب میں کہیں گے :

"ہاں آئے تھے مگر عذاب کا فیصلہ کافروں پر چپک گیا۔"

کہا جائے گا :

"داخل ہو جاؤ جہنّم کے دروازوں میں۔ یہاں اب تمہیں ہمیشہ رہنا ہے۔"

بڑا ہی برا ٹھکانہ ہے یہ متکبّروں کے لئے۔

اور جو لوگ اپنے ربّ کی نافرمانی سے پرہیز کرتے تھے

انہیں گروہ در گروہ جنّت کی طرف لے جایا جائے گا۔

یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے۔ اور اس کے دروازے پہلے ہی کھولے جا چکے ہوں گے۔

تو اس کے منتظمین ان سے کہیں گے :

"سلام ہو تم پر۔

بہت اچھے رہے۔

داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ کے لئے"

وہ کہیں گے :

Marfat.com

"شکر ہے اس خدا کا جس نے ہمارے ساتھ اپنا وعدہ سچ کر دکھایا۔ اور ہم کو زمین کا وارث بنا دیا۔
اب ہم جنّت میں جہاں چاہیں اپنی جگہ بنا سکتے ہیں"
پس بہترین اجر ہے عمل کرنے والوں کے لئے۔
(الزّمر ۷۱ - ۷۵)

س: ۱۸۰ یا اللہ پاک کیا یہ انسانی جسم جسے ہم بڑے ناز و نعم سے پالتے اور بڑی آرائش و زیبائش سے رکھتے ہیں۔ آخرت میں خود ہمارا دشمن ہو جائے گا۔ اور خود ہمارے خلاف گواہ بن جائے گا؟

ج: اور ذرا اُس وقت کا خیال کرو جب اللہ کے دشمن دوزخ کی طرف جانے کے لئے گھیر لائے جائیں گے۔ اُن کے اگلوں کو پچھلوں کے آنے تک روک رکھا جائے گا۔ پھر جب سب وہاں پہنچ جائیں گے۔ تو اُن کے کان اور اُن کی آنکھیں اور اُن کے جسم کی کھالیں اُن پر گواہی دیں گی کہ وہ دُنیا میں کیا کچھ کرتے رہے ہیں۔ وہ اپنے جسم کی کھالوں سے کہیں گے: "تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی"
وہ جواب دیں گی: "ہمیں اُسی خدا نے گویائی دی ہے جس نے ہر چیز کو گویا کر دیا ہے۔ اُسی نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا اور اب اُسی کی طرف تم واپس لائے جا رہے ہو۔ تم دنیا میں

جرائم کرتے وقت جب چھپتے تھے۔ تو تمہیں یہ خیال نہ تھا کہ تمہارے بہت سے اعمال کی اللہ کو بھی خبر نہیں ہے۔ تمہارا یہی گمان جو تم نے اپنے ربّ کے ساتھ کیا تھا۔ تمہیں لے ڈوبا۔ اور اسی کی بدولت تم خسارے میں پڑ گئے"

اس حالت میں وہ صبر کریں (یا نہ کریں) آگ ہی ان کا ٹھکانہ ہوگی۔ اور اگر رجوع کا موقع چاہیں گے تو کوئی موقع انہیں نہ دیا جائے گا۔ ہم نے ان پر ایسے ساتھی مسلّط کر دئے تھے جو انہیں آگے اور پیچھے ہر چیز خوشنما بنا کر دکھاتے تھے۔ آخر کار ان پر بھی وہی فیصلہ عذاب چسپاں ہو کر رہا جو ان سے پہلے گزرے ہوئے جنّوں اور انسانوں کے گروہوں پر چسپاں ہو چکا تھا۔

یقیناً وہ خسارے میں رہ جانے والے تھے۔

(حٰم السجدہ ١٩ - ٢٥)

س: ١٨١ — یا اللہ پاک آپ نے فرمایا ہے کہ حشر کے دن تمام انسان تین گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ اپنی رحمت کے صدقے میں ہمیں ان کی کیفیات سے واقف کریں۔ تاکہ ہم بھی اپنا جائزہ لے سکیں۔ اور بہترین گروہ میں شامل ہونے کے لئے پوری پوری کوشش کریں؟

ج: (١) آگے والے تو پھر آگے والے ہی ہیں۔ وہی تو مقرّب

لوگ ہیں۔
نعمت بھری جنّتوں میں رہیں گے۔
اگلوں میں سے بہت ہوں گے اور پچھلوں میں سے کم۔
مرصّع تختوں پر تکیے لگائے آمنے سامنے بیٹھیں گے۔
اُن کی مجلسوں میں ابدی لڑکے شراب چشمۂ جاری سے لبریز
پیالے اور کنٹر اور ساغر لئے دوڑتے پھرتے ہوں گے۔ جسے
پی کر نہ اُن کا سر چکرائے گا۔ نہ اُن کی عقل میں فتور آئے گا۔
اور وہ اُن کے سامنے طرح طرح کے لذیذ پھل پیش
کریں گے۔
کہ جسے چاہیں چن لیں۔
اور پرندوں کے گوشت پیش کریں گے کہ جس پرندے
کا چاہیں استعمال کریں۔
اور اُن کے لئے خوبصورت آنکھوں والی حوریں ہوں
گی۔
ایسی حسین جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی۔
یہ سب کچھ اُن اعمال کی جزا کے طور پر انہیں ملے گا جو
وہ دُنیا میں کرتے رہے تھے۔
وہاں وہ کوئی بیہودہ کلام یا گناہ کی بات نہ سنیں گے۔
جو بات بھی ہو گی ٹھیک ہو گی۔

Marfat.com

(۲) اور دائیں بازو والے : دائیں بازو والوں کی خوش نصیبی کا کیا کہنا۔

وہ بے خار بیریوں اور تہ بر تہ چڑھے ہوئے کیلوں اور دُور دُور تک پھیلی ہوئی چھاؤں۔ اور ہر دم رواں پانی اور کبھی ختم نہ ہونے والے اور بے روک ٹوک ملنے والے بکثرت پھلوں اور اُونچی نشست گاہوں میں ہوں گے۔

اُن کی بیویوں کو ہم خاص طور پر نئے سرے سے پیدا کریں گے۔

اور اُنہیں باکرہ بنا دیں گے۔

اپنے شوہروں کی عاشق اور عمر میں ہم سِن۔

یہ کچھ دائیں بازو والوں کے لئے ہے۔

وُہ اگلوں میں سے بہت ہوں گے اور پچھلوں میں سے بھی بہت۔

(۳) اور بائیں بازو والے : بائیں بازو والوں کی بدنصیبی کا کیا پوچھنا۔

وُہ لُو کی لپیٹ اور کھولتے ہوئے پانی اور کالے دھوئیں کے سائے میں ہوں گے۔ جو نہ ٹھنڈا ہو گا نہ آرام دہ۔

یہ وُہ لوگ ہوں گے جو اِس انجام کو پہنچنے سے پہلے خوشحال تھے۔

Marfat.com

اور گناہِ عظیم پر اصرار کرتے تھے۔ کہتے تھے:

"کیا جب ہم مر کر خاک ہو جائیں گے۔ اور ہڈیوں کا پنجر رہ جائیں گے۔

تو پھر اُٹھا کھڑے کئے جائیں گے؟

اور کیا ہمارے وہ باپ دادا بھی اُٹھائے جائیں گے جو پہلے گزر چکے ہیں۔"

اے نبیؐ ——— ان لوگوں سے کہو یقیناً اگلے اور پچھلے سب ایک روز ضرور جمع کئے جانے والے ہیں۔ جس کا وقت مقرر کیا جا چکا ہے۔

پھر اے گمراہو اور جھٹلانے والو:

تم شجرِ زقوم کی غذا کھانے والے ہو۔ اسی سے تم پیٹ بھروگے۔

اور اوپر سے کھولتا ہوا پانی تونس لگے ہوئے اونٹ کی طرح پیوگے۔

یہ ہے بائیں والوں کی ضیافت کا سامان روزِ جزا میں۔

(الواقعہ۔)

Marfat.com

ارشادات پر بہترین کُتب

- اقوالِ اقبالؒ ——— سعید اے شیخ
- گُلدستۂ اقوال ——— شاہد محمود
- گنجینۂ اقوال ——— سعید اے شیخ
- قائدِ اعظمؒ نے فرمایا ——— قائدِ اعظمؒ
- ارشاداتِ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
- ارشاداتِ حضرت ابُوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- ارشاداتِ حضرت عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- ارشاداتِ حضرت عُثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- ارشاداتِ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رابعہ بُک ہاؤس بخشی مارکیٹ نئی انارکلی لاہور

Marfat.com

قرآنی زندگی

علی اصغر چوہدری

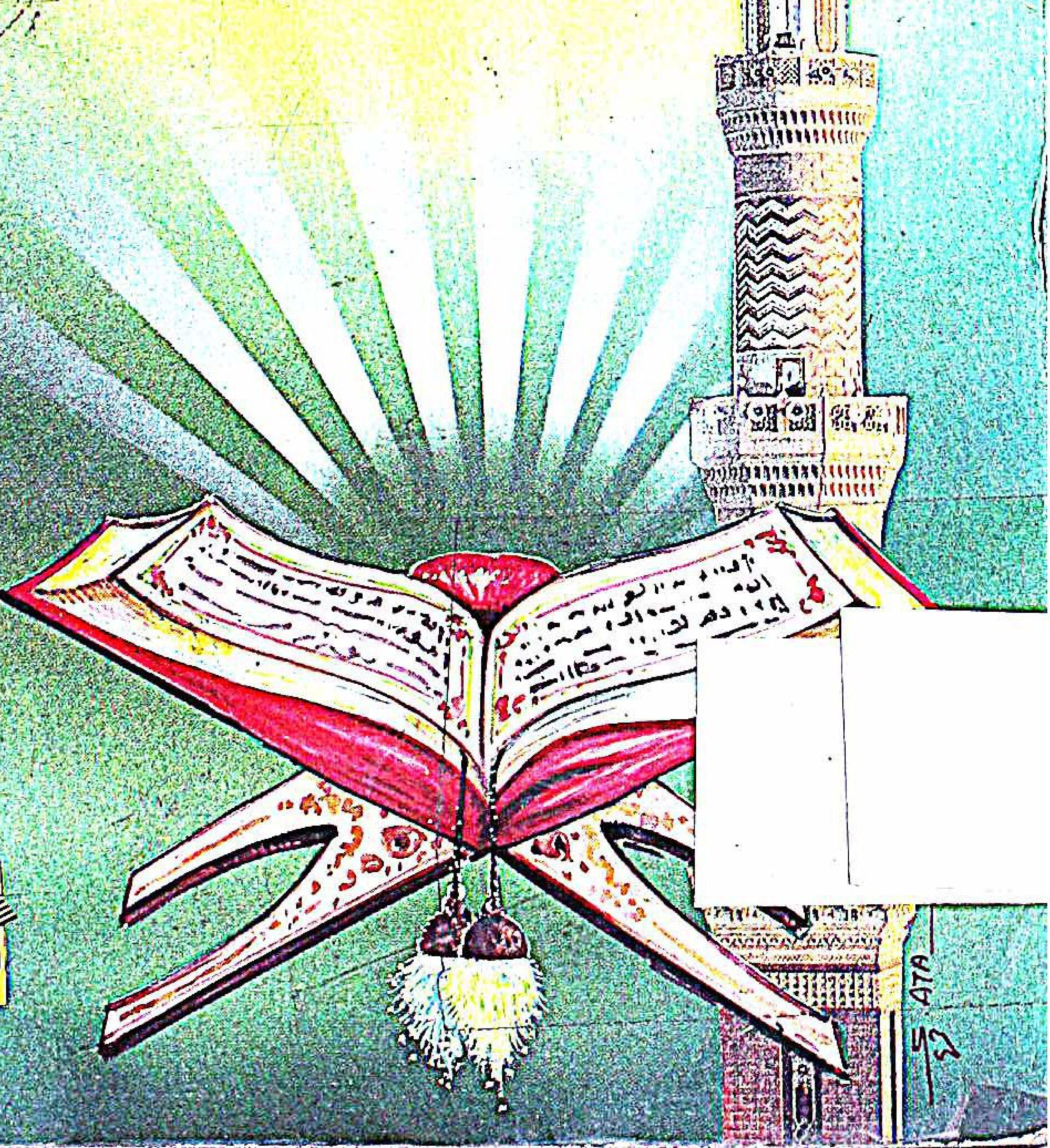

بک ہاؤس

Marfat.com